

اطلاعات

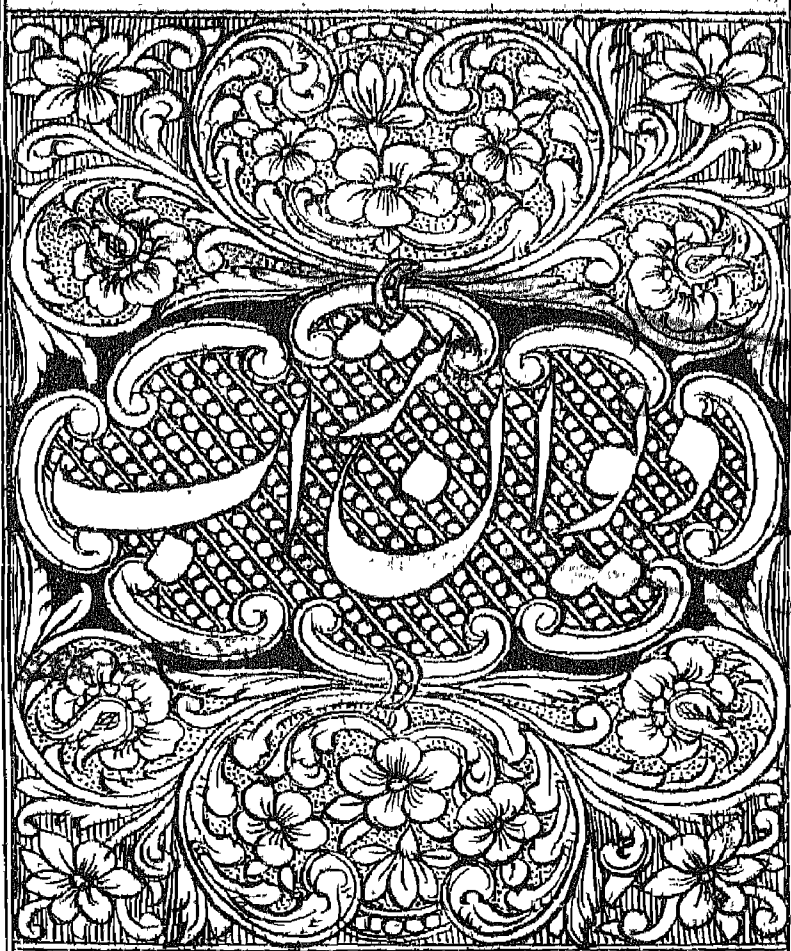
اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو مرست مطول سے جو علیحدہ ہو جو درجہ خواست کر
سکتے ہیں اس علم کو سیکھنا کی قیمت اس سال میں نہایت ازبان تقریر ہوئی کہ ہم صرف کتب کتب و
فارسی و کلیات و دواوین اردو وین میں درج کر سہمین ناگزین اور شائقین لائحہ درکار حلقہ کافی و تہرہ و
اوتھاوین

کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ کلیات فقیر مطبع
میر انشاء اللہ خان بہادر کا ہے اور جعفر علی خان
سعادت علی خان بہادر کے ہے نامی شاعر و شاعر
کلیات انشاء اللہ خان - اس مجموعہ میں سال میں شاعر
عبد اللہ خان شاعر انشاء اللہ خان مرطوبہ دل و دھڑکن شاعر
انجمن تاج محمد علی خان شاعر و شاعر
قطرہ مخرب - از مولوی عبد القادر خان صاحب بہادر
رسالہ زبان ریختہ و دیگر سجاد زبان ریختہ کو لطیف
کوسا صاحب ممدوح اس شعر اساتذہ تالیف کیا
شاعر و شاعر
بہار حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
ابحان حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
میر غوث حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
کلیات حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
از کلام مرزا رفیع الحسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
کلیات صنعت - کلام شاعر مستند
سیدان کریم الدین صنعت مراد آبادی
کلیات ناسخ - کلیات شیخ امام بخش ناسخ
سے دیوان سے مصرعہ
کلیات انش تصنیف احمد علی انش لکھنوی مصرعہ

کلیات لطیف - از کلام صاحب بہادر
از کلام محمد لطیف صاحب بہادر
محمد مراد علی خان بہادر لطیف صاحب بہادر
کلیات لطیف - از کلام صاحب بہادر
کلیات لطیف - از کلام صاحب بہادر
کلیات امیر انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
تصنیف انشی امیر انشاء صاحب کثرت گردیش
سیر دہلوی
کلیات میر تقی - از کلام صاحب بہادر
از کلام صاحب بہادر
کلیات لطیف - از کلام صاحب بہادر
کلیات حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
الضاحی حوالی جدید
بہارستان حسن و حسن انشاء اللہ خان شاعر کا اردو و دیگر
غزلین تصنیف مصرعہ
دیوان گویا تصنیف فقیر محمد خان بہادر گویا مست گرد
خواجہ وزیر لغوی
دیوان رفیع تصنیف نواب سید محمد خان بہادر
لکھنوی شاعر گرد آتش
دیوان قدرا - ہندوستان دیوان تصنیف
مولوی فدا حسین صاحب

صفت کیمیا و صنایع و صنایع و صنایع



طبع می شود که شوای کلید می شود که طبع

یہ غمخوار ہے کہ غمخوار کی حالت غمخوار
یہ غمخوار ہے کہ غمخوار کی حالت غمخوار
یہ غمخوار ہے کہ غمخوار کی حالت غمخوار
یہ غمخوار ہے کہ غمخوار کی حالت غمخوار

دُور سے ہیں امیر بکر غمخوار دُور سے ایسے
جیسے کسی مفلس کو بھوہان کا کھٹکا

ہر چند تراب اوس ست کافر کو مین چاہا
دل سے نہ گیا اوس کے مسلمان کا کھٹکا

گر صاف وہ گلفام دکھا دوسری بدن اپنا
ہاں کیوں نہ کہے صل علیٰ یوسف کننا
پھر موندھ سکے کوئی نام نہ مجنون کا نکالی
ہو زخم جگ تازہ اور آنسو نکال دے
سب اپنی ہی لگتے ہیں کسی نہیں سنتے
صورت میں نہ ہم آتی تو کچھ رنج نہاتے
روح آکے بدن میں ہوئی یوں اصل جو مال
سوطر کو مین فائدہ تر تکلیف و بلا مین

بلبل کو کبھی پھر نہ خوشی دے چہرہ اپنا
محبوب مرا بھارے اگر پھر مین اپنا
عاشق ترے دکھلا دین جو دیوانہ مین اپنا
کیسے جو کسی شخص سے قصہ کہن اپنا
شفوان مین کوئی کس سے کہیں چہرہ اپنا
ہے دشمن جانی تو یہی جسم و تن اپنا
جسطرح مسافر کوئی بھولے وطن اپنا
بے سود ہمیں یار و یہ رنج و محن اپنا

جس شمع کے پروانے تراب ایسے بہت مین
روشن ہے اوسی شمع یہ انجمن انپا

نہ جو رد و تغافل نہ ہجرت سے مارا
محبت مین پروانہ اور ہم مین یکساں
گئی عشق مین جان ہی کو کہن کی
نہیں اکیلے ہاتھ مین لے سکے ہے
ترے غمزدہ کو جو کچھ سو روئے

ترے پیار و لطف محبت نے مارا
کہ دور سی تر پے اور وصلت نے مارا
بھلا جان شرمین کی الفت نے مارا
وہ نازک بدن کی تراکت نے مارا
کہ ناسحق اوسے خود بدولت نے مارا

سوانح و سوانح و سوانح و سوانح
سوانح و سوانح و سوانح و سوانح
سوانح و سوانح و سوانح و سوانح
سوانح و سوانح و سوانح و سوانح

یہ شمع جی یوں ہی کی بات کہ ایلا
یہ شمع جی یوں ہی کی بات کہ ایلا
یہ شمع جی یوں ہی کی بات کہ ایلا
یہ شمع جی یوں ہی کی بات کہ ایلا

کون ایسی کہ کون ایسی کہ کون ایسی کہ
کون ایسی کہ کون ایسی کہ کون ایسی کہ
کون ایسی کہ کون ایسی کہ کون ایسی کہ
کون ایسی کہ کون ایسی کہ کون ایسی کہ

اور اوس سیری بیکلی کوئی نہ کوئی کچھ
 تسلیم و رضا اسکی پہن چاہی ہو کر
 دسی اشک سے پوشاک میں آئے اگل
 بطرح پڑ پڑھتے ہیں مشکین و کالی
 کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے
 دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھیں کچھ
 سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا
 تو نے دیکھا اس کے اپنا کچھ چہ ان کیا
 دیکھتے ہی تری صورت گھر ناصح کو حو
 نوح سے کہیو کہ جلد آؤ اوکشتی لائے
 پیر میں چاک ہو اگل کا چین میں جب
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں جو چاہو کر
 نظر نہ لگے منہ پر جو نقطہ ہو سیاہ
 شیخ کو تو نے بہت شکریہ تو دے تو کیا
 تھکے وہ مشوخی غزل میری یہ کہتا ہے تراب
 عشق نے تیرے مجھے صاحب دیوان کیا
 نہ تو کہ جس سے زنا ر خودی کا ایک بھی کا
 وہ کیوں آزاد ہیں بیٹھے ہیں کی سی اور کلا

کوئی بیکلی کوئی نہ کوئی کچھ
 تسلیم و رضا اسکی پہن چاہی ہو کر
 دسی اشک سے پوشاک میں آئے اگل
 بطرح پڑ پڑھتے ہیں مشکین و کالی
 کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے
 دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھیں کچھ
 سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا

اور اوس سیری بیکلی کوئی نہ کوئی کچھ
 تسلیم و رضا اسکی پہن چاہی ہو کر
 دسی اشک سے پوشاک میں آئے اگل
 بطرح پڑ پڑھتے ہیں مشکین و کالی
 کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے
 دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھیں کچھ
 سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا

اور اوس سیری بیکلی کوئی نہ کوئی کچھ
 تسلیم و رضا اسکی پہن چاہی ہو کر
 دسی اشک سے پوشاک میں آئے اگل
 بطرح پڑ پڑھتے ہیں مشکین و کالی
 کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے
 دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھیں کچھ
 سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا

اور اوس سیری بیکلی کوئی نہ کوئی کچھ
 تسلیم و رضا اسکی پہن چاہی ہو کر
 دسی اشک سے پوشاک میں آئے اگل
 بطرح پڑ پڑھتے ہیں مشکین و کالی
 کوئی اول و آخر کو نہیں جسکے خبر ہے
 دل رات تراب اوس ہی کا ہم پر تھیں کچھ
 سہے ور دیسی صبح سے تاسم ہمارا

مراد دل بیکند از گیسو بنگین دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من
 دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من
 مراد دل بیکند از گیسو بنگین دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من

عاشق ہوں ترا طالع دیدار ہوں ترا تو یار ہو غیر و فکامین کہ یار ہوں ترا کچھ ایسے نہیں میں تیری لفت میں نہیں کہ تیرے عیش مجھ کو طبعی ہو سکے جو اسے سنتا ہوں کہیں تو فوجی اب آنکھ لگا بیٹ در سے ملتا ہوں تو کہتا ہوں وہ مجھے باطن میں سرگرم کار و ادارہ ہی ہے کہ عشق میں تشہیر مری مجھ کو روا ہے	پیرہ تو کر مجھے کہ نہن یار ہوں تیرا اکہ بار مرا ہو تو میں سویا ہوں تیرا والہ دازل سے میں گرفتار ہوں تیرا خود بخش مری دیکھ میں جیار ہوں تیرا مجھے نہ چھپا عمر مہر ہوں تیرا کیا میں نہیں معشوق وفادار ہوں تیرا ظاہر جو کہتا ہے میں غور ہوں تیرا تقصیر ہوں مجھے گنگار ہوں تیرا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے
 کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے
 کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے کبھی کہہ دے

جاؤں تراب اور کہان ہور کے مجھ کو
 بندہ ہوں ترے در کا نیک خوار ہوں ترا

نہیں بھر چھوٹا سرگد اسیر اور نہ لگا لگا مگر اس گلبدن کو ہر خاطر اپنی عاشق کی یکا یک خواب سے زنگس چن میں چونکہ اچھی بنجا کہ کو زہد قلوبا کو نہیں کیا کم بہن اک عشق میں اس کو ہر اول تار حشر کو بھی تو وعدہ طبع کا ماتحت کو کرتا کل خاک میرا گ گئی تھی میری دامن تجھے کیوں لگتا ہر مرا ہر ترکان ترکان	کہوں کیا حال اس لشکا وہ ہر جادو کا لگا کہ باندھی سدا رغبت سے بلبل چیم کا لگا نہیں معلوم کسی چشم زنگس کا لگا ادھر آدل ہمارا لوح پھرتا ہر کدہ لگا گو کہ خط کے آلی اک جہان سڑکے لگا کہ تیرے ظلم کا دل سے مر جاتا نہیں لگا تو بھر کسطح تو نے دامن کو اور ٹھا جھٹکا کنار آستین میں تو تیرے ایک نہیں لگا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیکھیں غریب شربت بوس تو شکر
 کبھی وہ تھا کہ سو سو نہیں شکر
 کبھی وہ تھا کہ سو سو نہیں شکر

مراد دل بیکند از گیسو بنگین دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من
 دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من
 مراد دل بیکند از گیسو بنگین دل یک تو یار و یار من کین ایستد ز یار من

۱۰
 کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

۱۱
 نہایت لڑکپن ہے جسکو سو غرہ جوانی کا
 جو کرنا ہو سو کر لو آن دیکھو راہ مست کل کی
 ہوا افسوس ہے چھوڑ دو داد و سواپ چھوٹے
 گئی وہ تندی و چاقی ہی مٹ رہی ہے

۱۲
 تراب اپنا مل کوئی نہیں امید کے قاب
 اگر کچھ آسرا ہے تو اوس کی مسرہ بانی کا

۱۳
 جو کتنا ہوں مگر رو نہ پہ دعت ہو کڑا
 اوپر چاہی نہ گھر عاشق کا بازا ایسی کہ
 خدا حافظ بلا ہی جان میں پافیتن دو نو
 نہ چھو کہ کشمش میں ڈال دیو لہجہ فانی
 تجھے کبھی سستی و دہمی ہندو کی بھاتی ہے
 ہو صاحب حال میں وہ گدگدین جا نہیں دے

۱۴
 عجب کیا ہے تراب اوسکو دیان حسین چشمان
 یہاں جس نے ظاہر میں ہوا ہوا ایک بھی حسنا

۱۵
 کسی پہ چال نڈالے خدا محبت کا
 کہانی عشق کی کہیے تو نیندا اولکائی
 مجھے تو سب کہیں محبوب دیکھ پڑتا ہے
 اوسی بچوں میں سر اس قدر محبت رہی

۱۶
 کہ چھوٹا نہیں جیتے پھینسا محبت کا
 بنو چھوٹے ہم سے کوئی باجرا محبت کا
 میں کس طرح سے نون بتلا محبت کا
 میں آپ سے نہیں بانی ہوا محبت کا

۱۷
 شاہ جسم چاہے اسے تو
 شاہ جسم چاہے اسے تو
 شاہ جسم چاہے اسے تو
 شاہ جسم چاہے اسے تو

یہاں کے علاج اور سبب کا یہ نہیں ہے
اوسے مسجد کی بنیاد پر
خوش آئند ہے

۹۰ طالب علموں کی کتب خانہ
 فیروز آباد میں قائم ہے
 ہادی کی کتابوں کی کتب خانہ
 سبب سے زیادہ غنی ہے
 عربین فقہاء کی کتب خانہ
 جسے صدر ملت نے بنایا ہے

دیوان شمس در آرب
یوسف است
سید احمد آری

کہنے غوغا سرگوش در جانان چھوڑا
 اور سب چونسالی نے بناے گجرے
 خوب و آفت جان فتنہ دل میں بار
 واہ کیا سرخی ہو کیا پان کی گرت شوخ
 شوخیان میکے سلطان پر چہرون کی
 دل مغرم سے میں تہمہ اٹھایا اختر
 وہ تو کافر ہے مسلمان نہ کہتے اوسکو
 کون کتا ہی گداہم تو شہنشاہ ہو
 دیکھیلی مجھے مسیحائی تری ہے ظالم
 کس طرح اوسکے محبت کو حصاؤں بانو

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتاب امید ریہ گھر تو ری دور تیرا
کتاب ہی کون تجھ کو نہاں کیا ہے یوں
تیری چاک سے پیار سے روشن سپین بیکار

[illegible]

[illegible]

جہاں میں مدد حقانی کو بیشک آگ سے پانی
خدا کی جو مشیت ہوا وہی پرانی ہے

اوس وہ کیوں نہ پہچانی ہو خوب اپنے تئیں جانے
کہیں چاہیں سچ ملائے شراب ایسا نہیں ملا

میں پر عشق ہوں مجنون مرے پیار
 فریقہ ہوں میں چسپورہ ہر قد انجھپور
 تجھے ہو عید مبارک مجھے گلے سے لگا
 کہا ایا زنی معشوق بن کر مولا سے
 تو صورت اپنی چھپا کر مجھے بتاتا ہے
 کرم سے تیرے تو نزدیک ہر کیسی آن
 جو داغ چہر کا سہک ہوا میں اوس سے داغ
 وہ کانہی صرکے و اما جواسنے تو کو کون

۵۰	<p>ترا ب کس سے مخالف ہو کل وہ کتنا تھا یہ تیغ عشق کا مارا شہید ہے میرا</p>
----	---------------------------------------------------------------------------------

<p> شہر محبت است ابدہ کیونکر بھلا وہ آپنی تھا سائل او پر پی مجیب کہیں خود ہوا شمع مجلس نہ روز کہیں سخن ہم کو کڑھ چھا خاک میں </p>	<p> جسے یاد عہد فالو اسٹل کہوں کس سے یہ راز میں برٹل کہیں آپی پر دامن ہو کز جلا کہیں شاخ سجہ ہو چھو لا بھلا </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

[illegible]

کتابخانه ملی ایران
کتابخانه مجلس شورای اسلامی
کتابخانه آیت الله العظمی بروجردی
کتابخانه آیت الله العظمی خراسانی
کتابخانه آیت الله العظمی قزوینی
کتابخانه آیت الله العظمی تبریزی
کتابخانه آیت الله العظمی تهرانی
کتابخانه آیت الله العظمی قمی
کتابخانه آیت الله العظمی مشهدی
کتابخانه آیت الله العظمی شیرازی
کتابخانه آیت الله العظمی یزدی
کتابخانه آیت الله العظمی کرمانی
کتابخانه آیت الله العظمی اصفهانی
کتابخانه آیت الله العظمی همدانی
کتابخانه آیت الله العظمی سنندجی
کتابخانه آیت الله العظمی ارومیه
کتابخانه آیت الله العظمی تبریز
کتابخانه آیت الله العظمی تهرانی
کتابخانه آیت الله العظمی قمی
کتابخانه آیت الله العظمی مشهدی
کتابخانه آیت الله العظمی شیرازی
کتابخانه آیت الله العظمی یزدی
کتابخانه آیت الله العظمی کرمانی
کتابخانه آیت الله العظمی اصفهانی
کتابخانه آیت الله العظمی همدانی
کتابخانه آیت الله العظمی سنندجی
کتابخانه آیت الله العظمی ارومیه

۱۶
 کس طرح ملون و کسان اوسکو میں پان
 جسکو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پان
 دن رات پھر کرتی ہے انکو نہیں وہ تصویر
 اک بل بھی تراب اوسکو بھلا فی نہیں پاتا

۶۱
 وحرقت عشق میں لیلیٰ کو کیا اوسکو
 یار کشتا ہی هجوم عاشقانہ مجلس میں
 اک اشار میں مہ کرتا ہو دلکو لایا
 کس طرح پھٹا بھلا مضمون عشقیہ مرا
 ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہو جسکی شکل
 اور کیا پر حیا کے کدے کوئی صیاد
 قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر
 غول بند کے چلے میں پھر ولایت کی طر
 بن میں کیوں پھر تار ہو مجنون ہر کھلا
 بی طرح سے آج دیوانوں کا یان نہ کھلا
 تیغ ابرو کا ہوا دسکے ہو ہو جو ہر کھلا
 لیکھا تھا خط مرا غلامی سے نامہ کھلا
 کب وہ دکھتا ہو وہاں کیسے ہر کھلا
 صید شکاری کا ترسے توڑا جو بال ہر کھلا
 ہر تھکے مشکا کا شا کے دب چمبر کھلا
 شیر حق جلد آخر لے کفر کا بندر کھلا

۶۲
 زار ابراب حیرت میں بٹھا سو نہ کے انکھیں تراب
 خوف ہی حور و نکار کے کس طرح سے دیکھلا
 پر زار و زلفیافت کر کو ناطق ہی جلا اپنا
 بیاض رخصت کیوں ہو سو ازل و لف خوش آیا
 بہت ہو نگو نری مہے محبت میں عمل جبکہ
 چھاپن مجھے انکھیں زار بھی کی ہو
 نہ کھلا تیرے دگر داغ اور پانوں کو چپے
 پنچا ہر کوئی خوب نگو اگر چاہو بھلا اپنا
 چھٹا یا بالکی مچا نہ میں ہم آئی گلا اپنا
 براد کے چشم جاوید پر کچھ افسون چلا اپنا
 کہا جسوقت میں یار سو دکھ بر ملا اپنا
 نگہ لیلیٰ سے نکل عشق یوں بھولا پھلا اپنا

غم و کلا
 کس طرح ملون و کسان اوسکو میں پان
 جسکو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پان
 دن رات پھر کرتی ہے انکو نہیں وہ تصویر
 اک بل بھی تراب اوسکو بھلا فی نہیں پاتا

کس طرح ملون و کسان اوسکو میں پان
 جسکو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پان
 دن رات پھر کرتی ہے انکو نہیں وہ تصویر
 اک بل بھی تراب اوسکو بھلا فی نہیں پاتا
 کس طرح ملون و کسان اوسکو میں پان
 جسکو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پان
 دن رات پھر کرتی ہے انکو نہیں وہ تصویر
 اک بل بھی تراب اوسکو بھلا فی نہیں پاتا

۱۷
تذکرهٔ سید ابوالحسن علی حسینی
سید ابوالحسن علی حسینی
سید ابوالحسن علی حسینی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

غم و لکا چھاؤن تو چھاؤ نہیں بنا
پاس دے کے میں جاؤں تو گھٹن ہے اگر او سکو
دُرات گذرتی ہر تصویر میں اوس کے
او ٹھنڈے سے بھرا میں کل اکہوئی گھٹن
وہ شرم سے منہ سے کرتا نہیں میرے
گھیرے ہیں قیام کو نہیں بات کی ضرورت
کتنا ہے جو ایسا آن ٹھپو ڈنگا میں تجھ کو
داعیہ پیام و رنج تو کہید جو پہنچے

لکڑی وہ ایسا کہ بنائے نہیں
 پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا
 یاد اسکی بھلاؤں تو بھلائی نہیں بنتا
 پھر اسکو بلاؤں تو رولا نہیں بنتا
 آئینہ دکھاؤں تو دکھائی نہیں بنتا
 کچھ یاد اسکو بتاؤں تو بتائی نہیں بنتا
 جی اس چھڑاؤں تو چھڑائی نہیں بنتا
 گریخت میں لکھاؤں تو لکھائی نہیں بنتا

بیکل کوئی کرتا ہے تراب سچے کو ایسا
دل شمس اور مٹاؤں کو مٹاؤں نہیں بنتا

لڑکوں نے ترے قہقہے کی سرتیڑھوں کو توڑا
 چھڑو نہ کوئی اوسکو دکھائی نہ حاجی
 مشاطہ سچ بوجھ کے اچھا اوسہ لگانا
 کس طرح رکایت سلی کوئی دڈر کو پڑے
 اوس بیت کا دل سخت کس سے نہوازم
 ظلواری کی بارہ اپنی دکھاہر مجھے کیا
 مرد اسنی عشق تو لے ہوئی نائل
 ساتی ترے سینے سے کوئی خانی بجاکو

تو بھی دیو لیا نے نے ترا پند چھوڑا
عاشق کا دل خستہ تو پہلو کا ہی چھوڑا
کاکل نہیں بھڑا رہے ہے سانپ کا جھوڑا
راکب ڈھنگار ہی اور شوخ ہے گھوڑا
ہوم او سکو کرے کون کہ تیر کا ہی روڑا
خویر زمین کی باجم ہے تری انگر کا ڈوڑا
گوا آسنو نے اپنے مین دامن چوڑا
بھڑے مٹی لگو نے کہیں ایک کنوڑا

عشق میں ترسے میں پرواہ سوا
تو بھی بچھا نہیں مری پرواہ
بانی اے عباد کون سے ہیں تری
حال کا میرا کون کون کی سے
تو سے کون کون کی نہیں سننا
تو سے کون کون کی نہیں سننا
تو سے کون کون کی نہیں سننا
تو سے کون کون کی نہیں سننا

دانت کی انگلی بی بی کیا نام ہو
 ہون شہید ہو دو ستاروں کی
 بھل پر ہونا میری تبت پر جو
 دانت کی انگلی بی بی کیا نام ہو
 ہون شہید ہو دو ستاروں کی
 بھل پر ہونا میری تبت پر جو

یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔ یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔

آشنائی خبر باری سے دیکھ کیا ہجر سے ہلاک کیا

پاک کر خلیق پر سے دلوں تراب

غسل سے کیا بدن کو پاک کیا

جو مولف وقت نہیں جھٹکا سوا
ہمیشہ دکھ میں کئی قیروں کو کھن کی سوا
جو دیکھ میں یا ہے پایا نہ غیر سے پایا
اگر وہ کیفیت کے طور پر ہے آپہونے
وہ کیا کیا باری اداؤں کی لکھتا ہے
نہیں سنے گا وہ قاصد پر ایم طویل
نفس میں مہل مسکین پی پٹی ہے
بیان شخص ہوا کہتے میں وصال ہوا
گذرہ اوس سے کہاں جبر سے کیا
حصول عشق ہے کیا محنت بھلا کی سوا
کو نہیں سکھول آزاد آشنائی کی سوا
نہ سوئے نکلے مرے کچھ بھی مر گیا سوا
کیسکو دلکی نہیں مہر و لریا کے سوا
زیادہ اوس سے تو کہو بدعا کے سوا
خبر چمن کی اوسے کون دے گا سوا
خدا سے ملنے کی صورت ہے کیا فنا کی سوا

ہوئے خواہش باری کی تجھ سے شمت ہے

تراپ یاد ترا کون سے خدا کے سوا

اوسکی آنکھ کو سر کے منہ ترا نظر آیا
سچا تو پرکھتے بندہ کی ترس مر رہا تھا
اوجا گریوں میں رہتے جو جیو بندنی مہلی
کھا تھا کل بلوگنا تجھے میں ریت نکلتی ہی
تراپ و نہیں سری اب کوئی چلی گیا
جو واس میں تھکے آسوی باقوت دگر آیا
پھر اس کے قتل ہو کر کیلے بندھی کر آیا
پس اوما ہو جو جیو شک سطر و شکنا گیا
نہ نکلا گھر سے باہر اب تاکہ نہ دہر آیا
وہ چنچل کو نجانا سمجھنے کب آیا کہ صرا آیا

یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔ یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔

یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔ یہ کتاب ہے جو خداوند تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ جو اسے پڑھے وہ نجات پائے گا۔

عشق نے نہایت بھلا کر دیا
 عشق نے طفل سے انسان دیا
 سب بتایا تیرا بے شک
 سب نشان دیا تیرا بے شک
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر

کیون گرا تا ہوں تو اچھین گلوں کو خاک پر
 ورتی کرتے لگا صبا دوسرے پھر باغیان
 سر پہ کا قرآن پہنچو باعلیٰ یا تو تراب

حق تو اسے عشق اپنا دے تو بہتر ہے تراب
 حسن صوری کچھ نہیں اسے توجی بالکل اوٹھا

مجھے تو دیکھ کر سننے کہتا ہے تے ہو جا
 سچکے سنگدل تجھ کو ہی کہتے ہیں سب مجھے
 دلا کر عشق میں تجھ کو تنہا شہاوت ہے
 جیسے نال ہا کی آرزو ہوا دس کہہ کر

تراب اللہ والی دیکھتے ہیں سب کہیں حق کو
 تو بسم اللہ کر کے جھٹھ صدم کو سامنے ہو جا

بھر بھر میں جیسے جان دیا
 ثابت ادھر ہونی یہ چاہ مری
 آہ کو میرے در و دل نے عروج
 چاہ کیا حق نے خوبرویوں کو
 نہیں کرتا ہے مجھے باری وہ
 زلف کافر سے کیون نہ صلح کروں
 کیون وہ عاشق نہ عیش و چین کرے

کبھی اسے نہ ایک پان دیا
 گرچہ سو بار امتحان دیا
 از زمین تا آسمان دیا
 عارض حسن پر گمان دیا
 کسی دشمن نے دیر غلام دیا
 مصحف خ کو درمیان دیا
 جسکو معشوق ہر بان دیا

خدا ہم کو کسے نہیں کیسی طرف
 سب جھکا ہے قدم پھر اس کا
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر
 دل آداب ہو کر

دوران شاہ تراب
 رایت
 گویا کھانا کھا کر گھر سے
 گویا کھانا کھا کر گھر سے
 گویا کھانا کھا کر گھر سے
 گویا کھانا کھا کر گھر سے

مکان کی کمان تیرا
 مکان کی کمان تیرا
 مکان کی کمان تیرا
 مکان کی کمان تیرا

کتاب اسرار برادر بنی آدم
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا

شوخ چمنوئی لڑے کون زمانہ ہی ہوا
 یہ نظر باز ہے اسکا اوہرا نا ہے ہوا
 عشق سے جسکو جنون ہو وہ وہا ہوا
 منہ چھپاتا ہے زبون آنکھ چھپاتا ہوا
 کون جی مارے کسید کا یہ نشانہ ہی ہوا
 چھینا ہر گھڑی ہر وقت کرنا ہی ہوا
 یار بن باغ ارم او سکود کھانا ہے ہوا
 لے صبا خاک مری نئے اوٹھانا ہی ہوا

آنکھ اسوقت کی فوہوئی لگانا ہی ہوا
 جاپو دھڑکے نکلتا ہوں تو کتنا قسب
 وضع جنون کی تری کیوں لگو لیے کو
 اور سب ناز تر یا رہتا ہے لیکن
 ہر نل پہ لگا تیرنگہ منہ سے نکلتا
 بس کراہت سے ڈر عاشق بھاری کو
 اوسکے کوچ کو جو سمجھے جو از خلد برین
 نقش پا جو کی میں بیٹھا ہوں گل میں سے

اوس سنگرت سے کسے کون تراب ایسی ہوا
 ہم فقیر و نکو غریب ہو کر ستانا ہے ہوا

چو غفلت ہی میں نہ جاگا اہو ہوا
 ہنسی میں جسکی گزری عمر ساری
 بیان جو کچھ کیا یا یاد ان ہم
 نیل آتا اگر تھم جاتے آنسو
 مسلسل اشک ٹپک کان پہ ہے پون
 بچھوٹا ایک داغ در دل سے
 ذری صد مومین ہو جاتا ہر کرے
 تو کیوں فخر کو ہر دم آب دہی ہے

کمانی کچھ نہ کی سب اسنے کھویا
 وہی دنیا سے چلتے وقت دیا
 وہی دانا چما آخر جو بویا
 یہ طفل اشک نے سب کو ڈبویا
 سید تارون میں جون ہوتی بڑویا
 بہت کل چشم تر نے او سکودھویا
 نزاکت میں تو دل شیشہ ہے گویا
 ہم آبی زندگی سے ہاتھ دھویا

چو غفلت ہی میں نہ جاگا اہو ہوا
 ہنسی میں جسکی گزری عمر ساری
 بیان جو کچھ کیا یا یاد ان ہم
 نیل آتا اگر تھم جاتے آنسو
 مسلسل اشک ٹپک کان پہ ہے پون
 بچھوٹا ایک داغ در دل سے
 ذری صد مومین ہو جاتا ہر کرے
 تو کیوں فخر کو ہر دم آب دہی ہے

میں نے دیکھا ہے کہ
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا

کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا

کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا
 کلمہ حسن زبان کو نری لایا

کام کو کر کے لے گا وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا
 کہ شوق بولے کہ وقت میں سوا دی مل گیا

تکو کیا ہاتھ دگا یا رو کو کیا پایا در خور او سکا جو میں اقبال طلبہ چھوڑ دیا

روح کو تن کے سبب جگ تعلق ہر شراب
 کچھ علاقہ نہ رہا جبکہ بدن چھوڑ دیا

جسے قمری کو بھان بندہ شمشاد کیا
 میں نے حسن او سکو دیا بمسکو کیا عشق
 دل تو ہر عشق میں مجبور نہیں ہکا قصو
 حور کے نقشے نے زاہد کو کیا مستیاب
 پھر راجوئن جنوں فصل سبار آہو بخی
 ہائے کل سب کیا بارنے ملنے کا قرار
 غری کی مانی مری ایک نہ تقریر سنی
 میرے جلنے پہ تیرا ایک بھی آسو نہ گرا
 چشم آہو پہ نظر کر کے نظر باز دن نے

کس طرح مھو نہ دیکھ کے منہ او سکا قراب
 خود فراموش ہو جاہی ہی او سے یاد کیا

جو بشر تپا بنا ہو مکر اور تلبیس کا
 سلطنت میں جو کرے بذل و عیث چوری
 خائفہ میں جاگوں کیا ذکر ہر نام خدا
 اگر موتا دو کو زور کر است اسقدر

آدمی او سکو نگہ بچہ ہے وہ ابلیس کا
 او پہ سایہ ہو جال اغیبت چالیں کا
 مدد میں شور ہو کیا دریں و زبیریں کا
 ایک دم میں لانسکتا تخت ہا بقیس کا

یہ ہم سب پت بجید ہوا
 دھسل کا وہ اب دعیہ ہوا
 کیوں نہ اب کاسطری کسرم ہوا
 پھر دھسل او سکا بعد عید ہوا
 دل میں ادس کا یہ تم بنایا
 کیوں دس کا غم میں وہ شہید ہوا
 رنگ و روپ او سکا دیکھ دل فرما

دروند او سکا خود ہوا
 اب کس کا سب سے وہ ہوا

مست کیا ہو گیا ابلیس کا
 سب سے کا باور نہ نقیب کا
 ابلیس کی دلیب ہوا
 یہ جو چھوڑی ابلیس کا

کے بے پروا جوان کسکے
 کہ بے پروا جوان کسکے
 کہ بے پروا جوان کسکے

بہارِ عشق میں تون کی وہ صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل

و اس تو میں اوسکا نہ کسی آنسو چھوڑا اے عشق کیا تو نے مجھے شہرہ بازار ایلی نے کہا سنتی ہی بیچری جھنگار ہوتا ہے کہیں جو دھوپ تارینج اندھیرا	ہر چند بہت دسٹے مرا ہاتھ مروڑا مجھ کوں کا بھی ایسا پھرا ہو گا دھوڑا کیا پھرا وہ دھڑاتا ہو وہ دیوانہ تلوڑا بی طرح چھپا زلف میں رخ یار کا گورا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہکوہ شراب اتنی لہریں در دوسری
 سپنے جو کسی دن وہ پیری صندلی چوڑا

نشان جو سوز پر داسے میں دیکھا وہ کیا مسجد میں عابد بنکے بیٹھے سچشم معرفت کچھ فرق سپنے حقیقت کا بہر صورت علاقہ گیا کھل دے کا عقدہ سب تکلف تا شاوہ نہ دیکھا جامِ جسم میں وہ بولا میری وحشت کیسے کھل ہوئی مجھ کوں کی یہ خانہ خرابی مرا عاشق بچار از ہر کھاسکے نکسے اوسکا جھنجھلا ناغضب ہے	نشان جو سوز پر داسے میں دیکھا وہ کیا مسجد میں عابد بنکے بیٹھے سچشم معرفت کچھ فرق سپنے حقیقت کا بہر صورت علاقہ گیا کھل دے کا عقدہ سب تکلف تا شاوہ نہ دیکھا جامِ جسم میں وہ بولا میری وحشت کیسے کھل ہوئی مجھ کوں کی یہ خانہ خرابی مرا عاشق بچار از ہر کھاسکے نکسے اوسکا جھنجھلا ناغضب ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شراب اوس شمع کی جو کھفت لو چھپے
 جمال اوسکا میں شراب نے میں دیکھا

بہارِ عشق میں تون کی وہ صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل

بہارِ عشق میں تون کی وہ صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل
 ہوا وہ عینِ عشق کی صورت
 جو کہ ہرگز نہ دیکھ سکا دل

غوشیدو ناکی چاہیے لادو مجھے صبا
وہ رنگ بونظر پترا ایک کل میں بھی
گرا تھ سوترے زمین عاشق ہوا ہر قتل
وینا تھ کو چاہے تو گورستیں پیر

جس دن سے یاد درست ہو اس دن شراپ کا

دشمن ہوئے ہیں اوس کے سبب غولیش و افسردہ

112

کیا خوب تھا گل اوسکی ملاقات کا سمیا
 کیا بات وہ کہتا تھا کہ منہ نہ بنی تھیں
 آنسو کی جھڑی آہ کی بجلی ہے چمکتی
 بیٹھا نہ گیا مجھے تو کل بزمِ مانی سکی
 البتہ ہوا عجازِ میخا اوسے پار وہ
 ہونٹھ اوسکے لبِ حیات اب نہوں نیکر

نماز گز نہ بھولے گا مجھے رات کا سمیا
 رو تا ہوں میں اب یاد کرادیں بات کا سمیا
 یہ دیکھ شبِ بھر میں مہرباں کا سمیا
 دیکھا جو رقبہ بونگی در ارات کا سمیا
 دیکھ جو ترے لب کی کراہی کا سمیا
 دکھاتی ہے رات اوسکی ظلمات کا سمیا

محمودؑ ہے قراب اب کوئی پیدا و جفا میں

پایسے وہ تیری لطف و عنایات کا سہیا

119

<p>اگر ام جان بچھکے پھر عمر جسکو پا لا یعنی بدن ہے سارا ازار درد ہمارا پوری میں بھی تبدیلی خود طبیعت افسوس ملکوت میں تخریخ خوش ہم ناسوت میں اِغتم</p>	<p>دیکھا ثواب وہی ہے اُزار دینِ دلا جو سب سے ہی پیارا دوس ہے وہی سالا حرکات نفس سے ہیں جن طفل خود سالا جنجال میں ن کر جو نکوف لئے ڈالا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۹

غوشیدو ناکی چاہیے لادو مجھے صبا
وہ رنگ بونظر پڑا ایک کل بین بھی
گرا تھ سویرے نہیں عاشق ہوا ہر قتل
چنپا تھ کو چاہے تو گور قست سیل ہر

جسدن سے یار دوست ہوا ہے تراب کا
دشمن ہوئے ہیں اس کے بھی غولیش واسر با

۱۱۵

کریا خوب تھا کل اس کی ملاقات کا سمیا
کیا بات وہ کہتا تھا کہ منس دینی نکلیاں
آسوی جھڑی آہ کی بجلی ہے چمکتی
بیٹھا گیا مجھے توکل بزم اپنی سکی
البتہ ہوا عجاز میجا اس سے یارو
ہوئے اس کے لب حیات اب نہوں نیکر

۱۱۶

بھولے ہی تراب اب کوئی بیدا وجفا میں
پیارے وہ تری لطف و عنایات کا سمیا

۱۱۷

آرام جان مجھے بھی عمر جو پا لا
یعنی بدن ہے سارا ازار درہ ہمارا
ہیری میں بھی نہ بدلی خود طبیعت انوس
ملکوت میں تھر خوش ہم ناسوت میں اُغم

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دا
جو ہے ہی پیارا دوسرے وہی کسا لا
حرکات نفس سے ہیں چن طفل جو رسا لا
جنجال میں چن کر جو نکوح سے ڈلا

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

ہن اس کا کھنکھانے سے
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا

شب کو ہر یاقوت سوسک میرا
 دل چھین لیا مجھ سے تراب سے بکایک
 جس سے کہ کبھی میں منتھا واقف دشمناسا

دیگیا عاشق کہ چلنے وقت پیرا پاؤں کا
 ایک لڑکے دو ہلا ہو گیا عارض کائنات
 میں پتھر پتھر کہتا ہوں اس کے
 جس کے سو دین ہو املون شہرہ باز این
 کیوں کہ میں ہی ام اوس جبرین پور لاگ
 ہر وہ دامنگیر میں مین اوسکا و تیکر

گرہ آمادہ بیان ہو رو کے بچا تراب
 میں تو ہوں مریوں اپنے یار کے حسان کا

اک برہمن یار صادق ہے مرا
 ساتھ اوسکا میں چھوڑ دنگا کبھی
 عاشق میں سلسلہ میرا جو چپ
 چھکا دنیا میں یہ دولت ہے بہت
 کیا کر گئی برضائی غیبر کی
 کیا کہوں اوس میں اگلی وار دات
 فکر دوزی کی فکر سرگز تراب

ہن اس کا کھنکھانے سے
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا

وہ بھڑون سے بونٹ ہر ہر
 تو کا ہر ہر ہر ہر ہر
 ہوا غور اب دہ اندری کا
 دیوان خانہ تراب
 ہن اس کا کھنکھانے سے
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا
 سنا جو زار دوسکا گھر کمان پرتا وہ دیر
 سنے تین چور دینا کی پیت سرور کا مولا

شیخ شمس الدین عظیمی روضۃ الجنات میں لکھی ہوئی ہے۔
 یہاں پر ایک خط بھی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
 عظیمی صاحب نے اس کتاب کو لکھنے میں
 بہت سی محنت اور زحمت کی ہے۔

وہ چلنے وقت بہت لگ جلی پڑے
 میں چھپکے بیٹھ رہوں ان پھر ایک گھر میں

کیسی جب کا پیا سارہوں نہ چین تراب
 مجھے تو جام اب ایسا بلا محبت کا

مل گیا غیر دے جھٹ سے جدائی کر گیا
 کوئی اوس نا آشنا سے آشنائی کیا کر
 اکٹھ اور دس لڑائی پھیر لی سے نگاہ
 دیکھ کر سے میں بھگو بھگیا کر کے راہ
 پھنس گیا صبا دھبی تو کہیں بہتر ہوا
 ہم نہیں کر نیکی اوسکی خیر خواہی نہیں
 دہری میں ہر ادا اوسکی آواز تازہ ہر
 زندگی و مرگ اک عالم کی اوسکے ہاتھ ہے

چلتے چلتے تو کہیں دل سے بھول گیا تراب
 چلتے چلتے یار جو مجھے کھائی کر گیا

دوستو جسکی محبت میں مرا جان گیا
 مجھے کیا چھپکے رقیبوں لڑتا ہوا کہ
 کر دیا ریف پریشان نے اوسے خاطر جمع
 ہو گیا آنکھوں میں اوسکے توجہاں نہار یک

وہ تو ہمیشہ وفا ہے میں اوسے جان گیا
 اک نظر باز ہوں میں چور کو پہچان گیا
 سامنے اوسکے جو با حال پریشان گیا
 جسکے ہی بزم سے وہ شمع شبستان گیا

یہاں پر ایک خط بھی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
 عظیمی صاحب نے اس کتاب کو لکھنے میں
 بہت سی محنت اور زحمت کی ہے۔
 یہاں پر ایک خط بھی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
 عظیمی صاحب نے اس کتاب کو لکھنے میں
 بہت سی محنت اور زحمت کی ہے۔

۳۹
پیش از این کتاب اورنگی از
پیش از این کتاب اورنگی از
پیش از این کتاب اورنگی از

[illegible]

مشتی میں اپنے ہم سفر
 اہل زمانہ سے خوشگس
 دوست ہم کو کہیں مارا
 اس گرفتار کے لئے
 غمش کی دودلا دیا ہے
 دل کے آزار سے ہمیں مارا
 جسے جھوٹے کر دیا ہے

دلیف

نفل کنی سے انکم متوالی
مست ہیشمار نے ہمیں مارا
بھول گیا گادوسکا یاد
حکے دم سے تراب جتنا ہو
ادسی دلدار نے ہمیں مارا

دل

دور دمان پار کے ہیں مارا
سرخ دستار سے ہیں مارا
اداسی گردن پہ خون ہے اپنا مارا
لو کسی کو نہ منہ دکھاتا تھا غم مارا

۱۵۷	<p>میں کیا نہ اوستے شہر میں بازاری کروں گا</p> <p>مجھ کو جو تراب اور ہے کیا شہر میں رہا</p>
-----	---------------------------------------------------------------------------------------------

چیتا رسم و حبسے دیکھے داسکے چیتا
روٹا ہی رہا میں شہزاد اوسکا فرد تر
کس طرح رکاب سکی مرے ہاتھ میں تھی
گرتا میں رہے عشق میں کہ اور چٹائی ہو

۱۵۱	مجموعہ پرنہ تراب اوس بیت کا فراموش تیسویں مریح گئی مضبوط تھا زور را
-----	------------------------------------------------------------------------

<p> تینج ختم وارنے ہمیں مارا اسی تلوار نے ہمیں مارا گور خسار نے ہمیں مارا پھول کے ہار نے ہمیں مارا اوسکی زندا نے ہمیں مارا اوس سیدار نے ہمیں مارا اوس طرصار نے ہمیں مارا عشق گلزار نے ہمیں مارا رشک اغیار نے ہمیں مارا کسکے عیار نے ہمیں مارا </p>	<p> ابرو دیار نے ہمیں مارا ہسم تو گلا ایل مارا سنگ مر مرے کردی گور سفید کیا گل اندام سے گلے لگ کے جی او تھیں مردی جسکی ٹھوکر سے زلف کافر کوئی فسون نہ چلا عیش ہوئی سم تو دیکھ اوسکی سچ دام میں بھنپس کتے کتے ہے بلیبل جل گئے اختلا غیر کے دیکھ وعدہ وصل تھا کہ شادی مرگ </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دور دمان پار کے ہیں مارا
سرخ دستار سے ہیں مارا
اداسی گردن پہ خون ہے اپنا مارا
لو کسی کو نہ منہ دکھاتا تھا غم مارا

بہارِ حیات میں جو کچھ ہے وہ سب ہے
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں

جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں

جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں

ہو گیا دم میں اوس کا کام تمام ترجہی چٹون سے جو ہوا گھسائی بی طرح دل پہ درد سے لاحق ایک ہو تو کسی سے کہتے اسے دیکھ کر بھٹک کر بیکار کرتا ہے اسے کون اس سے یہ کہے جا کر	جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں اوس کو تیرے رضا سے کام پڑا مرض لا دوا سے کام پڑا عشق میں سولہ سے کام پڑا تھکوا اس مبتلا سے کام پڑا بھٹک کر جس دل سے کام پڑا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیون رکھے ہے تراب کو ناکام
 نہیں بھٹک کر اسے کام پڑا

مری سب کچھ کا اک تار ٹوٹا مراد عشق نے کیا توڑ ڈالا شکست اب عشق تو دونوں ہی بھلائے عشق تیرے دم قدم سے کمان کی شبیخی کیسی بزرگی پلا ساقی مجھے اب بھر کے پیالو خبر سوچنے نہ کیونکر محتسب کو صراحی می کی جب سو منہ لگی ہے	وہ کانسر کا تو سب ترار ٹوٹا دل اوس کا بھی تو خسر کار ٹوٹا ادھر پھیل ادھر دھندلار ٹوٹا حیا و شرم و رنگ و عار ٹوٹا مراسب دعویٰ و پسندار ٹوٹا کہ ہر جبر سے بین اک انکار ٹوٹا مراقب ختم سر بازار ٹوٹا در گنجینہ اسرار ٹوٹا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مین ٹوٹا مٹھ سے اوس بت کے ایسا
 تراب اب اسے کوئی دیندار ٹوٹا

جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں
 جس کو ہوا کی آواز سے کہتے ہیں

[illegible]

بجای خود کھڑا ہو کر دیکھتا ہوں
 وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

میں نے کیوں جھوٹ کیا بلکہ مہولی کی تصویر
 لے کے جی ہنسے تو اسی جان ہارنا

۱۷۲ کیا ہوا ہے جو اوس بت کو کیا رام تراب
 نفس کا تر تو مسلمان ہمارا نہوا

وہ ستوناقی مری جی کا وہ دشمن ہو گیا
 باغبان اب میں چن چن کر گیا کیوں ہمار
 نام سن باد خزان کا اور گیا بلیں ہوش
 قین بیکل سے کہ چول وہ بیا نس نکل
 اوس کا کافر کو حقین شیخ جی کیو نہ کچھ
 ولین سے غم کی طیش آنکھوں میں آنسو کی جھری
 راہ سے ہٹ گئیں مٹی چاہے وہ گمراہ ہو
 سے بیدل ہو اب جا کر کہاں پاتا جو وہ

ایک جان یا یہیں جسکے مجھے بطن ہو گیا
 جو کل دستار تھا سو خاں دامن ہو گیا
 ایک ہوا میں اور ہی کچھ رنگ گلشن ہو گیا
 در پہیلی کے بھانا کل سے کدغن ہو گیا
 رشتہ زنا جسکا نار سمن ہو گیا
 ہجر میں بسا کہ ہمیشہ دسا ون ہو گیا
 رہنما کی طرف سے کون اسکا تر ہو گیا
 دل ہمارا لیکے جو ہیشا پر فن ہو گیا

۱۷۳ پھر تراب اوس سے لکر کے مخالف نام
 ناموافق تجھ سے کیا طفل بر من ہو گیا

لے کسکو ایسا کہیں آشنا
 مٹھا صاحب بہت کچھ سوقت میں
 بر من بچے سے بچا دے خدا
 نظر آتی ہے ہر طرف چاندنی
 عیان ہو نزاکت پسندی مری

کہ ہوتا دم واپسین آشنا
 نپایا کوئی جہنشین آشنا
 وہ کافر کسی کا نہیں آشنا
 ہوا جب وہ جب میں آشنا
 کہ رکھتا ہوں کہ ناز میں آشنا

سودا میں جھوٹا ہوں
 وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

۱۷۴ وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

وہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے
 اور اب میں نے
 سب کچھ دیکھ لیا ہے

[illegible]

تراپ ششمین	تراپ ششمین
مین جاس	مین جاس
۱۰۶	۱۰۶

کیا کہوں قیس کی وحشی ہو کہا نے نکلا
کے مجھ کو اسے زمان میں یا باحق
اس طرح گھر سے مرے بار گیا جلد و د
مجھ پر کیا ہوتا ہے تیرا جان کے وہ نصیب
تینیں جی آیا مرے دل کی تیرے بر آئی
وہ تو ہے حور و لقا و سنل کی تر

بندہ عشق ہوا قید چھاسے نکلا
نام لیلی کا جو میں اس کی زبان سے نکلا
تیرا جاتا ہو کہیں جیسے کہا نہ نکلا
یہ نیا ظلم اسے شوخ جو اسے نکلا
باہر اس وقت جو وہ بڑا کاسے نکلا
گھر میں اس کے ہو گیا پھر وہ اسے نکلا

کیا کہوں قیس کی وحشی ہو کہا نے نکلا
کے مجھ کو اسے زمان میں یا باحق
اس طرح گھر سے مرے بار گیا جلد و د
مجھ پر کیا ہوتا ہے تیرا جان کے وہ نصیب
تینیں جی آیا مرے دل کی تیرے بر آئی
وہ تو ہے حور و لقا و سنل کی تر

عقل نے مجھ کو پہنسا یا تمنا سخت میں تراب	۱۷۷
بد و عشق مہر لی صاف یہاں سے نکلا	

پھر تو سب کا ہم سواک عاشق ناشاد گیا
ہم سے پھر دیکھئے اس سب کے ملاقات ہو گیا
صدی حشری ہو اسی غم سی پڑنا ہوں پڑا
سخت ظالم ہی کہی لگی مر و داد ند سی
حیف مشیت سی وہ بن ماری سوا کیا کیے
آؤں گئے ہوش گریو ماتھہ سی نو نکی قلم

ہت برفن کی اداؤں سے بچ کر کون تراب
کا راس دانو میں شاگرد سزاوار گیا

وہ قلم نامی مری مرا جھولا
اور اس کے ساتھ لڑے جھولا
ایک بھڑکی میں اسیں گئے
چا خدا نثار دیکھے ہوجھا

بم

بہارِ شاہانہ...
 دل کو دیر سے سو اور کہیں جا ہوسٹ
 دل میں رہتا ہے سد جسکا تصور قائم
 گورین کو دیر آپ سے وہ حسن تر اسباب
 دل کو اربابان سے سرتاپہ قدم بند کیا

چو کڑی بھول گئے جو ہیں ہی سہ نظیر
 دیر لیلی کے سوا اور کہیں جا ہوسٹ
 دل میں رہتا ہے سد جسکا تصور قائم
 گورین کو دیر آپ سے وہ حسن تر اسباب
 دل کو اربابان سے سرتاپہ قدم بند کیا

۱۸۹
 دل کو اربابان سے سرتاپہ قدم بند کیا

ابر و خم سے جو تھیں ہوئے شمشیر رہا
 اوسکے سوا دلی سے بکھڑ ہوئی حوشت کمر
 تہمت عشق سے دل آج گرفتار ہوا
 جسکو خاک قدم مایہ نہ تھہ آئی کبھی
 جب تک تونہ ملا دل و فکر نہ گیا
 دیکھنا تھا جس بیداری میں تونہ کجا حال

۱۹۰
 اوسکی بیداری سے بھکھو ہی حیرت تر اسباب
 پیر سے ملے وہ کس طرح سے پیر رہا

کوئی صحران میں نہ باقی برنجیر رہا
 عشق نے تیر سے مجھے جیتے دیا ہوازار
 پھر مواجوش جنون فصل بہار آپہنچی
 اس طرح چاک میں کرتا ہوں گریبان اتنا
 کس طرح اوس ست رو بچو کو نہ پنا دل میں

جب تک ایک بھی ترکش میں نہ رہا
 اک جہان سے لے لیے در پہ تدبیر رہا
 کچھ نہ واعظ سے چلا تایل تقدیر رہا
 اوس طرح دست صبا دامن گلچیر رہا
 جب تک دل نہ بیا جھسے وہ دلگیر رہا

بہارِ شاہانہ...
 دل کو دیر سے سو اور کہیں جا ہوسٹ
 دل میں رہتا ہے سد جسکا تصور قائم
 گورین کو دیر آپ سے وہ حسن تر اسباب
 دل کو اربابان سے سرتاپہ قدم بند کیا
 ابر و خم سے جو تھیں ہوئے شمشیر رہا
 اوسکے سوا دلی سے بکھڑ ہوئی حوشت کمر
 تہمت عشق سے دل آج گرفتار ہوا
 جسکو خاک قدم مایہ نہ تھہ آئی کبھی
 جب تک تونہ ملا دل و فکر نہ گیا
 دیکھنا تھا جس بیداری میں تونہ کجا حال
 اوسکی بیداری سے بھکھو ہی حیرت تر اسباب
 پیر سے ملے وہ کس طرح سے پیر رہا
 کوئی صحران میں نہ باقی برنجیر رہا
 عشق نے تیر سے مجھے جیتے دیا ہوازار
 پھر مواجوش جنون فصل بہار آپہنچی
 اس طرح چاک میں کرتا ہوں گریبان اتنا
 کس طرح اوس ست رو بچو کو نہ پنا دل میں
 جب تک ایک بھی ترکش میں نہ رہا
 اک جہان سے لے لیے در پہ تدبیر رہا
 کچھ نہ واعظ سے چلا تایل تقدیر رہا
 اوس طرح دست صبا دامن گلچیر رہا
 جب تک دل نہ بیا جھسے وہ دلگیر رہا

۴۸
 دوسری بات میں ایک اور بات ہے کہ اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔
 اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔

اگر عشق کے پھندے میں تیرا سپاؤں کے ٹرپا
 مطلق ہی عقیدے میں یہ عسکر فانی نہ ہوتا
 ۱۹۳۲
 گزرتا ہر سیرت سے کاپیکان نہوتا
 بے بس تیرے لب کو میں خنجر زہ نہوتا
 کرتا نہ کوئی گردشِ گردن کی شکستہ
 پروانہ دمان کا جیکو جلتا مسر مجھ سے
 گر بند قبا کو لے نہ جاتا وہ چمن میں
 وہ لکے جو کہتا نہ کہ ہو عید مبارک سے
 اوس سرد گل اندام کو آگے مری یاد
 ایک شہر قتلِ قہر کر کے گیا تھا

یاری جو تیرا سپاؤں ایک برہمن سے نہ کرتا
 عاشق کوئی ہندو پر مسلمان نہوتا
 ۱۹۳۳
 ہمارے بچے تو بھی عبادت کو نہ آیا
 میں دسکی جدائی میں جو کچھ بچا دیا
 خوب نکو تو ادا نہ کرے بد منسلک بنایا
 ہم اوسکی طرف چھب گئے دلوانہ بنایا
 کیا جانیر کیا اوسکو مخالف نہ سکھا
 حیران کیا ہم کو اوسکو ٹانہ کھایا

دوسری بات میں ایک اور بات ہے کہ اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔
 اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔

دوسری بات میں ایک اور بات ہے کہ اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔
 اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔

دوسری بات میں ایک اور بات ہے کہ اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔
 اگر عورت کو ایک اور عورت سے محبت ہو تو اس کو ایک اور عورت سے محبت کرنے سے منع ہے۔

اوسکے لئے نظر پائی اس کے لئے دل پہ چڑھا
 ایک بار آئی کیسے عاشق پہ پڑا
 عشق میں سو بار وہ دہر چکا
 محبت اوسکی کو بزدل بن چکا
 قیمت اوسکی کو بزدل بن چکا
 جانیے دینا ہونے دہر چکا
 وہ تو اب ہم کو کھنکھاتا
 دہر دے سیانی پیر پڑ چکا
 کیا شرب ناب بھی دیتا ہے
 حیدر لا عرفان سے سنا چکا
 اب تو چھند سے بن چکا
 دیوان شاہ تراب

ماصحا عشق میں دل تھا بس بے رخ و الم سہنے دل و سکو دیا اسو ہرین رخ دیا عشق نے ہو کر جلا یا اور دلا یا اوسکو سخت جانی مری شنگہ لی اوسکی وہ سہنے جھڑ سے دیکھا قید بالا اوسکا	دل دیا ہم لے اگر اوسکو تو بجا نہ کیا مفت کچھ کہتے خریدار سے سودا کیا یار کو شرح بننا یا ہرین پر داند کیا ولیہ درد اسکے اٹھاسے اور دلا دیا رخ اسی دن سے سو عالم بالا دیا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا کمون اوسکو تراب اپنا کیا یاد لگا یار کے ساتھ کسی یار نے ایسا نہ کیا	۲۰
----------------------------------------------------------------------------	----

ووشن ڈال کے تزار گلے میں بالا پھر کوئی پیر مسلمان کو ہیدل کرے دل پر ابد قیس کو پا مال کیا زلف کا حلقہ ہوا سطح سر گور کچھ پر کٹ گیا چاند اوسے دیکھ کر بی ہرین چیا شہر بریا ہو چمن پر تو قیامت آوے	لیے جاتا ہے ہر دل بہر ہرین بالا پڑے اٹھ ڈکا فر کو کسی سے پالا سننے ہیں پاؤں نہیں لیلی کے پڑ چکا گرد مہتاب کے جسے نظر آوے ہالا نہ مجابی نے کیا یار کا منہ اٹھالا جلوہ گر ہو جواد صبر یار کا قدر بالا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیرے قدموں کے تلے ہو گا تراب اسکا سر پیر کی آہ نہیں جانے کی بالا بالا	۲۱
--------------------------------------------------------------------------	----

جن دل پر کام اپنا کر چکا سر مہ گین کی کر چکی کیا وہ شوخ کون اس سے دل کے پھر چھوڑا ہو	دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا جب حجاب آنکھوں پر اوسکی پڑ چکا اہل دولت کا جو سیم دزر چکا
--------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------

بیکار کی آہیں اوس کے لئے
 دہر دے سیانی پیر پڑ چکا
 کیا شرب ناب بھی دیتا ہے
 حیدر لا عرفان سے سنا چکا
 اب تو چھند سے بن چکا
 دیوان شاہ تراب

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

ایک جھلوہ دکھا کے کہنے لگا
پھر دکھائی تہ ایک دن صورت
سے ترے درد کی دوا لایا
ہے مجھ سے وہ شیخ شریا

۲۰۵
ترس آبا نہ کچھ تراب اوسے
مجھ کو عاشق سمجھ کے ترسایا

نہیں مجنون پہ سایا ہے کسیدکا
ہزار سے کاچمن اوسکو نہ دکھلا
نہ اول میں مرے اسے خطرہ غیر
وہ میرا خانہ دل کر کے ویران
نہ نکلے آہ کا شہ سے دھوان کیوں
نہ کہ قاصد وہ تیرے ہی یاد میں ہے
ہوا کس سے یہ آئینہ حیران
وہ کہتا ہے او دھریا ہو دھریا

یہ دلوانہ ستایا ہے کسیدکا
وہ دل پر داغ کھایا ہو کسیدکا
تصویر یاں سایا ہے کسیدکا
سنا پھر گھر بسایا ہے کسیدکا
مراسیم جلا یا ہے کسیدکا
یہ دھوکا اور بھلا یا ہے کسیدکا
اوسے کیا جلوہ بھایا ہو کسیدکا
یہ عالم سب بنایا ہے کسیدکا

۲۰۶
تراب اوس نے بتا ہی کیا ناز بردار
کسی نے بار اٹھایا ہے کسیدکا

اوسنے دل کو مرے پتنگ کیا
خط کو میرے بنا کے کاغذ یاد
کس کے بل سے وہ ہو گیا چنچل
اڑ کے ہو چکا کسان سے گولا گنج

عشق بازی خوب جنگ کیا
پٹیا پھٹاڑا نہ کچھ وزنگ کیا
کتنے شہ دیکھے گولہ دنگ کیا
دم میں یک صبا کو دنگ کیا

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

کے ہوا میں وہ چھوٹا چھوٹا کھوکھلا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں
جس میں سے وہ بنی ہوئی ہے وہ ایک ہی طرح کی ہے جس کی ہڈیاں
وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے جس کی ہڈیاں وہ ہوا میں سے بنی ہوئی ہے

دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح

وہ مرہم کیا بنا جاسے زنجیر سنگ
 شب غم میں پوچھو حال اس کی سحر
 وہ گورے پر پڑا ہو عکس یوسف کی صبا
 پیاہی شور کیا جگ میں تیرے حسن ملا
 بیان میں کیا کردار تیرا دسکی فصاحت
 نہیں دلیں اس کے کچھ خیال اس کی جفا

جو گھاسل سے ملے مانگی جرات پر جرات
 کبھی جسکو نہ خوش آیا ہو بستر راجست
 غریزہ اس کا سنہ چوڑی لہجہ کیون نہ ہو
 شرمی میں جسکی ہو گئی بازار شیریں کی
 لب لہجہ کوئی دیکھے سنے ہاتھ کوئی اسکی
 وہ ہیں کیون نہ ہو مجھ سے ملا جو نہیں

تراپ انکار رکھتا تھا سار و جید و شخص
 وہ کیون دیتا ہے قوی قوی اسکی اجہا

ہجر نے تن کو ناتوان کیا
 ایک عالم کو بد گمان کیا
 عشق میں سب کا امتحان کیا
 تازہ ہم نے یہ داستان کیا
 حال دل میں نے جہان کیا
 کیا رونق کو درمیان کیا
 پیر کو جسپہ مہربان کیا
 جسکو رسم شمع دو دمان کیا
 از زمین تا آسمان کیا
 حسنے مطلوب اک جہان کیا

عشق نے دل کو نو جوان کیا
 پیر می الفت نے ہم سے لے پایا
 پھر گئے ہم سے آشنا سے قدیم
 قصہ عشق سب گئے تھے بھول
 آؤر گیا تنکے ہوش ناصح کا
 پھیر لیتا میں اوس صدم سے صدم
 کہتے اوس طفل کو جوان طالع
 کو چہنیوں کو کیا قدر اسکی
 نامور جب کو ہم بصد خو خوبی
 کیا عجب ہے وہ طالب اسکا ہو

دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح

تراپ انکار رکھتا تھا سار و جید و شخص
 وہ کیون دیتا ہے قوی قوی اسکی اجہا

دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح
 دل میں اس کا زلف لہو کی طرح

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ریف
 خورشیدی کامل
 صبر سے بھی زیادہ صبر
 خوب تہائی کامل
 شائے کو زلف
 دل

دستگیر و اسیر شد یک سوار سردار
آن بزرگواران فتنه سیاه کا
خاک آلودگی علی گنجی ایستاد
نوازدت بهار سودا

وصل میں لڑتے دیدار سے سونے نہ کیا
 ناکہ بلبیل طستہ ار سے سونے نہ کیا
 یار کے ناز بھر سے پیار سے سونے نہ کیا
 عمر بھر بھوکو پیار سے سونے نہ کیا
 ایک پل ویدہ خورشید سے سونے نہ کیا
 لبش مرغ گرفتار سے سونے نہ کیا
 تیری زنجیر کی تھکائی سے سونے نہ کیا
 گورن بچہ وہ ستر کا رے سے سونے نہ کیا

ہفتچہرین پہ کو غم یار نے سوئے نہ دیا
رات گلشن میں وہ کلفا ہم چشت باغ میں
بعد مدت مری کل وصل قریب نہ کی
درد و دوسو نہ لگی آنکھ مری ہا سے بھی
سوئی جاری ہوئی طوفان کیا آنکھوں کی
جاگتو جاگتو آنکھیں ہو چیں یاد کی لال
قیس سے کہیو کہ چہین رہی اسی رات
تھان کنو ابے عاشق کو بے کفنایا

یہ سب کے سب
نے سونے

حال میں رو دیکھتے چھٹک گیا
 آہ کرتے کرتے سینہ بک گیا
 کہتے کہتے حال اپنا تھا گیا
 دوہی سا غریب تو ایسا چھٹک گیا
 آپ سے اکدن زمین ٹانگ گیا
 ٹوٹ میرا شیشہ عینک گیا
 اتحاد بھی دھک گیا
 بار و کچھ دل میں تو اس کے شک گیا

کل بیان ناصح بہت تک جھجک گیا
 سہمے سہمے غم تو دل سے کہنے لگا
 اک سخن کی سب سے شہنائی کی
 ساتی اپنی آنکھ دکھلا کے نگہ
 لینچ کے دل بیگیا مجھ کو بزدل
 بڑ گیا آنکھو میں کیا اوس خاکا بال
 ل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا
 لگمان مجھ سے ہوا کیون اس قدر

[illegible]

[illegible]

سودا کی کوہا پن دیوسہ اٹھا کٹا	سودا کی کیون ایسے بنیے کے کچھ
--------------------------------	-------------------------------

۲۱۵
بهدم قراب کاسیم الفست مین درویدل
بهران مین سوز و حسرت و شست مین بار سوزا

<p> او سکی گویا بی کا کل پہنے تماشا دیکھا کیا میسائی کا کل پہنے تماشا دیکھا تیری دانائی کا کل پہنے تماشا دیکھا دلکی بینائی کا کل پہنے تماشا دیکھا شمع ترسائی کا پہنے تماشا دیکھا لیس صحرائی کا کل پہنے تماشا دیکھا تیری مولائی کا کل پہنے تماشا دیکھا </p>	<p> سخن آرائی کا کل پہنے تماشا دیکھا مرد جوئی و ٹھٹھو تھی جسوقت ہ کتا تھا کتم ناصحا سامع اس کے نرم ہوش و حواس خوش ہوا دیکھ کے متاب کج و صحو سحر جبین تھا کفر پھر اکاذیب و زنا پر پڑا دلکی وحشت ہو تھا ایک جگہ او سکو قرار مئی نہ دنیا کے لیے بندگی مولاجش </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۱۶
آج اودھ صبح نہیں کرتا ہی کوئی شخص تراب
جسکی امرا کی کا کل بیٹے تماشا دیکھا

<p> جب سے غیر وکلو اسنے ساتھ کھا آپ ہنستا رہا رقیبوں سے خوب آغاز خط تلک ہم پر دل گیا ہاتھ سے مرے ہیہات </p>	<p> کچھ بار دوسرے التفات رکھا ہنکورتا شام راست رکھا سہ پایہ مکا تباہ رکھا ہاتھ میرا اسکے جب مین ہاتھ رکھا </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق میں کیا ثواب کو حق نے	
عقل سے حیلہ نجات رکھا	

[Faint handwritten text from another page or bleed-through]

تراباں کا قصہ
دور درازستان

تراباں کا قصہ
دور درازستان

نرگھی اوسو میری چشم تر پرین اک دن
نہوگی و ان قد رنگا کی لے کا فریجے ہرگز
جب آہنگا برائے سیر گل ہ گلبن سرا
یہ نیت ہ مری و بدن نزار و جان لو رنگا
اوسو تر سیر کیا ہوں اوسو تقدیر کنتی ہے
نک عاشق کو تیج ہرے گھاٹ خرابے ڈر

۲۲۰
نہ مجھوں سے ہوا ہوگا تحمل جب مرین اتنا
تراباں اوسکی جدائی من جو غم بنے سہا ہوگا

پھر کچھ اندیشہ خیزان نہ رہا
باغ میں تیرے ڈیرے ملے صبیاد
کیا شہزادین چمن گیا برابر
وہ تلون مزاج ہے ایسا
جب تک زر سے ہاتھ کینچھ رکھا
پانوں چوے ایر کے گئے
گھر سے آیا کئی مہینے کے بعد
اس طرح کہتے ایسے گھر کو بسا
مسجد و دیرو صومعہ و کعبہ
یا نے مجھ کو آب ہے یاد کیا

دل سے جب شوق بوستان نہ رہا
ایک بابل کا آشیان نہ رہا
غنچہ و گل سے کچھ نشان نہ رہا
ایک دن ہر پہر مسرمان نہ رہا
پاے پوس اپنا اک زمان نہ رہا
جب تلک دست زرفشان نہ رہا
چار دن بھی مرے یہاں نہ رہا
یار اک دن بھی ہو جہان نہ رہا
سب کیمین وہ رہا کسان نہ رہا
پاس جیب اور قصہ خوان نہ رہا

دلیف لعل
دور درازستان

دور درازستان
دور درازستان

دور درازستان
دور درازستان

و اقیانی جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

سے کسب نہ جسکا باتوں میں لہجہ رکھنا
 خوب نفس خد احاطہ یہ سحر نہیں کیا ہے
 کوئی سے کہو کہے چوٹی دگنڈھا کے
 خود بیٹھے رہا گھر میں اور تپہ ستم یہ ہے
 کچھ لاؤ نعم اوس سے کہتا نہیں کیا کیسے
 کالی بھی ندی جسے عاشق کو کہیں اپنے
 ستا وہ یہاں آئے ستا اور کو موت لاد
 ہے اب تو یہی دلین دیر ہو جو کوئی چاہے

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

جب برین تراپیشی بیٹھے وہ بت دیجو
 کیا دل کو مناسب سے پہلو میں چھپا رکھنا

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

گلہ سون نے قفس سے ذوق کیا
 تریوں کے گلے میں طوق کیا
 کیا اداؤں سے جوق جوق کیا
 حق نے خوبی میں تجھ کو فوق کیا

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

عشق میں کسو سے تراب اتنا
 تو نے پیدا جو ذوق شوق کیا

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

سکھاؤں جو کوئی کیسے تباہ جس قدر ہو
 جو گل سے ملے بیٹھا اوس میں خوشبو کا اثر ہو

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں
 جہاں میں ہے جو کوئی چاہے دل دے پھر پھر
 وہاں کی باتیں کہیں نہ کہیں کہیں نہ کہیں

سکھنے کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے
جو دنیا کی باتیں سن کر دل میں
جھجک اٹھتی ہے اور دل میں
سکھنے کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے

جو دنیا کی باتیں سن کر
دل میں جھجک اٹھتی ہے
اور دل میں سکھنے کے لئے
دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے

دل کی حالت دیکھ کر
دل میں جھجک اٹھتی ہے
اور دل میں سکھنے کے لئے
دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے

دل کی حالت دیکھ کر
دل میں جھجک اٹھتی ہے
اور دل میں سکھنے کے لئے
دنیا کو چھوڑ دینا چاہیے

۲۲۴
ساتنے میرے تراب اوس کی کتھن میں سب
بیدل ایسا نہ کوئی ہو دے نہ دلجو ایسا

نہ پروانہ ہوں شمع ابھرنے کا مسلمان تو میں کہتا ہوں مانو وہ گورے منہ کے آگے ہو گیا خار کرے ہے یاد میری شہبازی مرا دل جانے یا دل اوس کا جانے مرا دامن ہے ترانسو سو ست کہ کہا بس گر لگی دل پر مرے چوٹ انار بیک ایک بولا ایک اتنا حق	نہ دیوانہ ہوں بلبیل سپاچن کا میں آشفستہ ہوں طفل ابرہن کا جو گل پھولا چمن میں یا سن کا تے سے ہے جب وہ قصہ نلدن کا کون کس سے میں اپنا بھینن کا بڑھتا ہے پاٹ کیا لنگ جمن کا جو میں ٹھنکا مری سمن کا منکا پڑا دونوں میں قصہ من کا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۲۵
تراب اوس سے اتنا سرزد کمان ہو
جو افسر ہو شریعت کے تن کا

کچھ نہیں اعتبار دنیا کا نہ کھا دے خدا کی مسکند حق تعالیٰ نے او سپہن کسی مرد دیندار کو کیا بے خوش وہ سب کے نظر فقر اس کے خار لگتا ہے اونکی آنکھوں میں	ہیچ ہے کار و بار دنیا کا روسیہ تا بکار دنیا کا ہو نہ کوئی دوستدار دنیا کا وارثا پائدار دنیا کا سر پہ ہونے کے بار دنیا کا سب یہ باغ و بہار دنیا کا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۲۶
کوئی اداس کو آدھرا لایا ہوتا
نہا احوال دیکھ کر اس کا دل
میرا پیغام ہو گیا ہوتا ہوتا
دل

شکل اپنی آیت میں دیکھئے منقون ہوا
آئی یون بی پناہ دہی یون جو یون ہوا
پھیرے گا کہنے سے منقون یون ہوا
اصل سے کی تو ش ہوا کی ہوا یون
سر دین یا یون شائی سے غسانین
صوبت فو یون بن کر قائم یون ہوا
کیفیت دسا کی جو چھوٹ کر دھون ہوا
پہا ان

نشد ترا ب
روایت
سقطت چون گاوین
در دودل
سیاه باده
نشد ترا ب
روایت
سقطت چون گاوین
در دودل
سیاه باده
نشد ترا ب
روایت
سقطت چون گاوین
در دودل
سیاه باده

[illegible]

مجلس

مجلس

چو عاشق کو غیبِ دنیا یا تو کیا
 اگر بختِ پیوستہ دیکھا یا تو کیا
 اس سحرِ کونے اور سے چھٹے چروالا
 جس سے تیرا دل چھوٹا یا تو کیا
 مجھ پر پیکرِ بے دلِ نادان کا کشتیا
 مرا جی اگر تیرا کلاما یا تو کیا
 بچن

میں گیا تھلا ملاست کا تراب
عشق کے پھٹے پھین جب سے پر گیا

خوش یہ مژدہ منکے میرا دل ہوا کیا ہوا پڑ گئے اوس سے جدا وہ تو دل بسکہ بنا محبوب خلن لوگ کہتے تھے سیماد م سے لے شجابل پر ترے قربان میں کس طرح کیے نہیں توجہ امتا	چہین سکھ سے اپنے گھر داخل ہوا وہ تو اپنے یار سے واصل ہوا بھکھو بیدل بنکے کیا حاصل ہوا اپنے عاشق کا وہی تامل ہوا مجھ سے کہتا ہے تو کب گھائل ہوا دل تو میرے ماتھے سے بسل ہوا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چہین دل سے اور گئی کو سون تراب
دور دو پاسے جواک منزل ہوا

جس طرح دیوانہ لے دل تو ہوا عشق میں جسکے گیا میں سکو بھول چمیرنے میں سب داناہ جاسکے جس سے میں کو رو کو یہ کستا ہو چکا پھنس گیا دل تزلزل میں اک شوٹکے دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کس پھنس کے وہ مجھ سے یہی کستا ہوا عشق میں جیسا تو بیدل ہو تراب	جنون ایسا کم کوئی عامل ہوا یار سے میرے وہ کیوں غافل ہوا راہ چلنا مجھ پر اب مشکل ہوا فقر میں ایسا میں نامتابل ہوا پی کے جام عشق لا بقتل ہوا باوجود علم یوں جاہل ہوا تو تو اپنے فن میں اب کامل ہوا جگ میں ایسا کون صاحب دل ہوا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں گیا تھلا ملاست کا تراب
عشق کے پھٹے پھین جب سے پر گیا

چہین دل سے اور گئی کو سون تراب
دور دو پاسے جواک منزل ہوا

میں گیا تھلا ملاست کا تراب
عشق کے پھٹے پھین جب سے پر گیا



کون نہ دلا ہے نعمت
 دیکھو یہ کون ہے نعمت
 کون نہ دلا ہے نعمت
 دیکھو یہ کون ہے نعمت

[Faint handwritten text, likely bleed-through from the reverse side.]

جس کو حق نے کیا ہے سیف زبان	اما تعجبین کیون کہے وہ کرب اور
-----------------------------	--------------------------------

۱۵

جائے ہیں اہل حق تراب جہان
بمجاگئے ہیں دہانے بھوت و پریت

و وہی دیتے ہیں تم پہ جان بہت
 چشم تر ہونے خشک تمہندی سانس
 کس سے کہتے یہ کون سنتا ہے
 ہم سے نامہ زبان سب سے ہمیں
 جسکو پاتے ہیں عاشق صادق
 رورہ شوق طعنت آفت ہے
 دیکھ کے کوچے میں لوہے میں پڑے
 پھر نہیں ہے فقیر کو کستی

۱۶

مہر ہے ہم چاہتے تھے ترابِ جان
حق نے ہمو دیے مکانِ بہت

<p>ہر کو دیدار سے نعمت او سلو مشک تنہا سے نعمت تندرستی ہزار ہوں نعمت صحبت یار غار سے نعمت فقر بے اخطار ہوں نعمت</p>	<p>بلبلوں کو بہار سے نعمت حسنے پائی نزل لطف یار کی بو نذر صحت مرلیض سے پوچھو کہ مین سکھ ہو جو یار ہو ساتھ اس سے کیسے مزہ فقیر ہی کا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دولت و در قضاوت شریف بی ادبی است
 چهره و باطن از دریا فروزند و در
 فوج و گوناگون در هر یک از این
 نانی شریف بی ادبی است و در
 جسطح و در هر یک از این
 در هر یک از این

[illegible]

بظن جان لایق
 ملنے اسکے اور جاگیر
 جسکو پوسنے کو
 خدایا کی بارین
 دین کی پادشاهی
 جانب مشرق
 دین کو کویا
 عانی
 عانی
 عانی

عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک

عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک

پے شرب گئے گلال منہ پر واہ
بہار آئی قباز رویار نے ہنسی
وہ لال مجھ کو دکھاتا ہی کیا سنگار بست
پیرنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار بست

۲۶
وہ زرد مٹی سے پہنے ہوئے خرقہ رنگین
لگا ترا اب یہ کیا گرد اور غبار بست

پھر گئی آنکھ میں کس لال سے کی صورت
کس طرح کپڑوں میں آج جو نٹھن آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندھا ہوا
کیون وہ نوشہر کی طرے رخ کر کے عالم
کیون عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے پارو
کیا سہرا پاؤہ نزا کے ہوا پھر چوڑی
لے بنی شرم نگر جھانک لے گئے گھٹکے ذرا
پانچ میں دیکھ کے کوئی اس کی شہانی رفتہ
ہاتھ میں چھوئی لہو باندھی کر میں جہر
یا تھمائی کا فلم ہو جو لکھے اس کی شبیہ

بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت
بہر گئی دل میں جو حال بنو کی صورت

۲۷
رنگ روپ کا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ ترا اب
کرتی ہے مجھ کو تو پا مال ہے کی صورت

وہ تو کرتا ہی چپکے صبر پر چوٹ
ناصحا کیوں او دھڑ بھر دیکھوں
کھلتا ہی شکار پر دے کی اوٹ
ہو گیا دل تو او سگور دیکھ کے ٹوٹ

عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک

عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
عشق کا بارگاہ سے افسوسناک
سہ پہر سے بھر جی جگڑی
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک
میں تیرے بارگاہ سے افسوسناک

شراب آنی گل من کیلک مچکو دیکھا ہو
 بہت تم آجکل میری طرف سے ہو کیا باعث

یار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہو عیشت
 چند گز ثوب کفن قبر میں لجا تا ہے
 قبر کو واسطے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
 کس قدر کھاؤ گی خوشخو رہیں کیا پاؤ گی
 گنج قارون کا نہ کام آیا گناخت نری
 جو مقدر ہو ملیگا وہی بسعی و تلاش
 زندگی تھوڑی ہی ہو کیا جاگتے ہو
 جسکی صحبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حقے سوا
 خلق سے تجھ کو تراب اتنی محبت ہو

خفا ہے ہر طرح وہ تند خو آج
 وہ بیٹھا ہے غضب تیر ہی چڑھالے
 عیشت غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو
 بہار آئی کہ یار آیا چمن میں
 صبا ست کر بر لیشان زلف کربال

نچاے کوئی اور سکے رو برو آج
 خدا عاشق کی رکھے آبرو آج
 سنی ہو سنے اوسکی گفتگو آج
 گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج
 پھنسا ہو دل مرایاں سو ہو آج

طلب یم و زور خواہش دولت عیشت
 تو نشے خانی میں یہ پشاک کی کثرت عیشت
 یہ زمیندار سی و تعمیر عبارت ہو عیشت
 نان و جلوس کی طبع بہر ملاوت عیشت
 مال اسباب بہت حشرت شکوت عیشت
 روز و شب و غنہ و فکر معیشت عیشت
 اس قدر طول عمل موت شغل عیشت
 دور رہنا بھلا اوس سے کہ صحبت عیشت

شراب آنی گل من کیلک مچکو دیکھا ہو
 بہت تم آجکل میری طرف سے ہو کیا باعث

یار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہو عیشت
 چند گز ثوب کفن قبر میں لجا تا ہے
 قبر کو واسطے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
 کس قدر کھاؤ گی خوشخو رہیں کیا پاؤ گی
 گنج قارون کا نہ کام آیا گناخت نری
 جو مقدر ہو ملیگا وہی بسعی و تلاش
 زندگی تھوڑی ہی ہو کیا جاگتے ہو
 جسکی صحبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حقے سوا
 خلق سے تجھ کو تراب اتنی محبت ہو

خفا ہے ہر طرح وہ تند خو آج
 وہ بیٹھا ہے غضب تیر ہی چڑھالے
 عیشت غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو
 بہار آئی کہ یار آیا چمن میں
 صبا ست کر بر لیشان زلف کربال

نچاے کوئی اور سکے رو برو آج
 خدا عاشق کی رکھے آبرو آج
 سنی ہو سنے اوسکی گفتگو آج
 گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج
 پھنسا ہو دل مرایاں سو ہو آج

دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 دین کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے

ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے
 ہر شے کے لئے ہر شے قربان کر دیتی ہے

حسن میں کیا شہرہ بازار ہو وہ بھی تراب
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر
 عیش نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر

بیمار محبت کی دوا وصل ہے یا صبر
 روئے نہ اگر ہجر میں عاشق تو کرے کیا
 کچھ پوچھو نہ احوال وہ جس نے سدھارا
 دل کیوں نہ ہو تو اس کو آرام نہیں پاس
 سننا ہوں کہیں اس نے بھی اب تک لگائی
 چاہوں تو سزا دوں اور چاہوں تو عوض لوں
 تنگی میں جو صابر ہو تو حاصل ہو کشمکش
 ہر آن کو دین سے جسکی وہ کرے شکر
 کچھ پوچھو نہ احوال وہ جس نے سدھارا
 دل کیوں نہ ہو تو اس کو آرام نہیں پاس
 سننا ہوں کہیں اس نے بھی اب تک لگائی
 چاہوں تو سزا دوں اور چاہوں تو عوض لوں
 تنگی میں جو صابر ہو تو حاصل ہو کشمکش
 ہر آن کو دین سے جسکی وہ کرے شکر

کیونکہ تراب اسکی محبت میں ہو مضطر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر
 انصاف کر دیا رکھنا عشق کچھ صبر

ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ

سادہ روی کی تری کی تری کی تری
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ

دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ

دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ
 ترے کشتے کی خاک ہر اکہم
 دیکھ لے اوس میں کسکی ہو تصویر
 مجھ کو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
 گھر میں رہنے کی کرتے ہو تہہ

جہاں کو پہنچا نہ ہو تو نہایت
 سے شادمانی سے نہایت
 سے شادمانی سے نہایت
 سے شادمانی سے نہایت

منہ سے جو مرے نکلے ابھی از حقیقت
 کس طرح تراب اور سکو مٹا کر اپنا
 جو آفت دین فتنہ ایمان ہو کا سر

خسے دیکھی نہو بتابی سیاب کی سیر
 رور و نکسین سی کوئی نہو نہیں دیکھا میں
 سب گل بوڑی چمن کے اوسے لگتے میں خار
 خود فراموش تھی ہر چند زینا غم میں
 آئینہ دیکھ کر کل اوسے کہا ارسند
 سرخ گہرہ کا عجب رنگ تھا گوہر مکہ پر
 دور باطل نہیں گر چرخ فلک کو کیسے
 اہل قبلہ کو چاہو اوسے چاہو کا فر

عشق میں کہبت پنجابی کے روتا ہوا تراب
 دیکھ لے آکھتے اوسکی کوئی پنجاب کی سیر

کٹھری دولت کی کھری جسے برسی سیر
 کل تھا چیرے پر جو سرج مرصع باہر
 حشر میں ہو گا وہی عرش کے سا کو تلے
 دل کا دیوانہ بنا دیکھ کر کہنے میں سمجھی
 کچھ بھی ہے عشق سے یان جسکو ستر کا ریزا

کچھ خبر اوسکو نہیں موت کھری ہے سیر
 آج دیکھا اوسے اک بگڑی ستری ہو سیر
 جسکو سایہ نہیں یان کوئی گھری ہو سیر
 کیا بلا کون بری اسکے چڑھی ہو سیر
 اوسے سو طرح بلا ٹوٹ پڑی ہو سیر

عشق میں دیکھے وہ میر دل مٹا گیا
 دیکھنے جاتا ہے وہ کشتی غرقاب کی سیر
 خسے دیکھی ہے تری چکن خواب کی سیر
 یاد یوسف تھی وہی اوسکو وہی خواب کی سیر
 بار کا اللہ عجب ہوتی ہو تراب کی سیر
 تھے غضب سپر سیر کا کل تراب کی سیر
 دیکھلو ہوتی ہو کیا گردش دولا کی سیر
 دلو بھاتی ہو بہت ابرو تراب کی سیر

روایت کا مہل
 دیکھ لے آکھتے اوسکی کوئی پنجاب کی سیر
 کچھ خبر اوسکو نہیں موت کھری ہے سیر
 آج دیکھا اوسے اک بگڑی ستری ہو سیر
 جسکو سایہ نہیں یان کوئی گھری ہو سیر
 کیا بلا کون بری اسکے چڑھی ہو سیر
 اوسے سو طرح بلا ٹوٹ پڑی ہو سیر

دیکھ لے آکھتے اوسکی کوئی پنجاب کی سیر
 کچھ خبر اوسکو نہیں موت کھری ہے سیر
 آج دیکھا اوسے اک بگڑی ستری ہو سیر
 جسکو سایہ نہیں یان کوئی گھری ہو سیر
 کیا بلا کون بری اسکے چڑھی ہو سیر
 اوسے سو طرح بلا ٹوٹ پڑی ہو سیر

۸۴
 ہر شے کو اپنے حق میں لے کر آئے ہیں
 ہر شے کو اپنے حق میں لے کر آئے ہیں
 ہر شے کو اپنے حق میں لے کر آئے ہیں
 ہر شے کو اپنے حق میں لے کر آئے ہیں

جو کسی بندہ میں ایسی تو کیفیت ہے
 نام لیا اپنی حرکت سے نمونہ نام کیون
 چوٹی تو کوئی پیر نسو دغا کرتے ہیں گ
 دن قیامت کی قریب آئے زمانہ بد لگا

کیا کوئی بندہ ایسی تو کیفیت ہے
 نام لیا اپنی حرکت سے نمونہ نام کیون
 چوٹی تو کوئی پیر نسو دغا کرتے ہیں گ
 دن قیامت کی قریب آئے زمانہ بد لگا

کچھ عزت میں تراب اب ٹھہر رہا ہے الگ
 سے ترام شد نگہبان ہے ترا اللہ بار

کہیں تو خار سے ہم کہیں ہوئے گلزار
 کوئی تو نہ دیکھیں ہو جتنا ہے کوئی زاہد
 کوئی تو دیکھ کے ہلکا نظر کرتا ہے
 کہیں تو پیر میخان میں کہیں میں شیخ حرم
 کوئی ہو جسے مخالف کوئی موافق ہے
 حقیقت اپنی کہوں کس کو کون بھی ہے

کہیں تو خار سے ہم کہیں ہوئے گلزار
 کوئی تو نہ دیکھیں ہو جتنا ہے کوئی زاہد
 کوئی تو دیکھ کے ہلکا نظر کرتا ہے
 کہیں تو پیر میخان میں کہیں میں شیخ حرم
 کوئی ہو جسے مخالف کوئی موافق ہے
 حقیقت اپنی کہوں کس کو کون بھی ہے

تراب آگے نکلے کہ جو کچھ کہا سو کہا
 زیادہ کہنے کے لائق نہیں ہو یہ اسرار

کہیں نکلتی ترافت کی مشیم سے صمد مارا
 زکریا دیکھتی ہو کہیں تو انکھیں بھیا
 اٹھتے ہی تیری ہو جسکا گریبان تار مار
 چھتے ہیں جسکی قرہ سول میں سر خار

کہیں نکلتی ترافت کی مشیم سے صمد مارا
 زکریا دیکھتی ہو کہیں تو انکھیں بھیا
 اٹھتے ہی تیری ہو جسکا گریبان تار مار
 چھتے ہیں جسکی قرہ سول میں سر خار

کہیں نکلتی ترافت کی مشیم سے صمد مارا
 زکریا دیکھتی ہو کہیں تو انکھیں بھیا
 اٹھتے ہی تیری ہو جسکا گریبان تار مار
 چھتے ہیں جسکی قرہ سول میں سر خار

چند روز پہلے ایک شخص نے میری خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔

۱۵۔ مرے منصوبہ کو ظالم نے سولی پر لٹا دیا۔
تراب انروز و دن چھپ رہی پریشان طرہی
تو دیوانہ ہوا سے کیا کسی دلف پریشان پر
نجاؤ دربر یار و نچھوڑو داستان پر
عقیدت گر نور رخ جوت گز صاوق
نجانے اور کوہ گز زیادہ انہو شد سے
رکھو شد کو راضی تم اٹھائیں ہر سکی گم
نرکھو غیر سے امید یک در گم حکم گیر
انر صحبت کیا ہو دگر می ارشاد کیا تیر
کہ ہر راہ و ادوات میں ہی سے تقصیر
نہائے حق اگر چاہو تو ہر اسکی ہی تیر

۱۶۔ چون دیکھے سے غلین تصویر سے نہ تو سکین
تراب او سکود و اہو پاس کمی ہر کی تصویر
ہو گئے کتنے جان سے باہر
حسن میں او سکود کوئی نہیں لگتا
وصف او سکامین کیا کہوں صبح
باز آیا میں تجھ سے ظالم
دور دیکھ صورت صبا و
عشق کی بات یار و جبین رکھو
چراولٹ کر وہ گھر نہ آوے گا
کیا میں او سکافشان تباراؤن
بالیقین تراب سب میں وہ
وہ نہ نکلا مکان سے باہر
ہے وہ ساری جان سے باہر
وہ تو ہے کچھ بیان سے باہر
تیغ مست کر میان سے باہر
آئے مرغ آشیان سے باہر
مست نکالو زبان سے باہر
تیر موجب کمان سے باہر
نئے نشان ہے نشان سے باہر
ہے جو وہم و گمان سے باہر

دیکھو سا تیغ زنجی کی سار
ان کوئی دیکھتا جانی نہ تھی کھنکھان کی ہمار
لوہی ہر وہ ماہ طلعت سے
مٹی ہر دلف پریشانی کی ہمار

و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز

صید کر کے نہ کہہ خدا جاسے بواتا سب نہیں کسی سے منم چاہ تو بون کی کچھ گناہ نہیں ایک پتوں نے او سکی کام کیا جہد سے اپنی گروہ پھر آسے شمع سے جو گرم صحبت سے ہے تو نے رسوا کیا مجھے ایسا اگر دے جسکے آگے دولت سب	یہ دل مبتلا ہے یا چنبر یہ بت غنچہ لب سے یا تصویر عشق کہتے ہیں او سکویا تقسیم سحر کیے چھو او سکویا تاشیر او سکویا تیر کیے یا تقصیر ہے وہ زلف سیاہ یا گلیگر ہے یہ انعام عشق یا سیر یار کی خاک پاس ہے یا اسیر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز

دل میں پھر در عشق او ٹھٹھا ہے سنے خبر جلد سے تراپت کی پسر	۱۲۲
--------------------------------------------------------------	-----

نہ عاشق پر بہت جور و ستم کر بہت روا ہوا یاری میں تیری تو اپنے بید لون پر لے سیما نہ او نکو دیکھ کے محبوب ہو جا ہر ہی شاخ او سے گل کی کاٹ دے پھر اب تک نہ گھر سے بارے ہے ترے صدقہ میں لے اخبار دے کہان تک ہجر میں غلگین سے دل	لگا لے اپنی جھاتی سے کرم کر تو خاطر او سکی مت غیرو سے کرم کر دعا سے قسم باؤں ہند دم کر نہ اپنی عاشقی میں ہنسم کر تو بیل ہاتھ مالی کے قتل کر گیا تھا مجھ سے کیا قول قسم کر یہ غفلت او سکی پرچہ میں قسم کر اتنی دے میرے دور قسم کر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز

و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز
 و این صحرای بیخود و بیخیز

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے

اگر کہہ دے جو قیل و قال کرے سر پہ پہچان سے اوسکو نسبت کیا بچہ و مشاطہ سانپ کا لے سے وہ مجھے جان کے بھٹاتا ہے	دلف کے دور اور سلسل پر ہے بہستان محض سنبل پر ہاتھ رکھو سنبھل کے کاکل پر کیا کہوں یار کے تجھ اہل پر آفسرین دل ترے تجھ پر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس سے کیا ہو تراب فکر ساش
 جسکی گذران ہو تو کل پر

جسکا اقبال ہو تنزل پر اوس سے کیا بند و بست ملک کا ہو ہو گئے کتنے تیرے دست نگر محتب سنے لوٹ پوٹ ہوا راہ کیا کیا سنگار کرتا ہے دیکھتے دریا پہ چانی کی سیر	دہ چڑھے فوج لیکے کابل پر ہے جو منہ نشین تغافل پر ساقیا ایک ساغسر کل پر وجد آیا صدائے قلقل پر غش ہون میں یار کے تجھ پر یار آئے جو راست کو پیل پر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں تو صدق ہوں جان دل سو تراب
 جسدر شہوار ڈلڈل پر

ترابو گھر گھریف سدھانور گھر گھریف بڑا گھر گھریف سدھانور گھر گھریف بڑا گھر گھریف سدھانور گھر گھریف	دراغ کیسا ہوا میں پریمو راتاشا تو گھر بڑا گھر گھریف سدھانور گھر گھریف بڑا گھر گھریف سدھانور گھر گھریف
---------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ سنا ہے

مست کو جسے کوئی یار کے جانز کی خبر
 نہیں آرا مگر کیا دل سے نکل عشق میں آہ
 تھاں مجھوں سے خبر کی نہ کجھو میلی نے
 دیکھا رات ہی چوٹ نہ کہ کان پہ ہاتھ
 اور یہ تو کلمہ ابھی شہس گئے میں جسکے
 سبے وہ لان کما کان نہ آیا نہ گیا

میں سے خوب اور سننے پر ہی یا اور فراموشی سے اس پر
سے فقط اس کو مری یا دیکھنا سننے کی خبر

گوئی شہر نہیں شہر مدینہ کے برابر
جسے نبویؐ کی ہوجھنے سکونت
بیس مہارک میں ہوئی اسکی لاد
کہ آج کی کشتی تھی بڑی لبنی وچوری
تیس سے نہ کہی طور کی غفلت نصرت
میرا کرتا عرف چو ارباب ہوئے حضرت
اتھرو جسے خاک محمدؐ کے قدم کی
لے لے اسکی گل اندامی کی کیا بات

پھر عمر تراپ اوسکی اطاعت میں جو گذرے
پھر کو کوئی نعمت نہیں سینے کے برابر

مری صورت سے وہ بہتر ہے اب
نہیں نہیں کہ یہ کون اپنی جڑ
خدا جانے کہ اس کا کیا حکم
آپ ایسی دعا چھو جائے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ناصح زندہ عقل نصیحتیں ہی لایا جائے
ملاشتوں کا دل شہید قیامت افغانی ہے
میرزا

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

بد بھگت کو کہتا وہ اگر نیک سمجھتا میں غلیہ احوال سے ہوں تہ منصور ملاق نہیں منصور سولی کا ہوا حکم بالطبع مجھے بھاتی ہوا کہ شکل کروں کیا مجھ کو نہ کہ لیلی سے بدنام ہوا کیوں	منکر کا بھلا ہو کہ جہاں سے ہو لاچار مشاہد تو انظر حقیقت سے ہے لاچار مفتی تو یہاں امر شریعت ہو لاچار ہر نفس بشرانی طبیعت ہو لاچار رسوائی مقدر مہی وہ قسمت ہو لاچار
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہی	ان جس بت کافر سے ہر نفرت تجھے لازم وادھ تراب او سکی مجھ سے ہو لاچار
-----	------------------------------------------------------------------------

اوٹھاتے ہیں سب بچھڑے و گل کا بار سیر لفت تے کر دیا منہ کو لال بناوٹ کر کے کیا وہ نادرک بدن نہ مشاطہ کھول او سکے چوٹی کی بال وہ فرگس تو خود شرم سے چور ہے ہوئے فارغ البال ہے پی کے ہم جھکے کیوں نہ سوچ دو خم کھا کر لفت نہ کی یاد سیر ہی نہ گھر اوٹھتا	کسینے اوٹھایا نہ بے بس کا بار لطافت سے ہو گل پر سنبھل کا بار بدن پر ہوت جسکے تجھس کا بار نہ ڈال او سکی گردن پہ کاکل کا بار اوٹھے اوس سے کب نشہ تل کا بار دیا جمونک بھٹی میں فغل کا بار پڑا او سپرد ویر بسل کا بار سہا دل نے او سکے تناسل کا بار
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہی ہے تراب اپنا قسم لوکیل دھرا جسے ہر دم پر تو کل کا بار

لگا آگھ میں جسے دنیا کا تار مرہ سے ہو موتی پر وٹنے کا تار

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

اور دھرتی میں جس کی جڑیں زمین کے اندر گھس گئیں
 اور جس کی شاخیں آسمان کی طرف اُٹھیں
 اور جس کی پتلیاں ہوا میں پروں کی طرح اڑیں
 اور جس کی ہڈیاں زمین کی سطح پر پھیلیں

چھوڑ سکے وہ آستان باغ در بدر
طالب دنیا میں اس کو ہوا تو اس کو ہوا
پہلے توئی پر ہوا توئی پر ہوا
عشق میں مناسبت اس کو ہوا تو اس کو ہوا
نہایت اس کو ہوا تو اس کو ہوا
شک و گمان اس کو ہوا تو اس کو ہوا

۳۳۳
انحد کی سدا بہ گئی ہے کان میں جسکے
خوش آمدے تراب اس کو کمان صورت فرماہر

اودھر او سپہ نوجوانی کا زور مجھے عشق کرتا نہ اتنا ضعیف مری بیدی پر نہیں کچھ نگاہ گھٹا عشق میں دل صبر و ستار تو کب عذر میرا کرے گاتبول قیہون کو ناز و رکروں ابھی نچا چھوڑ کے مجھ کو دنا کہیں	اودھر محبت ہے ناتوانی کا زور نہوتا اگر طرقت ثانی کا زور دکھاتا ہے وہ دستاخی کا زور بڑھا حسن سے یار جانی کا زور ترے دل پہ ہے بدگمانی کا زور جو پاؤں تری مہربانی کا زور کہ ہے اشک جاری سیر پانی کا زور
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۳۵
تراب آرنی آرنی کے جادون گا
اودھر سے ہے گولن ترانی کا زور

آہست عاشقون سے ناد نکر اس قدر مجھ کو منتظر اپنا شع کی طرح مست جلا اور رولا جسکی خدمت سے عاقبت ہونچیر پیر کی بات مان اے لڑکے سر تو مجھ کے قدم پہ جھکا پاس یار و سنے آکھن مت جا	دعہ دور اور دراز نکر نہ کرے یار دل نواز نکر غصہ سے دل کو بہت گداز نکر اوسکی صحت سے احتراز نکر بہت دنیا کی حرص و آزار نکر سر کشی اوس سے لے آیا نکر ملکے عمروں کو سرفراز نکر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باز رفتہ رفتہ یار شمع کی
جھک رہی ہے شمع کی
باز رفتہ رفتہ یار شمع کی
جھک رہی ہے شمع کی
باز رفتہ رفتہ یار شمع کی
جھک رہی ہے شمع کی
باز رفتہ رفتہ یار شمع کی
جھک رہی ہے شمع کی

ازینجا که سبک دین نی است و نه سبک دنیا و نه سبک خلق
 و نه سبک مال و نه سبک بدن و نه سبک جان و نه سبک کمال
 و نه سبک شرف و نه سبک عزت و نه سبک جاه و نه سبک نام
 و نه سبک دولت و نه سبک بخت و نه سبک نصیب و نه سبک کسب
 و نه سبک کرم و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش

و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش

و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش

رقیبون کرم مجبور پرستم ہے نہ وہاں لاکر عشق کے دلکو روشناس لے کو کم از کم ملی وہ جانے تلافی کچھ نہیں ذات الشجین ترا دل ادس سے کیا کم ہے نظر وہی اول و ہی آخر ہے ہو ہو موافرا و کو ہی قیس و سستی شراب اپنا دہان بستر لگے گا	لگا دے سب پر اک ٹکس برابر ذرا چوٹی تو اپنی کس برابر جسے ہو صوف اور اطللس برابر درخت کہہ و نور سس برابر کوئی پتھر نہیں پارس برابر نہ کوئے کس طرح سار سس برابر تما اور دن وین گوانکس برابر جہان ہوگی زمین چورس برابر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کرے عشق محو پر کب وہ ناز وہ کتا ہو میں تو ہوں تو ہوں میں کرم سے جو مولی کے ہو سر خرو عجویت انسان کا ہے کمال ہے وہ مرد و یوانہ یا ہے شعور تو ادس نا خدا کو کہہ با خدا	کہ اپنی فہر جاننا ہے ایاز کہے کس سے بند یہ مولی کار وہ عالم میں کیونکر ہو سہ فراز کہ حق بندگی کا ہو مجسمہ و نیاز ننونیک وید کا جسے ہست نیاز گنا ہوئے جس کا لدا ہو بسا
ترے کام سب بن پڑینگے تراب کہ در ویش کا ہے خدا کار ساز	ترے کام سب بن پڑینگے تراب کہ در ویش کا ہے خدا کار ساز

یے نیازی تو کریم سے کہا مان عزیزا
 اولواری پترے ہمتوہن قرمان شہر

و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش
 و نه سبک عفو و نه سبک بخشش و نه سبک عفو و نه سبک بخشش

کسی کی بات نہ کرے کہ کسی کی بات نہ کرے
 کسی کی بات نہ کرے کہ کسی کی بات نہ کرے
 کسی کی بات نہ کرے کہ کسی کی بات نہ کرے
 کسی کی بات نہ کرے کہ کسی کی بات نہ کرے

لو نہ خط کیلئے جان نہ کسی کیون چل
 دیکھو مر جھانک گل تابش غم شیدہ گل

دین دنیا سے غرض کچھ نہیں عاشق کو تراب
 ایک محشوق وہ رکھتا ہے دو عالم سے عزیز

امیر و نکو ہے گر میری پی ناز
 جو زلف سپہ میں ہوا ہے اسیر
 حکومت پہ ناز ان تھے جو اس قدر
 خدائے جسے پیر و مرشد کیا

مجھے دست بیچ اپنا کر لے تراب
 کروں میں تری دستگیری پہ ناز

حسں کرے کھٹکے اور جانی چند روز
 منہ دکھاتا ہو نہیں اندر ہی تر اغور
 چند روزہ ہی یہ تیر جس کا باغ و بہار
 اور گیا باد خستہ اس کی گنگ بو گلشن کا
 عشق تو میرے تھے ناز ان کیا ہی حسن پر
 مبتلا ہم ہو گئی تیرے قید بالا کو دیکھ
 داغ دے دے دل پہ میرے جس قدر منظر ہو
 بار جھسا ناقد و ان ہم کوئی پاپا نہیں

ہے یہ شوخی و امنگ نو جوانی چند روز
 بندہ مسکین ہے کر لوں ترانی چند روز
 ہے یہ گل خساری غنچہ دہانی چند روز
 لاو گل پر رہی بلبل دانی چند روز
 کرے مجھ سے بد نظمی و بد گمانی چند روز
 پر گئے ہم پر بلائی ناگمانی چند روز
 کچھ تو میرے پاس ہو تیر نشانی چند روز
 کبھی نے کی نہ میری تدر دانی چند روز

کھٹکے اور جانی چند روز
 منہ دکھاتا ہو نہیں اندر ہی تر اغور
 چند روزہ ہی یہ تیر جس کا باغ و بہار
 اور گیا باد خستہ اس کی گنگ بو گلشن کا
 عشق تو میرے تھے ناز ان کیا ہی حسن پر
 مبتلا ہم ہو گئی تیرے قید بالا کو دیکھ
 داغ دے دے دل پہ میرے جس قدر منظر ہو
 بار جھسا ناقد و ان ہم کوئی پاپا نہیں

ہے یہ شوخی و امنگ نو جوانی چند روز
 بندہ مسکین ہے کر لوں ترانی چند روز
 ہے یہ گل خساری غنچہ دہانی چند روز
 لاو گل پر رہی بلبل دانی چند روز
 کرے مجھ سے بد نظمی و بد گمانی چند روز
 پر گئے ہم پر بلائی ناگمانی چند روز
 کچھ تو میرے پاس ہو تیر نشانی چند روز
 کبھی نے کی نہ میری تدر دانی چند روز

کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے

کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے

گزشت اپنا کہا تمک میں کن تجھے آپ

دلین سین حملہ

حریص پھرتا ہو گا کتنا ک مثل گس
بندگی میں اس سے زیادہ ہو سود و نفع
غیر کے خطر کے بھی چین نہیں جا گدہ ہی
چاہو دریا پہ چلو چاہو ہوا پر جیون طہور
اختیار اوسکو رائے نام تہم ہے بلک
و غنیمت پر عزیز کو کوئی دم عاقل نہو

ہو کے قانع بیٹھ رہا اللہ بس باقی ہوس
ایک سنیان کر کوئی تو دان مجھ میں
اس قدر بارو گیا ہوا میرے دلیں بس
کچھ نہیں مشکل رہا صحت کردم گوس
فی الحقیقت ایک تہ بھی نہیں بیکار
یاد ہی میں اوسکی گزشت کا شرم ہوس

غصہ اگر ہے تو یہی پرانہ سالی میں تراب
حیف غفلت میں جا رہی کٹ گئی اتنی برس

نہو سے تم سے کبھی جہان سے اوداس
پھر اوداسا وہ کب لگا نے وہاں
کل سے کچھ اوری رنگ سے گل کا
جھانک تاک اس طرف نکڑیاد
دلیں سبک اوداسی پڑ جاے
یار و مجھ سے یہ کچھ نہ پوچھو تم
جسکے نزدیک کچھ نہیں دنیا

ہمیشہ اب ہونے والے اوداس
ہوے آزاد جس مکان سے اوداس
آج بلیں ہے ہوتا ہے اوداس
ہوئے ہیں مرغ آشیانے اوداس
شاہ ہوئے جو کچھ زیادے اوداس
دل مرا اب ہوا کہانے اوداس
وہ تو رہتا ہے اس جہان سے اوداس

کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے

کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے

کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے
کتابتیں و بیون سے

کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا
 کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا

کیا نام نہاد اور دھڑکی دھڑکی
 جھڑیل ارادہ میں جس مرشد کی طلب میں
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ہیں
 کوئی ہند کو آتی ہیں کوئی جاتی ہیں پاس

پایا ہے شراب اور سکو تو ہم گھڑی میں آئے
 کہتے ہیں جسے مرشد اللہ خدا رشتہ

جمع ہوئے ہیں میں اہل وجد گوئید و نگو کہ
 حکام و مخدوم کی کچھ تفرقہ تو چاہیے
 شیخ جی میں شان ہی تم جاہو ادا سطر
 منہ چھپاتی ہیں جہلو گھٹتے ہی دور سے
 جس طرح رقص من میں ہے میں زندہ و نگو کہ
 بیٹھ سکتے ہیں کہیں تو کہتے ہیں زندہ و نگو کہ
 جانیو لیکن سنجاب کیہ جو جہو کہ زندہ و نگو کہ
 جانیو جو جہو کہوں پھڑپھڑا شہر زندہ و نگو کہ

گور پر فقر کے جاتے ہیں موب ہو شراب
 دست بستہ جس طرح جائے کوئی زندہ و نگو کہ پاس

بہ طرح آنکھ لگی یار سے افسوس
 جی بھر کو حال اپنا دکھایا نہ کسی روز
 درو کسی شخص کو اللہ نہ دیوے
 عاشق پہ اثر کچھ نہ دعا ہو نہ دوا ہے
 کہتا تھا دم نزع کل اک بار کی در پر
 درجہ نہ شہادت کا ملا جان گئی ہفت
 بس کرستم امی بندہ خدا تو در در
 اساد سے یہ آمین نکالی ہے نرالی
 اسودگی آتی نہیں دیدہ آفسوس
 ارمان بھی گئے دلداری فوس
 کہتے ہیں ہی سب شہر پیار سے افسوس
 بہتتا نہیں کوئی عشق کے آزار فوس
 کرتے تھے سب سپرد درد کو آفسوس
 قاتل نے نہ مارا مجھے تلوار سے افسوس
 یہ حرف کہے کون شہر گار سے افسوس
 غم کہنے نہ پا دی کوئی غم دار سے افسوس

کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا
 کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا

کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا
 کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا

کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا
 کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا قصہ سوچا
 دل سے بہتوں کو میں نے سدا سوچا
 عشق کی دیر سے میں نے سدا سوچا
 لکھ بھلا سدا سوچا

بہارِ دل و دماغ کی خاطر میں ہر لمحہ غم سے لکھنؤ سلسلہ از حق سید عطاء اللہ علیہ السلام کی توفیق سے یہ مرقعہ تحریر ہوا ہے۔

درویش کو اللہ فرمایا قیامت میں کامل کے گرا پکو ناقص تو ہے کامل درویش کو کچھ کہہ نہ اگر ہو تو کچھ ہے ہو شاہ گردانی کر ہو بند زہی ہو سائل	اگر مانے نہ لائے کوئی طاقت درویش درویشی کا دعویٰ نہ ہو غفلت درویش سب سے تو ہی کہہ گوارا کہ حضرت درویش یہ شامت درویش ہو اور ذلت درویش
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر اسے تراب دسکی خدا حاجتیں ساری
ہر اسے جو کوئی صدق ہو اک حاجت درویش

اس نامی میں ہر شخص کو دنیا کی تلاش مالدار و نیکو زیادہ ہے طمع دنیا کی گرمی کا ٹھکانہ جو نیکو ہے مطلوب ہے خلعت فاخرہ لیلیٰ پہ سناوار ہے محکم کو ہر او دھرتی جو بارہ کشان مارتا ہو وہی عاشق کو جلاتا ہو وہی خورد پوش عمدہ نہیں او نیکو زیبا گدڑی شیش او سکو تہ کہہ پڑہ لبا شیش درویش اجنابین کوئی ہو گا طلب سے خالی راہ اللہ سے دُور دعوت ہمارا نہ کر	بہارِ دل و دماغ کی خاطر میں ہر لمحہ غم سے لکھنؤ سلسلہ از حق سید عطاء اللہ علیہ السلام کی توفیق سے یہ مرقعہ تحریر ہوا ہے۔
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نی حقیقت کہ یہ نفس کے بند ہو ہر تراب
بندہ حق ہو وہی جس کو ہر ہولی کی تلاش

جو کہ دہی کی پیمائش ہو
سنگدل ہو کہ دھیم ہو
یہ نص کی کہ بے چین ہو تو ہر نفس
خطین ہو کہ تو یوں بنادن خود
دل لگانا ہو غلامی کا شکر ہے تراب
صفیہ دل پر دہی ہو ہر نفس

پیران شاہ تراب
روایت
دل سے تھکا ہوا
سنانہ زاری کی اور تراب
بہارِ دل و دماغ کی خاطر میں ہر لمحہ غم سے لکھنؤ سلسلہ از حق سید عطاء اللہ علیہ السلام کی توفیق سے یہ مرقعہ تحریر ہوا ہے۔

کون احوال میں رہے ہو
کون احوال میں رہے ہو
کون احوال میں رہے ہو
کون احوال میں رہے ہو

دوست طرب و طرب
 کجاست جیسا کہ آئینہ میں ساج و گی سے
 خدا سے دوسری سے بسکو سن قاضی
 بیخ خوبو پیہل کھاسے نہ کون رقت
 بیخ اوسکا کھو لکر مرقعہ جو دیکھا
 صفائی سے مد ارسین عارض
 دوسری سے شان دار حسن عارض
 یہ کا فر تو ہے ہمارے حسن عارض
 ہوا عاشق نکار حسن عارض

تراپ اوس میں جو دیکھے جلیقہ حق
 نہو کیون کر نشا حسن عارض

اگر کچھ کہتا نہیں وہ بیوفا میری غرض
 ایک دل تھا سولیا اور کر دیا مجھ کو فتنہ
 جیتا لک و سپر نہ مینو دل دیا تھا خوب سا
 وہ نو ہو خود غرض دیکھو کچھ نہیں پو امری
 مجھ کو کہتا ہوں وہ دانا کجا صاحب غرض
 بیخ غرض جس طامین اوسکو پایا آشنا
 اسے اتوبات بھی میری نہیں کوئی پوچھا
 عشق نے محتاج مجھ کو کر دیا معشوق کا
 مجھ کو لاد دیا اوس گل غرض شکرنگ نامانی کو
 دل شکرنگ ہی کو کھدی ذرا چھاتی پہ ہاتھ
 آشنا اور کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 کیونکر کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 تب تک کہتا تھا البتہ ذرا میری غرض
 عشق میں کس طرح ہوا اوس سے روامیری غرض
 پھر خدا کی ایسے بندیر خدا میری غرض
 ہر گز نا آشنا سن آشنا میری غرض
 ایک دن کھتری تھے سب ہ وہ گدا میری غرض
 اور سی ہر گز نہیں اوسکے سوا میری غرض
 اس قدر ہی غم سے اسی بار صبا میری غرض
 کچھ تو نکلے ہاتھ سے اوسکی مہلا میری غرض

ہجرین مشکل مری آسان کر یا بو تراب
 ہر جی تجھ سے علی مشکلا میری غرض

کجاست جیسا کہ آئینہ میں ساج و گی سے
 خدا سے دوسری سے بسکو سن قاضی
 بیخ خوبو پیہل کھاسے نہ کون رقت
 بیخ اوسکا کھو لکر مرقعہ جو دیکھا
 صفائی سے مد ارسین عارض
 دوسری سے شان دار حسن عارض
 یہ کا فر تو ہے ہمارے حسن عارض
 ہوا عاشق نکار حسن عارض
 تراپ اوس میں جو دیکھے جلیقہ حق
 نہو کیون کر نشا حسن عارض
 اگر کچھ کہتا نہیں وہ بیوفا میری غرض
 ایک دل تھا سولیا اور کر دیا مجھ کو فتنہ
 جیتا لک و سپر نہ مینو دل دیا تھا خوب سا
 وہ نو ہو خود غرض دیکھو کچھ نہیں پو امری
 مجھ کو کہتا ہوں وہ دانا کجا صاحب غرض
 بیخ غرض جس طامین اوسکو پایا آشنا
 اسے اتوبات بھی میری نہیں کوئی پوچھا
 عشق نے محتاج مجھ کو کر دیا معشوق کا
 مجھ کو لاد دیا اوس گل غرض شکرنگ نامانی کو
 دل شکرنگ ہی کو کھدی ذرا چھاتی پہ ہاتھ
 آشنا اور کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 کیونکر کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 تب تک کہتا تھا البتہ ذرا میری غرض
 عشق میں کس طرح ہوا اوس سے روامیری غرض
 پھر خدا کی ایسے بندیر خدا میری غرض
 ہر گز نا آشنا سن آشنا میری غرض
 ایک دن کھتری تھے سب ہ وہ گدا میری غرض
 اور سی ہر گز نہیں اوسکے سوا میری غرض
 اس قدر ہی غم سے اسی بار صبا میری غرض
 کچھ تو نکلے ہاتھ سے اوسکی مہلا میری غرض
 ہجرین مشکل مری آسان کر یا بو تراب
 ہر جی تجھ سے علی مشکلا میری غرض

دوست طرب و طرب
 کجاست جیسا کہ آئینہ میں ساج و گی سے
 خدا سے دوسری سے بسکو سن قاضی
 بیخ خوبو پیہل کھاسے نہ کون رقت
 بیخ اوسکا کھو لکر مرقعہ جو دیکھا
 صفائی سے مد ارسین عارض
 دوسری سے شان دار حسن عارض
 یہ کا فر تو ہے ہمارے حسن عارض
 ہوا عاشق نکار حسن عارض
 تراپ اوس میں جو دیکھے جلیقہ حق
 نہو کیون کر نشا حسن عارض
 اگر کچھ کہتا نہیں وہ بیوفا میری غرض
 ایک دل تھا سولیا اور کر دیا مجھ کو فتنہ
 جیتا لک و سپر نہ مینو دل دیا تھا خوب سا
 وہ نو ہو خود غرض دیکھو کچھ نہیں پو امری
 مجھ کو کہتا ہوں وہ دانا کجا صاحب غرض
 بیخ غرض جس طامین اوسکو پایا آشنا
 اسے اتوبات بھی میری نہیں کوئی پوچھا
 عشق نے محتاج مجھ کو کر دیا معشوق کا
 مجھ کو لاد دیا اوس گل غرض شکرنگ نامانی کو
 دل شکرنگ ہی کو کھدی ذرا چھاتی پہ ہاتھ
 آشنا اور کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 کیونکر کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں کج ہوت ہیں
 تب تک کہتا تھا البتہ ذرا میری غرض
 عشق میں کس طرح ہوا اوس سے روامیری غرض
 پھر خدا کی ایسے بندیر خدا میری غرض
 ہر گز نا آشنا سن آشنا میری غرض
 ایک دن کھتری تھے سب ہ وہ گدا میری غرض
 اور سی ہر گز نہیں اوسکے سوا میری غرض
 اس قدر ہی غم سے اسی بار صبا میری غرض
 کچھ تو نکلے ہاتھ سے اوسکی مہلا میری غرض
 ہجرین مشکل مری آسان کر یا بو تراب
 ہر جی تجھ سے علی مشکلا میری غرض

تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو
جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع
برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع

تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو
جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع
برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع
تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو
جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع
برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع

نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع	تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
تراپ است بر جلوت میں تو تھیکہ کی غلوت میں ہوا سہ خائف دلرزان ہمیشہ ہنگامی ہی شمع	
قطرہ اشک ہو کیا کم نہیں گھر کی طمع سے فقط دور سے نظر رہ دیکھ کی طمع نے غرض شک ہو ہوا سکونہ عجب کی طمع باغبان اوسکونہ سر و صنوبر کی طمع کیون کرین طلسم کجناج شجر کی طمع انے اوسکی ہی طمع اوسکونہ اوسکی طمع	عشق تہن سے گداؤ کو نہیں رک کی طمع باکبار و نکونہیں کچھ ہوس ہوس کنار جسے افش لہن کی خوشبو سے کیا تازہ مانع قدیر عینا کی سوا سکونہیں کچھ سرودا ہم فقیر فکی یہ گداری ہی لباس شاہی حالب اوسکی تو دو عالم کی کنار کش میں
میں تو فرزند ہوں اوس ساقی کوڑ کا تراپ جس سے ہر شخص کو ہر جہرے کوڑ کی طمع	
پاؤن میں منہدی لگی اوسکی خیا ہو ہو وہی کس صفت ہم آغوش قبا مانع کتے بقا نہیں کچھ صبر رضا ہے مانع چھوون کسطح ملاقات دعا مانع	وہ سرور گھر میں کو نکاحیا ہے مانع پے حجاب اوس بے غلگیر ہو کیونکہ عاشق مجھ پر کیا نہ کیے اوسے ستم کیا سیتے گونا گونا سوزہ رہتا ہی ہمیشہ دراز
باز آہر خدا خلق کے ملنے سے تراپ کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع	

تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو
جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع
برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع
تو کجا بل سواد کیونکہ ایا رحم کچھ اوسکو
جوان طفل مجبوری میں کیا میں نہیں بڑھتا
نظر ہر اس قدر دم و بدل البسی کوڑی شمع
برابر دینی میں سب طرح چھوٹی برسی شمع

کسی طاعت ہی انکے اوسے لڑا ہے
جب اوسکے قاصت بالا کو دیکھے
خدا اوس سے بچائے دائم لہجہ
چمن میں جب میں اوس گلہام کر سہا
کہا بار سے تجھے میری بدلت
بنا ہے محتسب پر خیر بات
چھکا دی مجھ کو اس دیرین ساقی
تکلف بر طرن مجنون کو نہ حسنه

مترہ سوار سے خوشتر ہے تکلف
جھکے سرو و صنوبر سے تکلف
خیم زلف معشر سے تکلف
گیا جیون یاد صرصر سے تکلف
ہوئی محبت یشر سے تکلف
لیے پھرتا ہر سا غصہ سے تکلف
پلا دی جام بھر بھر سے تکلف
دکھا یا جنگل دیر سے تکلف

شراب اوسکی تجلی دیکھتا ہے
ہمیشہ دل کے اندر سے تکلف

ہو دل سے ہے تو نگرے تکلف
کر لگا جو بہان ترک خسروان
شفاعت اپنی امت کی محمد
قدم مضبوط رکھ لے شیخ چلی
کھڑا ہو راہ میں شیطان خبردار
ریاست نفس کو نہ رہ نہ کر تو
خلاف نفس کرنا سچیتے مرنا
اگرے صیقل گرمی دل کی جو چاہے

لٹاتا ہر وہی زہر سے تکلف
چہے گا آب کو شراب سے تکلف
کرین گے روز محشر سے تکلف
نہو جڑے سی باہر سے تکلف
لگا بیٹھے نمٹھو کر سے تکلف
ریاست سے ہوا غصہ سے تکلف
یہی ہے موت اخرت سے تکلف
نکالے اوسکے جو ہر سے تکلف

سلام کیا میں غصہ کو گلہ کھڑا
نہا دی مجھ کو گلہ کھڑا
خدا کیوں سے بچائے دائم لہجہ
چمن میں جب میں اوس گلہام کر سہا
کہا بار سے تجھے میری بدلت
بنا ہے محتسب پر خیر بات
چھکا دی مجھ کو اس دیرین ساقی
تکلف بر طرن مجنون کو نہ حسنه
شراب اوسکی تجلی دیکھتا ہے
ہمیشہ دل کے اندر سے تکلف
ہو دل سے ہے تو نگرے تکلف
کر لگا جو بہان ترک خسروان
شفاعت اپنی امت کی محمد
قدم مضبوط رکھ لے شیخ چلی
کھڑا ہو راہ میں شیطان خبردار
ریاست نفس کو نہ رہ نہ کر تو
خلاف نفس کرنا سچیتے مرنا
اگرے صیقل گرمی دل کی جو چاہے
لٹاتا ہر وہی زہر سے تکلف
چہے گا آب کو شراب سے تکلف
کرین گے روز محشر سے تکلف
نہو جڑے سی باہر سے تکلف
لگا بیٹھے نمٹھو کر سے تکلف
ریاست سے ہوا غصہ سے تکلف
یہی ہے موت اخرت سے تکلف
نکالے اوسکے جو ہر سے تکلف

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

پار و خستہ جہان کو جانتا ہے
 اپنے نام و نشان سے جب گزرو
 دل لگاؤ اسی جہان کی طریت
 راہ تب پاؤں سے نشان کی طریت

نچلا دل پر کچھ تراب کا زور
 لیگسا چھپا ہوا دلستان کی طریت

اوسنے منہ کیوں کے کا کل کو دکھایا
 آئینہ اوسکی صفائی کو نہیں لگتا ہے
 راہ اک ترک یہ چشم کمان پر دسے
 کوئی واقف نہوا حال سے میرے تک
 نہیں کہتے ہیں کسی سوزہ کدورت ہرگز
 یا دکر تانیں بھیجی سے بھی عشق کبھی
 عشق میں بیکریہ خطہ ہوا سب تراب

جانہ فی رات میں کا لا نظر آیا کیا صاف
 عارض یار کو خالق نہ بتایا کیا صاف
 تیر حنون کا مری دل لگا یا کیا صاف
 عشق کا داغ میں سبھی میں یا کیا صاف
 صوفیوں کو دل صافی کو میں یا کیا صاف
 ہجر میں مجھ کو تھہ دل بھلا یا کیا صاف
 خطرہ غیر کو خاطر سے مٹا یا کیا صاف

روایت قاف

محبت میں جو کوئی ہو تو میں صاف
 مخالف چھو ہمارا کیا کرے گا
 نہیں کر نیکا اب وعدہ خلائی
 دکھاؤ بار و میرے دل کو بجا ہے
 کرے تخیل سے کہے نبض اوسکی
 دھال اوسکا سید بھی گائینو

اوس میں پر ہوتی ہیں معشوق عشق
 ہوا جب یاری ہم سے موافق
 کیا ہے اوسنے ہم سے عہد و امان
 جلیب و نہیں اگر ہو کوئی سازق
 غم اوسکو چرک ہے تیرا دق
 جدائی کی مرض سے جسکو لاحق

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

یہ سب کچھ ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے
 دل کا درد ہے جس کا نام ہے

پنوجھو حال نفس و خلق و شیطان

سلوک و جذب و دونوں راہ حق میں

تراپ اس کا شہر ہو جذب سالک
میں تہہ بالا چھتری کر لگا مجھے جاکر تک
بھلا یہ کچھ کوئی غم سے ہوئی تو جس کو تک
رہی غم کو گھبراہٹ نہ کرنا یا نہ کوئی غم
میری حریفوں سے کہے یا رہی ہر شے سے بھلا
انک سے ترستی تھی تو کہے سے بھلا
وہ سورہ کوئی پر بھلا بھلا کہہ کر تو بھلا
جہاں تو فانی جہاں ہے ہو کیوں نہ بھلا
ولا لا یسریر ہو جانکے کے بھلا سے نہ ہو جہا

مجھے تو آئی ہو دلچسپیت کہ عشق بازی اس کی خلقت
وہ دام صورت میں نہی بحقیقت بھلا تراپ کتبک

حار یا بس چاہ سے عاشق ہو اور بھلا
چشم نم کتبک سے کوئی گریہ غم سے
بے پسینہ عارض گل رنگ کا پھر بھلا
حرکت شاطر ہو قرار کردار اس کی سب
اوٹھ جلا کیوں نہ ہو سیر تو دامن سے

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

<p>۱۱۳</p> <p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>	<p>عشق میں وہ بھی ہو گا جس کو دیکھ کر دل لگ جائے</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>
<p>اسنے کی سہول کی خورزی ہی ہے</p>	<p>یہ کبھی میکیشی تھی جسے تراب</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>
<p>یاد میں اسکی ہوا کہ سب کو ہوا ہو</p> <p>تا بہرہ مرخدا ہو تیرے حکم رسول</p> <p>اس سے بہتر کوئی نہیں بہرہ مرخدا ہو</p> <p>جو کہے تھو نصیحت مان لومت ہو</p> <p>دور کرد گر پڑا ہوا رہ میں خار چھو</p> <p>بلکہ یوں رہے کہ جیسے پانی پراور چھو</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>
<p>اول و آخر تراب اسکا ہمارا ساتھ</p>	<p>اول و آخر تراب اسکا ہمارا ساتھ</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>
<p>عشق کہتا ہے کہ بھڑانے نہ انا ایدل</p> <p>آنکھ لگتی ہے ہوئی موش روانہ ایدل</p> <p>سے کٹھن پانی سے آگ بجھانا ایدل</p> <p>استقدرا دسپہ ہوا کیون تو دوانا ایدل</p> <p>عشق باز سے ملامت لٹانا ایدل</p> <p>کیا نہیں اور کہیں تیرا ٹھکانا ایدل</p> <p>تام رکھتا ہے تیرا ایک زانا ایدل</p>	<p>عقل کا حکم ہوا دھرتو بخانا ایدل</p> <p>عقل خارج ہوئی جیوت ہوا عشق کا فعل</p> <p>گرہ مت کر نہیں ہونیکا غم پار نہر</p> <p>میں نہ کہتا تھا کہ اک روز تو رسوا ہوگا</p> <p>طعن و تشنیع قبول سے سلامت محال</p> <p>باز آمان کہا اسکی طرف بھرت جا</p> <p>کیون تو مجھوں ہوا عشق میں نگشت نا</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>
<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>	<p>بہار میں ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج</p>

جہاں تک آتش جانی غلط ہے
 جہاں تک آتش جانی غلط ہے
 جہاں تک آتش جانی غلط ہے
 جہاں تک آتش جانی غلط ہے

واہ کیا داغوں سو جان کی میں لے بلبل
 اعطش کرتی ہے کیوں ماس کے لڑی گلاب
 دیکھو تر و کسین گلچین تو نہیں آہو چیا
 نرغز سے دیکھ تر و گل کو نظر آتی ہے
 شجر گل کی قد بیوسی کی تدبیر ہے یہ
 شاخ ہر گل کے تو کیا پھول کی بی بی
 خواب میں مجھ کو دکھانے لگا مگر
 اگر لائے کی دکھاتی ہے چین میں بی بی
 باغ اپنے تو تو را ہی نہیں جنت سے گل
 بلبلین لڑتی ہیں آپس میں ڈر گل کا
 گرے ہیں خاک پر چہرہ جس کے چہرے
 جھمک رہا ہے گلستاں کو ٹھہر کر

آہ مجھ لوں کو تو جھاتی سے لگا بلبل
 پھرے شبنم سے ہیں مجھ کو نیک بلبل
 کرتی ہر شور و شب شیون نے بلبل
 ہیں ترے چو چلی دنیا سے نرا بلبل
 تو کس سے کھو دی ہے مجھ کو جو تھا بلبل
 اوسکی ہیں تجھ سے بہت سے بلبل
 پھر تو گلشن کدیرن آگے نڈا بلبل
 اور کے آج اپنی پرواں بجا بلبل
 کیوں تو صبا د کی کرتا ہوا بلبل
 کیا لڑائی کے لیے بارے بلبل
 پتھر کی گل کی تو آنکھوں سے بلبل
 خط گلزار سے لکھتی ہے بلبل

رویف لام
 دہان شاہزادہ
 دہان شاہزادہ
 دہان شاہزادہ
 دہان شاہزادہ

کیا ہوا گل جو جوے طرہ دسار تراب
 خا نے جوے ترے پاؤں کے چھالے بلبل

عزیز و عشق میں بی بی چنیا دل
 اگلی جون مراد مل بہت ملا ہے
 کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز
 وہ دلبر گر جدا مجھ سے نہوتا

گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
 نہوے یوں کس کا بہت ملا دل
 اگر ہے تو ادسیکا دیدہ یاد دل
 تو ہوتا کیلئے مجھ سے جبر دل

جی ہیر ہوا شمس نے اپنا دل
 چھین ہوا چھوڑ دیا دل
 یار دہان کو دہان میں دہان
 دہان کو دہان میں دہان

دہان کو دہان میں دہان
 دہان کو دہان میں دہان
 دہان کو دہان میں دہان
 دہان کو دہان میں دہان

[illegible]

وہ کہیں کہیں

[illegible]

صلوة و تسبیح و ذکر و دعا و تلاوة کلمات
 بجا و اشک چشم و زاری و فغان و سینه
 فواره و غل و آتش و کوه و دریا و کوه
 یست کشاید و فغان و سینه و کوه
 کوه و کوه و کوه و کوه و کوه و کوه
 کوه و کوه و کوه و کوه و کوه و کوه

کونین فاضل مولود کیا کہ اس وقت مائیں
انہی بہت کم علم کے ساتھ دنیا کی
بیماریوں سے بچاؤ دے رہی ہیں۔

پنجویں لہجہ دنیا میں اہل دنیا پر
تغیر موقوفی ہو ہر وقت سیری کیفیت
خدا شناس تو کل اللسان ہو آخر
برائے نام وجود و عدم ہے عالم کا

۱۵۔ فنا کے ذکر میں پہنچتی کی فکر میں ہے
پنویجے ہمسے کوئی اندھ لون مرگا کا حال

دیکھ تو غصے تر ہے آج کیا بنگل
 چین باہم او سے اب کیونکر نہ بھول گئے
 نعرہ زن ہو وہ تو کیوں پڑ نہیں جواب
 گوش دل سے سنکے اک فریاد محزون دل سے
 ہکو بیدل کے دلبر انو گھر تنہا گیا
 کیون ملاست کرتے ہو بار و نہیں پائے
 عقل اسکے آگے گھاسل ہوئی تاری پی
 وہ تو ہر محرابِ بدین کیلے سر نہرو
 حال دل فاصدہ شکر دربارا کہنے لگا
 جسکو پرنالو ان کو غم سے کچھ میر نہیں

جب دیکھا ہے تراویس شیخ متلو الیہا ننگ
پانگا اک رنگ مین سو جلوه بزرگ دل

من کس طرح فریاد کیا کہ میری ساری دنیا کا مال میرے ہاتھ میں ہے مگر میں اس کا کوئی کام نہیں کر سکتا۔

لا یفنی فیہ
طبیعت استقام
سقام

[illegible]

محسن کو اوسکے نہویا رب زوال
 دے وہی اپنی محبت جی میں ال
 خوش رہے دنیا میں با اہل عیا
 جس طرف جاوے وہاں گناہ ال
 ہووے مقبول جناب لایزال
 پاوے اونسے ہے جو کچھ اسکا سول
 سر پہ ہے جسکے پڑا شالی روال
 گذرے اچھی طرح اوسکا مادہ ال
 دیکھتا ہوں سب کین حق جمال

جس نے ڈالا دلیں مچھند عشق کا
 جس کی الفت انگڑی ہے مجھ سے
 حور و علمان کی رہے سنگت و ان
 نامور ہو بہرہ ور ہواں سے
 سرخرو گر پیر سے اپنے ہے
 ہونہ و پراوے کے پیر دستگیر
 دے یہ گدڑی پوش کیا او سلوٹھا
 دم قدم او سکا ہمارے ساتھ ہو
 میں حقیقت میں تین صورت بہت

زنده بودن بگذاختند چون تراب
یار و همسایه میروی جان نوال

اوسکو دل فیکے ہوا میں بہت جی میں خجل
 سو تو لڑکی کا جو منہ چوم کوئی کیا حاصل
 پیر میں حسن کی مشن بھی ہوئی اوس خجل
 لالچ اگر بانٹھ کھڑی نہ کروں تو مشکل
 ہو جو ہر آن نگہبانی سے میری غافل
 ہر جہ سے جسکی ہے تار یکا تار سی محفل
 عشق کی راہ میں سب سے کڑی سہول

فضل نارا انکو عیث میں دیا اپنا دل
پار کیا کچھ اوسکو نہو کچھ جسکو تین
دستے ہو نہ کبھی خس کے برابر جانا
ہر میر کا تہ میں کرا اوسکی کروں چچا ہوں
نہ پاں اپنے سے ہر دور کر بھولوں اوسکو
بجلس غیر کا وہ شمع بنا کیا کہتے
یسے کون سے دلع جدا کر تیرا ب

تو میری دم سر پہ ناق کو بجاؤ گم
 لڑی سے تری میں لگی نہیں ہوا گم
 لا لا تو کیا بھول لگی رات چین میں
 کیوں بیاہ کر لائی بغیر بلا گم
 دیکھو تو میری بنف جیو کہ درخیش

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اچھا ہے کہ یہ کچھ اور
 سب بطالع دیوان نہ ہو مطلع
 انکار نہ ہو دیوان کا جب نام خدا اگر نہ
 اس شخصیت اگر نہ ہے خزانہ کی گنجائش
 یا بد ذات حق میں دیوان کی جو کچھ
 فیض سے غلط ہو کہ میں دریا میں
 نفس ہو شیطانی ہو یا خلق میں
 یا لکون کر یا نزن بن خلق
 سیکڑن

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

پہلے میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے کوئی دیکھے تیری پوشاک کی یہ تجھے اندر نے دولہا بنایا پن کو لال رنگارنگ جوڑے تراپ ایسا بھولا جان محکو	مجھے ہے گلبدن کہنا سلم لباس حسن کا ہے اور علی عالم بے شادی میں تیری شایان ہم نئی چھپاپنی دکھلا ہلو سر دم میں تیرے روپ سے ہوں مجرم
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہر گئے کہ خواہی جسامہ میبوش
کہ سن آہ جیلوہ قد سے شناسم

برہمن تیری ہمتی دین کی کیا کو ہم زلف خال اپنا نہ کھلا مرغ دل کو مت چھنسا لے جنون توئی ادجار فیس کا گھر جسطح باندھ کو دل کو مری زنجیر کا کل میں نگہ محتسب اب ہر قدم کہنا سمجھ کر گھڑی بت پرستی بھی تیری خالی از گندہ بین وہ تو ناگن کسطح دہی کو دکھاتی ہی بل بمبے چھی جو یہاں آئے تھے دیو گرو	پاؤں میں کھانی کو راہی گالیان کو ہم کیا نہیں سچا ہن دامن اور دانی کو ہم عشق میں آباد کر دیتی ہیں ہر گرو ہم کچھ کیونکہ مقصد ایسے دیوانے کو ہم سر پہ توڑی تیرے شیشے اوٹا کر کو ہم ایک دن مسجد بنا دیو تیرے خجائے کو ہم زلف چپان برنگا دین کسطح شانی کو ہم ہنگے یان سے تیرے چھپے دیو مرانی کو ہم
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سو نہ پردانے پر دیکھا سمع کو روئی تراب
شمع پر زو تانیا ایک پردانے کو ہم

جان سپر سبھی میں عاشق ناچار گم
سرمہری سرتری سیروت کی بازار گم

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
تو نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

یون بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام

نام و نشان جس کا کسی سے بیان نہ ہو
 آخر تراب کو سے اوس کی نشانہ کام

<p>دیر مند و سکی جین او کو داس کی کیا کام پار و اوس بیت کو دل و نہ خد کی گویند کرتے ہو وعدہ خلائی کا بحث او کی گلہ گردہ گستاخ ہو عاشق سے برا متانو جنکو خوش لگتی ہر خطا ہر حق صوفی خوب وہ تو کتا ہی بلا سے مری مر جانی کوئی</p>	<p>بین مہ و شام طلب و نکو دعام کی کیا کام ہو وہ سفر و رنج و اوس کو خدا کی کیا کام وہ وفا دار نہیں اوس کو وفا سے کیا کام شمع چشموں کو بجلا شرم حیا کی کیا کام بے حقیقت ہیں اونصین داؤد کی کیا کام عشق میں اوس کو مری رنج و بلا کی کیا کام</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بار بار عشق میں مر مر کے جیا ہو جو تراب
 اب وہ مرنے کا نہیں اوس کو فنا سے کیا کام

<p>کرتا ہی مجھ پہٹ وہ پرونگاہ گرم جلا جا دی بلہوس نہ کہے اک قدم ہاں گرمی سے عشق کی نہ کوئی منہ سکور لے غم کی طیش سے یون ہو مرا جہنم ہاں میں سر و تیری اتمہ قسم کے لیے دھرا روتی ہیں اہل در و در و دم سر و دم</p>	<p>سنہ سے مری نکلتی ہر سو قوت آہ گرم از بسکہ ہو یہ عشق و محبت کی راہ گرم کر تو ہے سر و دل کو جانے یہ چاہ گرم جسطرح جھٹھ میں ہونہ میں گیا گرم ہوتا ہو کیا سمجھ کے تو نے کج گاہ گرم بھاتی نہیں مجھے یہ تری داہ و داہ گرم</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جا گھر کو دل لگی نہ بہت کر تراب سے
 کرتا ہے کسوں نقشہ کا دل خواں خواہ گرم

دو ایک بیک بیک سدا رہا منہ دیکھ کر ہی ہر قسم
 غم کھا کر دم نہ دارا کی بے ہوشی سے
 دیکھ کر اٹھ اٹھ کر چلا اور غم
 دیکھ کر اٹھ اٹھ کر چلا اور غم
 دیکھ کر اٹھ اٹھ کر چلا اور غم
 دیکھ کر اٹھ اٹھ کر چلا اور غم

یون بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام

یون بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام
 بختیاری کی دلدل کو میری دل ازاد ہو کام

کون تو بھرنا ہے مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو

دو عالم سے تری خسار کا حلقے میں لٹو کر
 کیسے جرات ہے جو تیرے رٹاؤ یا سے میرے
 جنہیں باغبان جیاد کو اتنی دوسری ہرگز

تراپ اس لا تعین سے پڑا ہے ضائقہ جسکو
 وہ کب غفلت سے پڑتا ہے تعین کے بکھرے ہیں

اور دھڑکی ظالم کس پر تلو اور پٹی ہیں
 کر چھپا دینے سے قتل پر یا دھڑکی سے ہم لٹو
 ہوئی آخر کو دوسری سوانہ اور پٹی لیکے کچھ سودا
 کریں کس کس سے جھگڑا ہم کس کس کا شکوہ ہم
 قریب کی حضور ہم ہوں دینی دو کر کیا کیجیے
 کہ صبر ہو وہ متوجہ کہ ہر کھین ملا دی وہ
 شائے ہے ای بیل بیان آیکا کل وہ گل

تراپ اس سے کدیا سمجھ کے پاں قدم سے
 یہاں کتنے برہمن توڑ کے زرقار بیٹھے ہیں

کیا بستان کسان میں جاتا ہوں
 غیر سے یہ کسان نہیں جاتا
 لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو
 باغ چھوڑا چمن میں آئی بھار

کون تو بھرنا ہے مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو

کون تو بھرنا ہے مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو
 مانتو ساغر مانتو ساغر مانتو

14

[illegible]

کے کون اس شکر سے تنگ بہر کل گھڑی | اگر نہ پہنچیں سیر ہزار دن جانے زمین

یہی کہتے ہیں اس سے ہے اب آتا ہے بوجھ اب

ہمارے پاس جس قدر جسکے بڑی حسن ان جانی ہیں

کے کسی سنبھ کو گل نہیں کہوں کیا ہی کیا ہی

دو آنے دلو میری بجائی ہیں ان کو نہ ہی کی کیا

کارکنان کے حقوق کی تحریک، عیسائی اہلی لی لیان

وزارت امور خارجه

پیر میں کسب و خاشہ، آدمی میں آجہ و بھانجی

میں نے کہا کہ اگر وہ نہیں دے سکتی تو اسے

چمن بین بار کل آیا گالی مستدر مختون

نہم دی ہوا و مجبوری بگودہ کی زمین پتہ

تراپ اب کیوں تیل جل نہیں کے پروانہ تری عیسے

ہزاروں ستمیہ مجلس میں تریاگی کھڑی جلیان

ہوئی ہیں شہادہ و سکی تہا پر شک کی لڑیاں

بتوں کی صورتیں یا رب اوس کی نظر پر بیان

پاک بری نشوخی سے تک مجھ دی نہیں دیاں

نہیں یہ بخوبی ان میں عزت کی کلچر بیان

گم ہونے کے لڑائی جو تو تم ہیں نہیں لڑائی

بجز کافر پرستی اور کچھ عبادتی نہیں نکلو

دکھائی بار لوجب تیغ ابرو اپنی اکھوں کو

جسکے جانی میں مار سوزا نہ کی کو گل خان ہر دم

بالتحسين في ذلك طريق يزعم أبيض

بن معلوم کسی چشم فرو نخواورے جالریان

ایک لہو برہمن کی سرسوں میں لبتراک میں

یاد کی شکل میں نظر پڑتی ہیں سرسبز چاک میں

جو نہیں ماسک فہم اور ادراک میں

صید و شکار جائیگا اکدن کسی قراکین

لیا مارجن کیشہ صدیقین ان صدق کے ہے

دس سڑکوں کو لوٹی ہوئی سڑکوں سے کیا جانے |

۱۔ اوسکو سب چین کے لاکھ ہیں
 ۲۔ مگر چین کے لاکھ ہیں
 ۳۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۴۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۵۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۶۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۷۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۸۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۹۔ چین کے لاکھ ہیں
 ۱۰۔ چین کے لاکھ ہیں

<p>دوغ سول کے اگر لیکے سپر جاتا ہوں جسکو میں چین جبین دیکھ کے دڑ جاتا ہوں میں تو اکبت کر لیے رام نگر جاتا ہوں ملکے خوبون سر میں جنجال میں چڑتا ہوں جھپٹ کر ہین مجھے ہر ایک جدھر جاتا ہوں جسٹف لیکر میں یہ دیکھ کر جاتا ہوں</p>	<p>شکی تلوار جھون کی وہ دکھانا ہو مجھے ہو غصہ کجہ مکان کینچ کی رخ پھیرا دھر شیخ تو بہر خدا جاکے خدا گنج میں بیٹھ یا اتنی مجھے خوبون سے پھر کام پڑے عشق نے شہر میں ایسا مجھے بدنام کیا کہتے ہیں لوگ کہ اب تک میں برات گئی</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>
<p>دوغ سول کے اگر لیکے سپر جاتا ہوں جسکو میں چین جبین دیکھ کے دڑ جاتا ہوں میں تو اکبت کر لیے رام نگر جاتا ہوں ملکے خوبون سر میں جنجال میں چڑتا ہوں جھپٹ کر ہین مجھے ہر ایک جدھر جاتا ہوں جسٹف لیکر میں یہ دیکھ کر جاتا ہوں</p>	<p>شکی تلوار جھون کی وہ دکھانا ہو مجھے ہو غصہ کجہ مکان کینچ کی رخ پھیرا دھر شیخ تو بہر خدا جاکے خدا گنج میں بیٹھ یا اتنی مجھے خوبون سے پھر کام پڑے عشق نے شہر میں ایسا مجھے بدنام کیا کہتے ہیں لوگ کہ اب تک میں برات گئی</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>
<p>پھر انا الحق ہی لکھتا ہوں مرے منہ سے تراب جسگرمی اپنی خودی سے میں گذر جاتا ہوں</p>	<p>۲۳</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>
<p>دیوانہ مجھ کو کرتی ہو تقدیر کیا کروں اک آہ میں مری نہیں تاثیر کیا کروں دلو ترے بنا کو میں سچ کیا کروں کاغذ پہ لکیر کے میں تری تصویر کیا کروں لیکر مہو سونے میں اکبر کیا کروں اس خواب کو میں کیا کہوں تعبیر کیا کروں</p>	<p>میں اس کے ترک عشق کی تیر کیا کروں دشات آہ کرتے گذرتی ہو عشق میں مجھ کو شکار کر کے تو کتا ہو کیوں چر پیار سے یہ تیری باتوں مجھ کو کیا خوش مجھ کو ہوس ہو بار کو پاؤنگی خاک کی بار و جہان مجھے نظر آتا ہے خواب سب</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>
<p>بھاتی ہے مجھ کو در تراب اک جوان کے اسکی دوا بتا مجھے امی پر کیا کروں</p>	<p>۲۴</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>
<p>طاقت نہیں بیاہی تقدیر کیا کروں دلگیا ہو تپ ہے دلگیر کیا کروں</p>	<p>سور درون اپنی میں تحریر کیا کروں اوس لڑبا کو نانے بیدل کیا مجھے</p>	<p>دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں</p>

دینا میں نے کیا نہیں کرنا ہوں
کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں
کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں
کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں
کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں
کے لیے میں نے کیا نہیں کرنا ہوں

وہ تو میرے دل کو دیکھ کر کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 ایک دل غمگین اور کھانے لگاؤں
 قانع اقبال کوئی عشق میں جھکا ہوا
 زنت کی بال کی جھلک تو ہائی یادوں
 تجھ کو بال کی جھلک تو ہائی یادوں
 میں تو یہی ہوں کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 یاد تو ہائی وہ گلستاؤں میں
 جلی ہوئی تو کیا بچھن میں
 حق تو کتنا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 باقی ہے وہ یاد تو ہائی یادوں

اگر عدل ہے تو میرا ہوا و شاہ میں تو شاہ کہی ہے کوئی جیسے باد میں بیخود کوئی نظر نہ پڑا خافتہ میں فاسق کو جیسے ملتی ہر لذت گناہ میں کتک پھنسا ہر گناہ شہوت کی چاہ میں تاثر یونی کچھ بھی اگر اوسکی آہ میں ہفت سال بیت میں اوسکی نگاہ میں	کس طرح کہے اوسکو بھلا سائے خدا دنیا کی سلطنت کس جگہ میں یوں فقیر ہشیار سیکھ میں نہ پایا سیکو آہ نقوی پر اپنی شمع تھمے سطح خود حق اکر روز جاکے در پہ خرابات کی تونٹ عاشق کا حال ہاکیسی دن تو دھمکتا عرفان حق سے جسکی ہوئی ہر نظر بلند
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یاں کیوں نہ ذکر یاد ہمیشہ ہے تراب
 کرتا ہوں نفی غیہ میں ہر لا آد میں

وہ مجھ کو ہی رہا ہر چند کہیں لیلیٰ نے پیر میں ویاہ اسے کیا ہوگی تیرے عاشق کی قبر میں وہ کہتا ہے مجھے تیرے حیات میں تیرے حیات میں کچھ جاتی ہیں تیرے حیات میں تیرے حیات میں وہ دانی کیوں ہوں بے گناہ گریبان کوئی گناہ ہماری ہیں اوس میں نگارنگ کیا ہوگا کوئی گناہ جنازہ ہی برجائی سکے جاگ کر دی جاگ کر پیر میں وہ کہتا ہے مجھے تیرے حیات میں تیرے حیات میں کوئی کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ	کیا مجھ کو ہی رہا ہر چند کہیں لیلیٰ نے پیر میں ویاہ اسے کیا ہوگی تیرے عاشق کی قبر میں وہ کہتا ہے مجھے تیرے حیات میں تیرے حیات میں کچھ جاتی ہیں تیرے حیات میں تیرے حیات میں وہ دانی کیوں ہوں بے گناہ گریبان کوئی گناہ ہماری ہیں اوس میں نگارنگ کیا ہوگا کوئی گناہ جنازہ ہی برجائی سکے جاگ کر دی جاگ کر پیر میں وہ کہتا ہے مجھے تیرے حیات میں تیرے حیات میں کوئی کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ کتنا کہ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ تو میرے دل کو دیکھ کر کہتا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 ایک دل غمگین اور کھانے لگاؤں
 قانع اقبال کوئی عشق میں جھکا ہوا
 زنت کی بال کی جھلک تو ہائی یادوں
 تجھ کو بال کی جھلک تو ہائی یادوں
 میں تو یہی ہوں کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 یاد تو ہائی وہ گلستاؤں میں
 جلی ہوئی تو کیا بچھن میں
 حق تو کتنا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا ہے
 باقی ہے وہ یاد تو ہائی یادوں

[illegible]

دیکھتا ہوں میں اوسکا نور عیان
 ہے تجھلی کوہِ طور عیان
 وہ پرہیزگار رشکِ حور عیان
 ست کرے پار کے حضور عیان
 بلکہ سزا قدمِ خسرو عیان
 ہوگا پسیر ایک دن فتور عیان

کنج مخفی کا ہے ناموس عیساں
یار دہارنی کہو جہاں چاہو
ہر جگہ مجھ کو سو مجھ پڑتا ہے
حال میرا کوئی خدا کے لیے
ہے وہ عالی دماغ و نازک طبع
سن کے دم کھائی گناہ بوسے کا

عشق ہے خود ترا قصور عیان

گل کی خوشبو کی طرٹ باو سحر ملتی نہیں
راحت و سکوائیں جہانیں ہی جہانیں
میں ص کی کوئی دوا کی کارگرانی نہیں
پوہری ایسی کہیں ساکس گہر ملتی نہیں
جس پہ پھرہ سے کوئی شکل بشرائی نہیں
یسا تجھے کوئی ادویہ مختصراتی نہیں
نیا مریب چھٹ تجھے کان شکر ملتی نہیں
و نہ کو آسائیں ہایں در سیم در ملتی نہیں
لون کہتا ہے کہ درازی اور ہنر ملتی نہیں
یار سے فرست جسے خون ہر ملتی نہیں

وامین بیل کو گاشن کی خبر پتی نہیں
جسکی قسمت میں پڑا دشمن اور دوزل
الفت اسکی کسٹھ لے لےو دشمن کیا جیجی
آد کاؤن تھک کر دیاں آئو لگی بے ہما
بیلی و شیریں کیا او کو کوئی نہیں ہے
لے غم حیران تو کیوں، لہیں عاشق نہاں
اوشن لے گیا کل مجھے ملحق ترش ہر
دل دنیا کو نہو کیونکر تلاش سبم زور
اس مے یامین تو دوسرے کو ہے لیت نصیب
بار و غیرہ کی طرف کشت ہوا دسکافیاں

[illegible][illegible]

<p>پیرا</p> <p>کشتک و کون الہی اداس</p> <p>انظار کی مہکت سب</p> <p>قاصد از ہر غدا</p> <p>حال میرا دوس سے کہ نہیں</p> <p>دل کی بات ہو اب</p> <p>عشق میں ہوا اب</p> <p>کسی پر</p>	
<p>کیا ہا دین پہ سالارین شیر جنگ</p> <p>بیک وقت جنگ تلووار و سپر</p>	<p>نفس کی اصلاح سے کہیے تراب</p> <p>بے شکست نفس آثارہ طہیر ملتی نہیں</p>
<p>جسکی زبان پر جون جزات نام شیرین</p> <p>فرخ و بیتون پر کیوں جا کے تیرکنا</p> <p>میشی کبھی نہ ہوتی نشے کی دھارا و تلی</p> <p>انعام خوب دیتا منہ اسکا جوم لیتا</p> <p>کب نہ ہر کا پایا لاف نہ دے دوش کرتا</p> <p>اوستے مزہ نہ پیا شیرین کی جاہ میں کچھ</p>	<p>انکے کتبے میں سے غیر از کلام شیرین</p> <p>ہو تا گذر جو اسکو بالاسے بام شیرین</p> <p>اک دن نہ کو کون کو پود چا سلام شیرین</p> <p>قاصد گروہ منتا کچھ بھی پیام شیرین</p> <p>خسرو اگر نہ پیتا منس منس کے جام شیرین</p> <p>رکھا خدا نوا و سکونت تشنہ کام شیرین</p>
<p>شیرین کی بندگی میں کہتے تراب کیا حروت</p> <p>خسرو بھی ہو گیا نخصا دل سے غلام شیرین</p>	
<p>غیر جزات بار شا طہرین</p> <p>جسطح چاہو او سطرح جی تو</p> <p>جسکو دیکھ سو ہو گیا مفتون</p> <p>گو چہ پاتے ہیں عشق اپنا ہر دم</p>	<p>مہم ہیں اک اون کے بار خاطرین</p> <p>ہم گنہگار عشق حاضر مدین</p> <p>پارے آنکھیں تری تو سادین</p> <p>پر تمھاری نظریں خطا ہرین</p>
<p>بہر رکھتی ہیں اسل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا سر ہین</p>	
<p>بیقراری میں کئے ہوا ماندن</p> <p>چین ہو کسطرح دل کو یارین</p>	

یہ سب علامتیں لیا ہوا ہے
 جیون پہ ہوا لوق سزاوار
 لکھی گئی کا تر دم و کسطرح
 باراد سے تیل نور سول
 سردار شید و نکاح و گادی
 لکھی گئی تری پاتو و خواہ
 دوہا احسا کس کو بیانی
 لکھنا ہے جیت دشمنہ زنا
 پیچر کی گردن پہ چلا چوئی
 رولین نون
 انکا سب کچھ کون جبر کا
 محفوظ ہے وہ نقاب
 زبون و منتا ہے طہر
 خطا و سکا اگر تیار
 تو تیرے کسے چون کوئی
 تیری کیلن زن کرہ
 رکھنا ہے ترا حیدر گر
 زبان ہو میں عبد و
 لکھنا ہے سب کچھ
 لکھنا ہے سب کچھ
 لکھنا ہے سب کچھ

جان ہو جان میں بان جا
 بزم طرب بار نہیں
 لکھنا ہے سب کچھ
 لکھنا ہے سب کچھ
 لکھنا ہے سب کچھ

کون خصل و اوصاف است که در این کتاب مذکور است
 که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است
 که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است
 که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

کجا کروں اس ہلاکی تاب نہیں
 ستم ماروا کی تاب نہیں
 تیری باہمی ادا کی تاب نہیں
 اس سے آگے خدا کی تاب نہیں
 وعدہ بیوہ کی تاب نہیں
 صحبت آشنا کی تاب نہیں
 نگ شمع حسا کی تاب نہیں
 مجھ کو بوسہ صبا کی تاب نہیں
 سر نہ خوشنا کی تاب نہیں
 شمع پن سے حیا کی تاب نہیں
 خطرہ ماسوا کی تاب نہیں
 عرض اک مدعا کی تاب نہیں

مجھ کو تیری جفا کی تاب نہیں
 تو روادار ظلم سے مجھ کو
 ماتو فی کا زور سے اتنا
 غم سے جلتا ہون کی تجھ کو
 شوق میں دل کا حال پوچھ نہ کچھ
 ایسی وحشت ہی عشق میں ہو سکو
 کیا ملائم ہے یا رکھ کا کف دست
 ہے وہ ماروک و مانع کیون نہ کہے
 چشم بیاں کا ہے اور سکتی یہ رنگ
 بجلی ہے یا لگاؤ چمک ہے
 دل مرا صحو یا ہے ابسا
 عشق نے دسی ہے بیکہ استغنا

کون خصل و اوصاف است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است

کون خصل و اوصاف است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است

کون نہ بیتاب ہو تراب کا دل
 فرقت دل را کی تاب نہیں

ہے وہ بھر دی ہو کھڑا رہی بات میں
 یہ صفت ہی برہن کی ذات میں
 جسکو چاہے لوٹ لے اک بات میں
 ایسے بت بستے ہیں جس دیہات میں

پس کے سونے کی چوڑی ہاتھ میں
 کاکڑ کو پہچے تو چوڑے باندھ کر
 وہ تو پورا ٹھگ ہے او کی بات کیا
 یا آئی وہ اک آباد ہو

کون خصل و اوصاف است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است
 کہ در این کتاب مذکور است کہ در این کتاب مذکور است

بہارِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی

آبِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی	آبِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی
--------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------

بہارِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی

پاسِ درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی

آبِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی	آبِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی درختِ حیات و شادمانی
--------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------

بہارِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی

بہارِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی
 درختِ حیات و شادمانی

دل کا یہ حال دیکھو کہ دل میں
 ہے رنج و غم کی آگ لگی ہے
 دل پر زنجیر ہے لگی ہے
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں

تو بالفسر ضل نظر ہوں تو کیا ہوں	جان میں نہ کیوں اگر حق کا جلوہ
فقیر لباسی اگر ہوں تو کیا ہوں	مرا عشق میں کھل گیا فوب پرہ
چونارہ دے اتر ہوں تو کیا ہوں	عبث ہو مرا کوئی مشتاق صحبت
نہیں مرغ ہے بال پر ہوں تو کیا ہوں	پر وہاں ہوتے تو کرتا میں پرواز
میں ادسکے لیے چشم تر ہوں تو کیا ہوں	جو پا مال کرتا ہوں تو کو میرے
میں ادسکے کبھی سم سفر ہوں تو کیا ہوں	نہیں جسکو فرصت رقیبہ سے اکدم
بھلا ادسکا میں راہبر ہوں تو کیا ہوں	جو خود مستعد ہر مری رہزنی پر

دل پر زنجیر ہے لگی ہے
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں

تراپ ادسکی الفت تو کھو دی شجست
 جو بار برہمن پس ہوں تو کیا ہوں

میں حمال ہوں اک پر زار دین	نہ مجھ کو جنون ہے نہ اسباب جن
جب آتا ہے پوشاک دھانی ہن	بھاتا ہے وہ سر و قامت مجھے
لگی دل میں جسکے برہ کی اگن	دم سرد بھر کے وہ جل چکے گیا
ادھر آرمی ہجر کے روز گن	نکر زبا ہر افکر روز شمار
برس بعد آیا رھا آٹھ دن	پنچھو وہ جانا ان کے انیکال
یہ بارش میں ہے ادسکا آنا کھٹن	غضب ہے نہ اسے ابر حجت برس

دل کا یہ حال دیکھو کہ دل میں
 ہے رنج و غم کی آگ لگی ہے
 دل پر زنجیر ہے لگی ہے
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں

تراپ ادسکے قول و قسم پر خفا
 میں ادس بیوفات سے نہیں مطمئن

مجھے انکھوں ڈالا شکبار سے خرابی میں
 ادھر گنگا اور حیرت ہوں کیا دماغ میں

دل کا یہ حال دیکھو کہ دل میں
 ہے رنج و غم کی آگ لگی ہے
 دل پر زنجیر ہے لگی ہے
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں

دل کا یہ حال دیکھو کہ دل میں
 ہے رنج و غم کی آگ لگی ہے
 دل پر زنجیر ہے لگی ہے
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں
 دل کی آگ لگی ہے دل میں

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا	ہم یہاں غم سے جان کھوئے ہیں
وہ ہی خوش ہیں جو اپنے یار کے ساتھ	راستہ دون کجا گئے اور سوتے ہیں
کس طرح ادس کو اپنے بس میں کر دیا	کہیں معشوق بس میں ہوتے ہیں

۱۰۹ ہے یہ مشکل تر آب پیار سے کہ
دے تو مشک کشتا کے ہوتے ہیں

کوئی مار سپہ کے مارے ہیں	ہم تو سے زلف کے تھمائے ہیں
آشنا ہی نہیں کسی کا وہ	کہتے کیا آشنا ہمارے ہیں
دلبر و نکو خدا کے کھے جیتا	ہم تو دل انکے ہمارے ہیں
دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں	دیکھتے تھاق استخاے ہیں
جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت	بیرون گل کے چیرے بھاری ہیں
ادس کو کیا کہتے خاں آبادان	اوسے گھر سیکر دن اد جا رہے ہیں
حکمت العین سے نہیں جالی	شوخی چشموں کے جواشار ہیں
کیون نہ عاشق ادھر ادھر کھینچ	ہر طرف یار کے نظاے ہیں

۱۱۰ ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جس کو گر و وہی لال پیارے ہیں

نہوگی ایسی بوسہ خوش چمن میں	جو ادس کلفام کے ہی بیرون میں
عجبے رنگ و روپ ادس چمن کا	کہاں ہے یہ چمک و جودن میں
شریابوں میں جو ابھی ہے آب	چھپا ہے جب سے وہ چھپی چمن

خوشی میں نہ رہے غم میں نہ رہے
خوشی میں نہ رہے غم میں نہ رہے
خوشی میں نہ رہے غم میں نہ رہے
خوشی میں نہ رہے غم میں نہ رہے

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا
وہ ہی خوش ہیں جو اپنے یار کے ساتھ
کس طرح ادس کو اپنے بس میں کر دیا
کوئی مار سپہ کے مارے ہیں
آشنا ہی نہیں کسی کا وہ
دلبر و نکو خدا کے کھے جیتا
دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں
جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت
ادس کو کیا کہتے خاں آبادان
حکمت العین سے نہیں جالی
کیون نہ عاشق ادھر ادھر کھینچ
ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جس کو گر و وہی لال پیارے ہیں
نہوگی ایسی بوسہ خوش چمن میں
عجبے رنگ و روپ ادس چمن کا
شریابوں میں جو ابھی ہے آب

عاشق کی داد سے بیدار ہیں
یار و فریادیں سن کر تار ہیں
دولت واد
دولت واد
دولت واد
دولت واد

مردارم کہ بیدار دوان تا تو
 ہر آن کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں

مقبول کوئی ہے کوئی مردود ہی یارو	اک ذات ہے بزرگ کہ جسکے ہیں سب
ساجد ہے وہی ایک جو سجود ہی یارو	میں پاس شریعت جہن کہنا ہو یہ حرف
کہتے ہو آواز اوسکو تو مجھ سے یارو	صوت میں گدا مسمیٰ میں شاہ پر شہک
نابود وہ کب ہو گا جسے بود ہی یارو	فانی کسے کہتے ہیں فنا ہوتی ہی کیا چیز

رہتا ہے تراب اوس کی کوچی میں ہمیشہ	اوسکی تو ہے منزل مقصود ہی یارو
------------------------------------	--------------------------------

یار شنوا نہیں ہے چکے رہو	بس کر داب زمیر حال کو
جاؤ واعظ کی طرح سے ہو	پند نے آپ کے رولا مارا
اے صنم گر تو ہمکنار نہ ہو	کون کا منہ کو زندگی بھاؤ
آستین میں ترے بھرا ہو	تس سے دل کے کیوں کرتا ہے

عاشقی کا یہی مزا ہے تراب	جو بلا آوے عشق میں سو سہو
--------------------------	---------------------------

اوجہ ایمین کیسے غم و فوس نہو	کاش دنیا میں کسی سے کوئی مانوس نہو
جاؤ جو دوزخ میں جو کوئی لائق نردہو	جسکی ہے وضع خراب جس کی خاطر عذاب
جسکو ہو چاؤ سے جنون کیو تو جہنم نہو	خالی حکمت تو ہوتا ہی نہیں فعل حکیم
رحمت حق کی کسی حال میں پوس نہو	اگرچہ بندہ ہی گنہگار خدا سے غفار
اسقدر پاؤں گنہگار ہو گا اوس نہو	رنگ بر لبے وہ دوزخات پر تھکنان
شمع کو نفوت ہوا کا کہو تو مانوس نہو	ایمنی یاد کو ہے پر وہ نشینی سے بہت

میت کب ہر آن کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں

دلیان شاہ تراب
 ریف داؤد
 ہر آن کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں

عام تراب جو سانس میں ہو
 ہر آن کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں
 آید کہ بوی خوش بہ کون دریاں

کسی طرح یاد لکھو مری جانے پر وہ خوب
کسی طرح میں پہل نہیں دلا داری کو چھو
کسی طرح میں پہل نہیں دلا داری کو چھو
کسی طرح میں پہل نہیں دلا داری کو چھو

جسکو بالمش نہ پیش موہیاں جیتے جی
غصہ و غم کے سوا اور کیا او کو کئے
گڈری اور کھلی نے فقر کا کیا پر فاش

دست سج او سکو کرے کون تصرف و تراب
پہرے گئے ہاتھ سے جسکے ابھی جی جانے دو

پہچانے ولی کو وہی جواب ہے لی ہو
جو تھو بھولا تا نہیں تم او سکونہ بھولو
بچا رہ وہ کب قبر کے صفے سے تو بہن
اگر صورت مجنون نہ بنی تیس کے مانند
چاہے کوئی خوش ہو کہ بڑا مانے تھی
شائد نہ کھلے بڑا بون کہ کبھی بات
کہید چھو بات او سمجھا تو او سکو
دنیا میں سدا رہنے کو آیا نہیں کوئی

کتا ہون تراب او سکونہ میں صاحب قبول
جنگ میں جو کوئی پس کا مقبول ملی ہو

تلخ جفا عاشق لاچار سے پوچھو
بڑھی سے کوئی پوچھو جو ان کی فضیلت
کیا پوچھتے ہو حال مرا عشق میں تجھ سے

درد و جان کے چھک نہ نہاں
میں اپنی جان کے چھک نہ نہاں
درد و جان کے چھک نہ نہاں

اگر کسی کو چاہے کہ وہ اپنے
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے

دورانِ خراب
رویت داؤ
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے
کے لیے اپنے لیے اپنے لیے

تراب او سپر کر کیا ہو کسی کا جادو اور لونا
 بڑی جسکے گلے میں تیرے تویذ و کی ہیکل ہو

آرام نہیں جہاں ہے ہسکو
 ہسم دے نہیں کیسے بدخواہ
 غیبت سے قریب کی نہیں خون
 کیا رگی کرو یا چمن صاف
 بھل کی طرح بد دولت گل
 حاسد ہیں عبت قریب سفلے
 کیوں در پے کیسے جاسے ہم
 کوئی نام و نشان کا رہے سیکے

کچھ کام نہیں دے ہسکو
 چاہے سو کے رہا ہے ہسکو
 ڈر ہے ادسی بدگما ہے ہسکو
 رنجش ہو کیوں خزا ہے ہسکو
 الفت ہوئی باغبا ہے ہسکو
 دولت تو ہے آسا ہے ہسکو
 کیا کام کیسے لان سے ہسکو
 ہے سابقہ ہے نشا ہے ہسکو

ہم دل سے تراب ہیں تندر
 آزاد سی ہے اک جہاں ہے ہسکو

کون چیز اچھی پھر گاہ اقا درون تجھکو
 عشق میں بیخود ہو جان کا خواہ مت ہو
 تیری شام کی عاشق کو ہوس نہیں ہے
 کچھ مجھے تیری سوا یا د نہیں پڑتا ہے
 مرد و ارستہ کو نین سے کیا کتا ہے
 شیخ تو جابر ہے جو چہ رہ بیت اللہ

ایک ل تھا سوا اور میں کیا دین تجھکو
 عاشقی جی سی جی کیسے بھلا دین تجھکو
 تو نے گالی ہی مجھے کیوں نہ عمار دین تجھکو
 یاد کسکی کروں کس طرح بھلا دین تجھکو
 چاہوں تو زلف کی بھینچ میں چھپا دین تجھکو
 یار کے گھر کی تو میں راہ بنا دین تجھکو

تراب او سپر کر کیا ہو کسی کا جادو اور لونا
 بڑی جسکے گلے میں تیرے تویذ و کی ہیکل ہو
 آرام نہیں جہاں ہے ہسکو
 ہسم دے نہیں کیسے بدخواہ
 غیبت سے قریب کی نہیں خون
 کیا رگی کرو یا چمن صاف
 بھل کی طرح بد دولت گل
 حاسد ہیں عبت قریب سفلے
 کیوں در پے کیسے جاسے ہم
 کوئی نام و نشان کا رہے سیکے
 کچھ کام نہیں دے ہسکو
 چاہے سو کے رہا ہے ہسکو
 ڈر ہے ادسی بدگما ہے ہسکو
 رنجش ہو کیوں خزا ہے ہسکو
 الفت ہوئی باغبا ہے ہسکو
 دولت تو ہے آسا ہے ہسکو
 کیا کام کیسے لان سے ہسکو
 ہے سابقہ ہے نشا ہے ہسکو
 ہم دل سے تراب ہیں تندر
 آزاد سی ہے اک جہاں ہے ہسکو
 کون چیز اچھی پھر گاہ اقا درون تجھکو
 عشق میں بیخود ہو جان کا خواہ مت ہو
 تیری شام کی عاشق کو ہوس نہیں ہے
 کچھ مجھے تیری سوا یا د نہیں پڑتا ہے
 مرد و ارستہ کو نین سے کیا کتا ہے
 شیخ تو جابر ہے جو چہ رہ بیت اللہ
 ایک ل تھا سوا اور میں کیا دین تجھکو
 عاشقی جی سی جی کیسے بھلا دین تجھکو
 تو نے گالی ہی مجھے کیوں نہ عمار دین تجھکو
 یاد کسکی کروں کس طرح بھلا دین تجھکو
 چاہوں تو زلف کی بھینچ میں چھپا دین تجھکو
 یار کے گھر کی تو میں راہ بنا دین تجھکو

تراب او سپر کر کیا ہو کسی کا جادو اور لونا
 بڑی جسکے گلے میں تیرے تویذ و کی ہیکل ہو
 آرام نہیں جہاں ہے ہسکو
 ہسم دے نہیں کیسے بدخواہ
 غیبت سے قریب کی نہیں خون
 کیا رگی کرو یا چمن صاف
 بھل کی طرح بد دولت گل
 حاسد ہیں عبت قریب سفلے
 کیوں در پے کیسے جاسے ہم
 کوئی نام و نشان کا رہے سیکے
 کچھ کام نہیں دے ہسکو
 چاہے سو کے رہا ہے ہسکو
 ڈر ہے ادسی بدگما ہے ہسکو
 رنجش ہو کیوں خزا ہے ہسکو
 الفت ہوئی باغبا ہے ہسکو
 دولت تو ہے آسا ہے ہسکو
 کیا کام کیسے لان سے ہسکو
 ہے سابقہ ہے نشا ہے ہسکو
 ہم دل سے تراب ہیں تندر
 آزاد سی ہے اک جہاں ہے ہسکو
 کون چیز اچھی پھر گاہ اقا درون تجھکو
 عشق میں بیخود ہو جان کا خواہ مت ہو
 تیری شام کی عاشق کو ہوس نہیں ہے
 کچھ مجھے تیری سوا یا د نہیں پڑتا ہے
 مرد و ارستہ کو نین سے کیا کتا ہے
 شیخ تو جابر ہے جو چہ رہ بیت اللہ
 ایک ل تھا سوا اور میں کیا دین تجھکو
 عاشقی جی سی جی کیسے بھلا دین تجھکو
 تو نے گالی ہی مجھے کیوں نہ عمار دین تجھکو
 یاد کسکی کروں کس طرح بھلا دین تجھکو
 چاہوں تو زلف کی بھینچ میں چھپا دین تجھکو
 یار کے گھر کی تو میں راہ بنا دین تجھکو

147

۱۶۲

کل جو اوسے معلوم ہوا آنا ہی تراب اسطرف کہا
آنا ہے تو آنے دو اور جانا ہے تو جانے دو

۱۵

تو اودنمخه خشک نهون منمخه کا رنگ زرد نہو
کسی کا اشک نہیون گرم و آہ منمخو
ترا دوانہ بھلا کی جان نورد نہو
گلی مین اوسکی جو عاشق کی اڈرٹی گرد نہو
جو اپنی کام مین چالاک و پامرد نہو
شببہ اوسکے کبھی رنگ لا جور نہو
وہ ترک کیا ہے جو پاس اوسکے کرد نہو
وہ بزدلی سے کہو طالب نبرد نہو

جو دل میں عاشق بیدل کے رنج و درد
یہ گرمی سردیسی ٹیڈہ ب مجھے پڑا پالا
کیا ہے عشق نے مجنون کو با دیہیا
وہ بار بار کس طرح جھاڑے دامن کو
بے گاہا تھے سو کیا اوسکے کام غیر و فکا
شہرے روپ اوسکے عجیب چمک ہو داہ
اوسے تو آنکھ میں سرسہ لگانا واجب ہے
جو ہمیشہ دیکھ کر بھاگا اور باندھ شیر بھی

گلی میں تیری نزکھا قدم کبھی نہ
تراپا دے لے تو بھی کو یہ گرد نہ

LL

شوق میں اوسکے رہو چاہو مرد چاہو جیو
 صدمہ سے ان بھی نکلو چاہو مرد چاہو جیو
 اشک کی ساتھ ہو چاہو مرد چاہو جیو
 دل سے مایوس نہو چاہو مرد چاہو جیو

یاد و غم و لکا سوچا ہو مرو چاہو جیو
عشق میں دل پہ جو کچھ جوٹ لگی سہ جاؤ
غم سے آنسو نکل آئے تو نکل آنے دو
یاہ اگر حشر تلک وعدہ دیدار کرے

کون آنا ہے یہاں کون دوان جاہی تراب
یان ادوان تخم ہی تو چاہو مرد و چاہو بیو۔

[illegible]

کون کون مرگے غم سے ترسے پیر کا جام پیر کا جام
لش میں دیش کی تھانہ ہے کیا ترسے پیر کا جام
عجز کوئی نام نہ سے کیا ترسے پیر کا جام
دل تو گھٹا کی ترسے پیر کا جام

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمین تراب
عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بچاؤ
جو کسی ایر کا پیر کا ہو
وہ تو صیا دے اوسی کیا غم
کون اوسکی کرے نگہبانی
چات جسکی لگی ہو شیرین سے
گردی سے منہ چھپائے نہ کیوں
وہی ہمد ہے اور وہی ہے یار
نہ چھپائے جسے جان کدے صاف
اہل نیا کا ہو جو دست نگر

مہربان ہے پیر تراب فقیر
کیون غم صمد وہ امیر کا ہو
جو کوئی اہل ملامت کہیں صبا صبا
مبادا فتنہ برپا ہو کہیں شور قیامت ہو
کسی کا خوش نمائی میں جو ایسا قد و قامت
گلی میں یار کی سطح اب طرح اقامت ہو
خلاف و سرکشی اوس کر دی وہ جلی شکار ہو
جو تیری دلین کو فتنہ مراغہ قدامت ہو

وہ کوئی نہ جھکے بغل کیسے
بغل میں مری جسکی تصویر ہو
تو دل دیکھ بغل تو نگاہ کی
تو دل دیکھ جھکے نہ دیکھ کر

دروازہ تراب
نہ جھکے بغل کیسے
بغل میں مری جسکی تصویر ہو
تو دل دیکھ بغل تو نگاہ کی
تو دل دیکھ جھکے نہ دیکھ کر

ایک روز پیر کا جام پیر کا جام
لش میں دیش کی تھانہ ہے کیا ترسے پیر کا جام
عجز کوئی نام نہ سے کیا ترسے پیر کا جام
دل تو گھٹا کی ترسے پیر کا جام

پس و فقیر سے وہ رہی کیوں نہ بر حلال
کشتی میں بیٹھ کر نہیں دیا سو خوفِ بچ
جنت میں جا کیسے بھیا را گناہگار

یاد رہی ہمیشہ دعا ہے تیرا ہے
 یہ سوا کسی کے عشق میں کوئی گدا ہو

کیا ہوا ہے جسے گرجا ہے تو
 تجھ کو تجھے خصوصیت ہی کیا
 خوب و کھدی کے مجھ کو امی بیدر
 ہے بکارت وادوش تیسری
 بید لون پر تجھے کب لے رحم
 تجھے ہرگز نہیں بھر و سا اب
 لے صنم پرستم خدا سے ڈر
 اوس سے کہتا ہوں خشک تقصیر
 واد اپنے قریل سے اپنی
 مجھے کہتا ہے جان بوجھو یار
 لون کہتا ہے تجھ کا تراب

اپنے معشوق سے ملا ہے تو
 ایک عالم سے آشنا ہے تو
 درمند اور کا ہوا ہے تو
 کہیں در واد و کہیں دول ہے تو
 اہل دل کا تو دلربا ہے تو
 سخت بیمار ہو نا ہے تو
 نہیں کیا بندہ خدا ہی تو
 مار کے جسکو گھر گیا ہے تو
 آرزو مند خوشبیا ہے تو
 سچ تما کہ یہ مبتلا ہے تو
 کوچہ یار کا گدا ہے تو

اولیٰ کے ہونے

پیارے ذکر تاسی علیہ اور سب آثار کی وہ نہیں جانتی ہے وہاں مجھ کو مبارکی و

149

<p>پیر و فقیر سے وہ ہر کون نہ بظاہر کشتی میں بیٹھ کر نہیں دیا سو فکرم جنت میں کاکے بھارا گناہگار</p>	<p>دنیا و دین نصیب میں جسکے ہاتھ آزردہ آشنا سے اگر ناخدا ہو اگر حشر میں شفیع رسول خدا ہو</p>
<p>یار و یہی ہمیشہ دعا ہے تراب ہے رسو اکسی کے عشق میں کوئی گدا ہو</p>	<p>اپنے معشوق سے ملا ہے تو ایک عالم سے آشنا ہے تو وزیر اور کار کا ہوا ہے تو کہیں درد اور کہیں دولت ہے تو اہل دل کا تو دریا ہے تو سخت بیمار و پیوستا ہے تو نہیں کیا بندہ خدا ہے تو مار کے جسکو گھر گیا ہے تو آزردہ مند و خوبیا ہے تو سچ بتا کہ پہ مبتلا ہے تو کوئی یار کا گدا ہے تو</p>
<p>کیا ہوا ہے گرجا ہے تو تجھ کو جس سے خصوصیت ہو کیا خوب و کم و دو کے مجھ کو امی بیدر ہے حکمت و داد و دوش تیری بیداروں پر تجھے کب لے رحم تجھے ہرگز نہیں بھروسا اب لے صنم پر ستم خدا سے ڈر اوس سے کہتا ہوں تجھے قصیدہ و اما اپنے قریب سے آبی مجھے کہتا ہے جان بھجی یار کون کہتا ہے تجھ کو تراب</p>	<p>اروین ہے ہون نہیں جانی ہے و اما مجھ کو بیاہ کی و</p>

کوی خدا کی واسطے دوست و پیچھے تراب
جسکی صورت میں نظر پڑی تو مرشد کی سبب

چک ہونے کی تیرا درہی کچھ جابجاستھ کر رہی ہے دید تری کیا وہ شوخ بے پراہ تو دل چلا کر مرا کہہ تو تلخ ترش جو چاہ سبجہ کے کھپو قدم محسب تو ادنیٰ طرت نماز روزہ کو چٹا کر کے رہ کہتے ہیں نظر پڑا تھا کہین یا خواب میں اگر روز	مثال ادسکی ہو کس سو آفتاب کے ساتھ مجھے تو شک ہو پار ہی نہ ہو نفاک کے ساتھ مڑہ تو مچ کھٹائی کا ہو کیا بک کے ساتھ کہ امتیاز بھی ہو شرط حساب کے ساتھ گڑک بھی چاہی ہو ستون کو کچھ شراب کے ساتھ اسی سے ہجر میں بخت ہو بھگو جو پست
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۹۔ تراب تیری محبت میں جو کوئی جی دے
حشر نہ اوسکا ہو کیوں شاہ بو تراب کے ساتھ

یہ دل میں آج گذرتی ہو اضطراب کے ساتھ رکھیں گے کتنا کہ ہر ناصح استین اپنی ہمیں تو رو نہا ہی جھپے اور کیا کیئے کھلی ہو یوں ہو سکھ کی کیفیت مجھ پر	رقیب کل ہے ہو کیوں بار کی کا بک کے ساتھ ہمارے چشم تر و دیدہ پر اب کے ساتھ کیا ہو عشق نے جو کچھ دل خراب کے ساتھ کہ جیسے بحر ہو ستر قدم صاب کے ساتھ
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰۔ خدا کی واسطے تنہا اوسے نبجائے کوئی
خدا ہی ساتھ تو اک خلق ہو تراب کے ساتھ

بلبل کو غم گل نہ ہو سرگاہ زیادہ بار دہہ تھکین دیکھ کے اوگیا ادھر کم	نالان ہے کیوں شام و سحر گاہ زیادہ بمٹھو نہ سہرا گاہ گذر گاہ زیادہ
------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------

کوی خدا کی واسطے دوست و پیچھے تراب
جسکی صورت میں نظر پڑی تو مرشد کی سبب
چک ہونے کی تیرا درہی کچھ جابجاستھ
کر رہی ہے دید تری کیا وہ شوخ بے پراہ
تو دل چلا کر مرا کہہ تو تلخ ترش جو چاہ
سبجہ کے کھپو قدم محسب تو ادنیٰ طرت
نماز روزہ کو چٹا کر کے رہ کہتے ہیں
نظر پڑا تھا کہین یا خواب میں اگر روز
تراب تیری محبت میں جو کوئی جی دے
حشر نہ اوسکا ہو کیوں شاہ بو تراب کے ساتھ
یہ دل میں آج گذرتی ہو اضطراب کے ساتھ
رکھیں گے کتنا کہ ہر ناصح استین اپنی
ہمیں تو رو نہا ہی جھپے اور کیا کیئے
کھلی ہو یوں ہو سکھ کی کیفیت مجھ پر
خدا کی واسطے تنہا اوسے نبجائے کوئی
خدا ہی ساتھ تو اک خلق ہو تراب کے ساتھ
بلبل کو غم گل نہ ہو سرگاہ زیادہ
بار دہہ تھکین دیکھ کے اوگیا ادھر کم
نالان ہے کیوں شام و سحر گاہ زیادہ
بمٹھو نہ سہرا گاہ گذر گاہ زیادہ

۱۷۲

[illegible][illegible]

نہیں گزرتا کیسے ہوئی کیو خطا ہے
 بلا نہیں کی گریں غصہ بال کی کھائی
 مجھے نکالی دیتا ہر من دیتا ہر من
 جو کوئی جا ہے کہ دروغ سے نجات دلا دے

پیر سے کہیں ہم پراد کی شرمندہ
 خدا دے عا شق کی گل میں لہا پند
 اوس میری غرض ہی من اوس کا خون
 ہر شہید ہوشیاری کا طبع کا خون

۱۷
صاحب کے ہوتے تو اب اس کی بی بی
ہمیشہ اپنی خدمت میں مجھے رکھ کر خداوند

نہیں لگتی کہیں ہمساری آنکھ
 میں تو قسریاں ہوں آنکھ پر شری
 سرمہ دنیا لہ دار آفت ہے
 سبکی آنکھیں جھبکتی ہیں مجھ سے
 غش کیا مجھ کو ادسکی چٹون نے
 دستہ زر گس ادسنے دیکھتے ہی
 چشم زر گس میں پڑ گئی پھسل
 کون ہو جا چشم ادس سے اب

۱۷۰ وہ تو ہر دل عزیز ہو گا قراب
جس کے اوپر طے تمہاری آنکھ

بی طرح زلف لگی بر رخ کلفام کے مستح
 خال مہند و کجک و دیگر عین زلف ناز

سچ کھایا ہو عجب کفر فی اسلام کیا
 کیوں نہ صیاد رکھے دانی سیر مر کیا

و کھائی تو تیری مرضی ہوئی کہ میں نے اس کو کھا لیا۔
میں نے کہا کہ یہ تو میرا ہی ہے، میں نے کھا لیا۔
اس کے بعد وہ بھی کھا لیا۔

میں ہوں مقبول دست کو مجھوں مجھے
حاضرات اوسکی کر جسکا مجھے سبب ہو
ہم کو بتانے میں ہر حق کو دیکھا سچ بنا
جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت اب کو دیکھ
غش ہوا ہوں ورنہ میں اکبر ہی کہہ کر دیکھ
تو بھی کچھ حق سے ملا ہوا ہوا ورنہ کو دیکھ

جس طرح صورت میں پیغمبر کی من و منہ کے قراب
اوس طرح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ

جیسے بلبل کو ازل سے دوستی ہو گل کو سنا
غشے ہو چا طر بریشان غشوں دل سنا
زلف کو اگر تو سنس خنک سے کیا ہو سکی قدر
محببت ہو صراحی کا گلو گیس قدر
وہی ہی صبا کو دوسری بلبل کے ساتھ
سو ہو ہر مجھ کو نسبت یہی کا کل کے ساتھ
چچ و غم کو اس کے من نشیہ دوستی کے ساتھ
دم نکل جائیگا اوسکا نالہ قتل کے ساتھ

دل ہو کر کتنے کباب اس خیم میگوں پر قراب
کچھ گزک لو چاہے بیستون کو جام دل کے ساتھ

در دل کے مسکرایہ وہ
منقبض تھا ہر سہ سے دل
غم سے جن جھمکیا من ہو لی من
کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا
اوس کے دلین نہیں جگہ میری
سرو قد کے قدم تلے ہو دل
بھولنے کا نہیں قراب لے
پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ
جان کے غنچہ کھکھلا یا وہ
وصول اور نہ کو بھی نہ آیا وہ
آج کیا دیکھ کے بچایا وہ
دلین میرے بھلا سایا وہ
چاہتا ہے یہ زیر سایا وہ
اوس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ

میں ہوں مقبول دست کو مجھوں مجھے
حاضرات اوسکی کر جسکا مجھے سبب ہو
ہم کو بتانے میں ہر حق کو دیکھا سچ بنا
جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت اب کو دیکھ
غش ہوا ہوں ورنہ میں اکبر ہی کہہ کر دیکھ
تو بھی کچھ حق سے ملا ہوا ہوا ورنہ کو دیکھ
جس طرح صورت میں پیغمبر کی من و منہ کے قراب
اوس طرح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ
جیسے بلبل کو ازل سے دوستی ہو گل کو سنا
غشے ہو چا طر بریشان غشوں دل سنا
زلف کو اگر تو سنس خنک سے کیا ہو سکی قدر
محببت ہو صراحی کا گلو گیس قدر
وہی ہی صبا کو دوسری بلبل کے ساتھ
سو ہو ہر مجھ کو نسبت یہی کا کل کے ساتھ
چچ و غم کو اس کے من نشیہ دوستی کے ساتھ
دم نکل جائیگا اوسکا نالہ قتل کے ساتھ
دل ہو کر کتنے کباب اس خیم میگوں پر قراب
کچھ گزک لو چاہے بیستون کو جام دل کے ساتھ
در دل کے مسکرایہ وہ
منقبض تھا ہر سہ سے دل
غم سے جن جھمکیا من ہو لی من
کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا
اوس کے دلین نہیں جگہ میری
سرو قد کے قدم تلے ہو دل
بھولنے کا نہیں قراب لے
پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ
جان کے غنچہ کھکھلا یا وہ
وصول اور نہ کو بھی نہ آیا وہ
آج کیا دیکھ کے بچایا وہ
دلین میرے بھلا سایا وہ
چاہتا ہے یہ زیر سایا وہ
اوس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ

خدا کی تعریف کے لئے جو کتب لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "کتاب الایمان" جس میں ہے کہ جو انسان ایمان لائے وہ میرے خاص ہے اور میں اس کو اپنا وارث بناؤں گا۔

وہ سب میں ہیں جو بے گناہ ہیں اور جو کس سے ہیں یہ سیر نہائی کرے وہ کیوں نہ سب پر حکمرانی رکھی ہر چیز سے اور میں نشانہ کی زیادہ اس سے کیا ہوگی کلامی نہ آئی اس کے دل میں کچھ گرانی یہ لفظوں کے عجائب ہیں معانی جتایا اس کو وہ دشمن سے جانی ہو کیوں اس سے پہ حق کی مرانی نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

وہ سب میں ہیں جو بے گناہ ہیں اور جو کس سے ہیں یہ سیر نہائی کرے وہ کیوں نہ سب پر حکمرانی رکھی ہر چیز سے اور میں نشانہ کی زیادہ اس سے کیا ہوگی کلامی نہ آئی اس کے دل میں کچھ گرانی یہ لفظوں کے عجائب ہیں معانی جتایا اس کو وہ دشمن سے جانی ہو کیوں اس سے پہ حق کی مرانی نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

نشانہ میرے مرشد کے زبانی خدا اکنتا ہے انسان تیری بنایا اس نے آدم کو خلیفہ پڑا ہوا اسم جامع کا وہ منظر بنایا ہے اسے صورت پر اپنی رکھا بار امانت اس کے سپرد کتاب ظالم و جاہل ہے انسان لگا کر نے وہ اپنے نفس پر ظلم وجود غیر سے جاہل ہے مطلق امانت دار عشق و معرفت ہے

نفی فیہ من روحی کا دم مجھ سے
تراپ آگے نگر طال الکیانی

نہیں پڑتا ہے میرا پاؤں آگے گیا چل مجھ پر اداؤں آگے نظر آتا نہیں کوئی گانوں آگے زیادہ اس سے کیا غم کماؤں آگے جو پانی اشک سے ٹھیر کاؤں آگے اسے مشعل میں کیا دکلاؤں آگے

میں تجھ سے بڑھ کے کیونکر جاؤں گے ترے پیچھے میں جی ہارا زل سے کہاں صحرا سے باہر جاے مجھوں جگر خون ہو گیا غم کھاؤ کھاؤ وہ ہمدم ہمدم میرا بھی ہو وہ ایسی ہے اندھیری آگ کا چاند

وہ سب میں ہیں جو بے گناہ ہیں اور جو کس سے ہیں یہ سیر نہائی کرے وہ کیوں نہ سب پر حکمرانی رکھی ہر چیز سے اور میں نشانہ کی زیادہ اس سے کیا ہوگی کلامی نہ آئی اس کے دل میں کچھ گرانی یہ لفظوں کے عجائب ہیں معانی جتایا اس کو وہ دشمن سے جانی ہو کیوں اس سے پہ حق کی مرانی نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

بہارِ سحر و کائنات میں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

کیا نہ کر چھوکتا ہوا اس طرف سے
 میری فی کی صدا سن کر کیا کہتے تھے
 یاد کرتے کرتے چھوکتے مجھ کو بن گیا

کس طرح کہتے نہیں وہ جانتا مجھ کو تراب
 جسکو صد آتش میرا عاشقانا بار ہے

بال زلفون کو جو سرکش تھے پڑے
 جاتے ہو کیوں چھپے تھانے میں تم
 بت پرستی کیا پند آئی تھیں
 مت کہو حق جلوہ گر ہے سب کہیں
 زلف کا فرین پھنسا یا دل حبش
 جس طرف چاہو اور دھیر لجاو عشق
 الامان خوبون سے یا رب الامان
 جسکو اچھو کہہ رہے تھے سب یہاں
 بار کے مشتاق مر جاتے نہ کیوں
 صندلی پوشاک جانا ان نگہ لے
 ساقیا اب تک نہ مرے جی بھرا
 ہر فرہ تیرا ہی جون ناوک کا تیرا
 خوب مارا دل پہ اک جیتون کا دار

لوٹ کے پاؤں پر اوٹ کر پڑے
 شیخ صاحب قبلہ د کعبہ مرے
 کیوں طریق حق پرستی سے چھڑے
 یہ فریب نفس کے ہیں باجرے
 ہنستے ہیں سب ہندو دنگی چھو کرے
 کچھ نہیں چلتا ہر دل کا کیا کرے
 ہو تو ہیں یہ قوم سب جادوگرے
 عشق میں وہی ہو گئے کیسے بڑے
 ملتے ہیں کب جو در غلمان بن کرے
 غم سے اوٹھیں جسکے دل میں انجورے
 ہو گئے خالی ترے گنتے گھر سے
 اسی کمان ابرو میں قربان بن کرے
 آفرین شاہاں سپاری واچھے

بہارِ سحر و کائنات میں
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

افلاک عشق کو نہیں انجام دیتے
 شام دیکھ کر ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

وہ سچا ہے خدا شاہد کہ جو کوئی دہائی سے
 یہ قیوم نکالے گا وہ دن کی نائن میں کرے گا
 گلی میں اس کو ایک عاشق بجا کر کی زبان سے
 چمک ہو شمع کا فوری پھونک کر اپنے
 بسن کو اور بیون کھنکھان کر لگا ہی
 نہ کیچے بار کی تیغ اور سترادے کو لگا ہی

یاد داب دلو مری صبر نہیں آتا ہے کس طرح اوس سے کون جھگڑ کر نظر دیکھو رویداد اوس سے بھلا کون کہ جس جی کیون ہم پہلو تھی کر کے دہائے اوٹھیں کون اوس سے کہ کفارہ ہر اوس کا پوچھو کیون صحرائین ہوں کیسے جنگل میں رو	ایک مینہ پھیرا اور دھڑوہ چلا جاتا ہے مچھنے جو انکھ ملاتا ناہن سین شرتا ہے سٹکے قاصد مرا حال جو جھجھکتا ہے اپنے پہلو میں قیوم کو وہ ٹھٹھکتا ہے جھوٹی ہر بات میں بار اپنی قسم کھاتا ہے میں دیوانہ ہوں مجھ تو سر مجھے نانا ہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۳۳ گھر سے باہر جو نکلتا نہیں لیلی کی طرح
 خانہ دل میں تراب اپنا اوس پاتا ہے

کچھ لائے نہ لیکے جہاں سے کیا صاف دٹھے جو پاک دامن دکھ سکھ میں خدا کو جو نہ جھوٹے باطن میں الگ تھے سب دانا افسوس نہ کر کہ غمخس نے پر صرصر سے سہمی چین کے بوٹے	آئے اوچلے گئے جہان سے تنگے اور کھلے گئے جہان سے دے اچھے بھلے گئے جہان سے غا ہرین نے گئے جہان سے پھولے نہ پھلے گئے جہان سے نازے اور کھلے گئے جہان سے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ٹوٹی جو تراب جگہ سے امید
 شکوے اد گلے گئے جہان سے

ریلی آنکھ تیری گرچہ قتل عام کرتی ہے کبھرتی جو کہیں بل کھا کر ہونی ہر جگہ	پیہ شریلی چتون اور پی کچھ کام کرتی ہے وہ کاکلت نہی چوچ طرح وام کرتی ہے
-----------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------

وہ سچا ہے خدا شاہد کہ جو کوئی دہائی سے
 یہ قیوم نکالے گا وہ دن کی نائن میں کرے گا
 گلی میں اس کو ایک عاشق بجا کر کی زبان سے
 چمک ہو شمع کا فوری پھونک کر اپنے
 بسن کو اور بیون کھنکھان کر لگا ہی
 نہ کیچے بار کی تیغ اور سترادے کو لگا ہی

ایک خان کو درویشوں نے ایک کتبہ لکھا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتبہ کو دیکھے اس کا دل پاک ہو جائے اور اس کی ہر غلطی بخشت جائے۔

جو پتھر نفس کو مارو شیطان کو کر خرچ مزد دیا ہو کیا نفس جل جہنم کو فقیر دگا فقیر ولسر و بھناست داید عادیوں بڑی ہیڈلتا و سکو مجرئی ہوا دیر خدا دریش کی جلست دالو اہل دنیا پر	وہی شرب یمن ویشو لکھی غازی اور سہی وہ کیا جان خوش جسکی کیا مرغ نہا ہی سدا سکی بہین ارشاد و حضرت قبلہ گاہی گلے میں جسکے کھنی سر پہ جسکے تاج ہی حقیر و سکی نظر میں بہتودہ دیر ہی ہی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تراب آگے وہی جاسے کٹر کسٹر و دقا
ابھی تک تو ہماری جیسی صدا نے بنا ہی ہے

خوب عاشق کی عیادت کر چلے پھر وہ گل مجھ سے ملا یار و بھوش رات ادھی کٹ گئی آیانہ یار آگے طاقت اٹھاری کی نہیں قاصد اس سے کینو ہم صدق ترے نخن اقرب کے از ہر بہ خدا اک مرے دل کی کلی کھسلا گئی سایہ طولی بہین پڑتا ہے دیکھ	ہو گئے بیار ب چلے دوست میرے خوش ہوئی دشمن چلے کہہ گیا تھا آؤ لگاؤ پھر ڈھلے وصل کے وعدے بہت بے ہوش کچھ تو کر مشاق سے آری بے اتو لگ جا ایک دن میرے گلے اور غنچہ گل کے سب بھول چلے یار کی دیوار کے سنالے تلے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہم ملا دین او سکو مولیٰ سے تراب
جو خدا کے واسطے ہم سے

ہے سب اللہ آگے کیا کہئے
قصہ کوتاہ آگے کیا کہئے

ایک خان کو درویشوں نے ایک کتبہ لکھا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتبہ کو دیکھے اس کا دل پاک ہو جائے اور اس کی ہر غلطی بخشت جائے۔

ایک خان کو درویشوں نے ایک کتبہ لکھا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اس کتبہ کو دیکھے اس کا دل پاک ہو جائے اور اس کی ہر غلطی بخشت جائے۔

کوئی خوب کو سکھاؤ کی کاو لین	عاشق بیدل و چین سب رسوا ہے
پھر لاوی کوئی ایدھر نہ اوڑھنا نیدی	جان جاتا ہی مر ایا نہیں جاتا ہے

اپنی خواہش کے موافق نہ ہوا کام کوئی
وہی ہوتا ہے تراب جو کچھ چاہتا ہے

اٹسودن نہ فقط پیش نظر پانی ہے	اشکبار میں جد مٹکھاؤ دھڑپانی ہے
واعظ اسطوت نہ آدیکہ کین بیاخا	دیدہ تر سے یہاں تا بکمر پانی ہے
شست و شست اسقدر رانی شیخ خاک طبع	مرد بار کو پڑھا ہے میں خبر پانی ہے
آتش کینہ اعدا اسے کیا خطرہ	جسکی تپت سی مخالف کا جگر پانی ہے
جو ہری تھکا حقیقت نہیں کچھ بھی	جہم گیا قطرہ نیاں پہ گہر پانی ہے
دیکھ پڑتی ہو نہیں اتو کین خشک زمین	زور سیلابی سے سب جنگل و بر پانی ہے
بھگوا جرات نہیں پڑتی ہر دیکھا	باز شند سوا بے پیر زہر پانی ہے
تو ہی لاوی خبر اسکی وہ کہاں لہل	قاصدا عذر نکرا آج کہ جھڑ پانی ہے

پھر نکلت ہی تراب اسکو مری گھر آنا
یوں ہی برسات میں شبت سے اگر پانی ہے

قیامت کیون نہ اسکو یار کی بیدار میں ہے	گھر میں و نرات جسکو بھجری فریاد میں ہے
کون کیون نہ گھر میں کام خوش و قریب تر	جو شیریں کو لیے تلخی جان فرما میں ہے
نہو کسطح سے خوشدل ہر کسطح و نگین	خیال اسجا سخاں کا جسد شاد میں ہے
عاشق عید و فانی نہیں حور و زبان ہو جاوے	رقیبو نکو قیامت تک مبارکبا دین گھر میں ہے

دلیان شاہ جات
وہ دل آواز میں ہے
جسکی تپت سی مخالف کا جگر پانی ہے
جہم گیا قطرہ نیاں پہ گہر پانی ہے
زور سیلابی سے سب جنگل و بر پانی ہے
باز شند سوا بے پیر زہر پانی ہے
قاصدا عذر نکرا آج کہ جھڑ پانی ہے
پھر نکلت ہی تراب اسکو مری گھر آنا
یوں ہی برسات میں شبت سے اگر پانی ہے
گھر میں و نرات جسکو بھجری فریاد میں ہے
جو شیریں کو لیے تلخی جان فرما میں ہے
خیال اسجا سخاں کا جسد شاد میں ہے
رقیبو نکو قیامت تک مبارکبا دین گھر میں ہے

بھگوا جرات نہیں پڑتی ہر دیکھا
تو ہی لاوی خبر اسکی وہ کہاں لہل
پھر نکلت ہی تراب اسکو مری گھر آنا
یوں ہی برسات میں شبت سے اگر پانی ہے
گھر میں و نرات جسکو بھجری فریاد میں ہے
جو شیریں کو لیے تلخی جان فرما میں ہے
خیال اسجا سخاں کا جسد شاد میں ہے
رقیبو نکو قیامت تک مبارکبا دین گھر میں ہے

کمان خانہ کی کمان میں بیٹھ کر ہر گز ہمت نہ کرے
 کہ وہ شہرستان میں بیٹھ کر ہر گز ہمت نہ کرے
 کہ وہ شہرستان میں بیٹھ کر ہر گز ہمت نہ کرے
 کہ وہ شہرستان میں بیٹھ کر ہر گز ہمت نہ کرے

کے کون اور کسے اتنی بات ہے
 خدا کا در نہیں کچھ ناخدا کو
 لیے ہے ہاتھ میں اس کے لیے کون

قراب ایسا اور دوسرے دلوں نہ بھٹکا
 کمان کا قیس و کسکی پارسید

ہمارے رومند ہی جو میں کی ملا جائے
 کیسے کتنے نہیں لیا کھڑا اور دوسرے
 چسپ پھر کبھی باہر پڑتا کہ قدم تیرا
 کہے مت نیک سو کوئی کر جو کس کوئی

قراب اک مرد ہر سے ملا تھیں قلندر ہے
 وہ جگمگ سے بدتر ہے اسے کوئی بھلا جانے

گدا کی اور کوشا ہی ہو کوئی اور کو گدا جائے
 کہا جسے میں ستر میں لہو کا کس کے لیے
 جہاں آئے چھوڑ کر وہاں کب تک ہو گراں
 جب اس کو بندگی کرنا ہوں شہنشاہ پھر

ہو اسے نفس کو اپنی کیا ہے پیشوا حسن
 قراب اس کو بھلا کس طرح شیخ مقتدا جانے

ہوئی اور کس کیا جان بجان میری
 گئی جان میری گئی جان میری

میر جیسے کا فون ہر گز ہے
 ہوت انکھوں کے سامنے ہر گز ہے
 حیرت میں کی ہر گز ہے
 تصویر تری نظر پر ہی ہے
 سادان بن ہو جس طرح ہے بارش

دوران شہرستان میں
 کہ وہ شہرستان میں
 کہ وہ شہرستان میں
 کہ وہ شہرستان میں

خالی ہاتھ سے آئے خالی ہاتھ سے
 یوں سے اعمال لائے یوں سے
 مرد جاہل تھے کسے بات لگے
 خالی ہاتھ سے آئے خالی ہاتھ سے

کیا ہوا اگر تو نہیں لوگو نہیں کہتا ہی کچھ
یار و کچھ پوچھو نہ تم دلچسپو گزری ہو
محکم صورت سی کچھ کام سیرت غرض
چاہ سی دلکی مری پیارے کو تاہی عبت

دوسے تسکین نری اگر اشارت مجھے
عشق میں منت کرو بدنام کسوت مجھے
ابو محبوب نری ہے فقا اگر ذات مجھے
کہ کر نے سے جسے ہو ہی کچھ اثبات مجھے

جیسے آنا ہی نظر جلوہ نیرنگ تراب
دیکھ پڑتا ہے جہاں مثل طلسمات مجھے

تو میں جس سے ہرگز ملاقات ہے
وہی ہے سمیع اور وہی ہے کلیم
رہو جاگتے چاہو سوئے رہو
تصرف اوقد رت کمان ہمسے ہو
حقیقت کو اپنی جو سمجھا ہو خوب
صفت جسکی سب کے مشتاق ہیں

جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
یہ طرف سخن ہے عجب بات ہے
مصاحب تمھارا وہ دنرات ہے
ہمار سی نو کر یار کے بات ہے
وہی اہل کشف و کرامات ہے
خدا جانے بار وہ کیا ذات ہے

وہ کیا گھر میں تیرے بسا ہی تراب
کہ دن عید ہی رات شبرات ہے

یار و جو خوب حقیقت سے خبر ہیں اپنے
چاہو مسجد میں سوچ چاہوں بون بریں اپنے
جیسے جو کہتے ہوں نہایت نصیحت ہے اور پھر
کا لٹھار ب پر قاری نہیں کچھ اسدین شک

معرفت میں وہی منظور نظر ہیں اپنے
حق رہی پاس تم پھر دون گھر میں اپنے
غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر ہیں اپنے
اس مافی من تو غیر ولسو تر ہیں اپنے

دوسے تسکین نری اگر اشارت مجھے
عشق میں منت کرو بدنام کسوت مجھے
ابو محبوب نری ہے فقا اگر ذات مجھے
کہ کر نے سے جسے ہو ہی کچھ اثبات مجھے

جیسے آنا ہی نظر جلوہ نیرنگ تراب
دیکھ پڑتا ہے جہاں مثل طلسمات مجھے

جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
یہ طرف سخن ہے عجب بات ہے
مصاحب تمھارا وہ دنرات ہے
ہمار سی نو کر یار کے بات ہے
وہی اہل کشف و کرامات ہے
خدا جانے بار وہ کیا ذات ہے

وہ کیا گھر میں تیرے بسا ہی تراب
کہ دن عید ہی رات شبرات ہے

یار و جو خوب حقیقت سے خبر ہیں اپنے
چاہو مسجد میں سوچ چاہوں بون بریں اپنے
جیسے جو کہتے ہوں نہایت نصیحت ہے اور پھر
کا لٹھار ب پر قاری نہیں کچھ اسدین شک

معرفت میں وہی منظور نظر ہیں اپنے
حق رہی پاس تم پھر دون گھر میں اپنے
غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر ہیں اپنے
اس مافی من تو غیر ولسو تر ہیں اپنے

ادب میں غافل نہیں ہوتا
نظر جس کو شہ سے ہو نہ سہا
دل

میں عشق کی آگ میں دل بہتا ہے
میں محسوس کوئی اس میں نہیں ہے
میں غم میں دل بہتا ہے
میں غم میں دل بہتا ہے

وہ بڑا عارف بڑا مشتاق ہے
جس کو سیر عالم اطلاق ہے
جس طرح دیوار ہے اور طاق ہے
شعلہ زن پتھر ہے جو چمقا ہے
یہ تو شاہیوں پر نہایت شاق ہے
ہائے ہو یہ شور و شر عشاق ہے
صحبت اہل افتد کی تریاق ہے
نا غفلت کہتے وہ بٹیا عاق ہے

جس کو کثرت عین ہے و شکر کی دہ
وہ مقید کس طرح عالم میں ہو
حق کی نسبت کیا کہوں کم گستا
طالبوں کے دل پہ مرشد کی نگاہ
سائے ادن کے گدا شاہی کی
قدر و ذکر جبر کیا جانے کوئی
ہم کو دنیا دار کی صحبت ہر ذہر
باپ کی فخر مانبری جس سے نہو

ایسا تو بیان کوئی اگل نام نہیں ہے
مرا جانی کوئی اگل نام نہیں ہے
گر ہو گداز داری کی چشم ہم ادبی
کتنے ہیں سبھی نابالغ نام نہیں ہے
دنیا میں تو ایسا کوئی دشنام نہیں ہے
عاشق کو دیکھنا نہیں کم یاد کی گالی

چاہیے مجھ کو دہان جانا شراب
اک جہان تیرا جہان مشتاق ہے

نہیں کوئی تجھ سا خداوند ہے
جو تقدیر پر حق کی خور سند ہے
جو اپنی طبیعت کا پابند ہے
جو دل بستہ مال و فرزند ہے
کہ وہ ان فائدہ او سکا وہ چند ہے
کہوں گا میں حق تلخ ہر چند ہے
ہمارے تو سب سے ہی پند ہے
کہ وہ شکر گروہ رضا سند ہے

میں کہتا ہوں سچ تیری سو گند ہے
وہ شکوہ کرے کس طرح خلق کا
شریعت میں او سکا قدم کیا ہے
اوس پر تو حسرت کا ہو گا عذاب
غیبت سے ہے جو خیر یان ہو سکے
نصیحت سے ناحق بُرا ہو کوئی
جو کوئی بات اچھی کہے مان لو
برائے خدا پیر کو خوش رکھو

دہان شاہ شراب
دیکھتا تھا تیرا جہان
دیکھتا تھا تیرا جہان
دیکھتا تھا تیرا جہان

کوئی بجا کر دعا دی او سکا ہون با کسی
اب بھلا جاتا ہے کوئی نہیں ہے
دل بھلا جاتا ہے کوئی نہیں ہے
دل بھلا جاتا ہے کوئی نہیں ہے

کچھ نہیں ہے اوسکے اگر قدر و فوہی دور کی
 نام عاشق شے جو کچھ کا بھلا اقدار
 ہجرت دیکھ کر کو بہت دوری بولا بلب
 یوں تجلی سے تری بل میں گیا ہوں
 تیرگی خواسی کر دریا ہوں میں آگے آ
 شمع تیری آگے کیسی ہو گئی بل کی سوا
 بے کشش شریک کوئی وصل سکتا تھا
 ہے انانیت میں ایل سے بابت بول کچھ

اب تو پھر تار ہیے تلوار وہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم آہستہ کو قدر ہو نہ ہو نہ ہو لگے
 ہاں صحو و خیر کل تو ہو کر کرتے تھے منع
 نامہ ریح کھیں جلیس تو ہو چھو چا دیان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ ہی تھا اکیا بار
 عشق میں کیا جا کیوں ہو یہ بول
 جب میں کہتا ہوں کی کچھ تر تکتا ہوں

جائے عبرت ہو جہان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے

وہ کھینا ہی خود بند ہی نہیں مقرر کی
 کھیموت اوس گمانی اسل مجھ کی
 یار کا دیدار ہی دار و اسی ناسور کی
 جس طرح سر سر ہوئی تھی خاک کوہ لہو کی
 دم کر دن کچھ برتر تو آیات سورہ نور کی
 کیا بار کھتی تھی وہ کچھ حاصیت کا نور کی
 اگرچہ کوشش کو کہن فریاد تو نامقدور کی
 اور نہ قائم ہوتی ہو حالت ابھی منصوبہ کی

اب تو پھر تار ہیے تلوار وہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم آہستہ کو قدر ہو نہ ہو نہ ہو لگے
 ہاں صحو و خیر کل تو ہو کر کرتے تھے منع
 نامہ ریح کھیں جلیس تو ہو چھو چا دیان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ ہی تھا اکیا بار
 عشق میں کیا جا کیوں ہو یہ بول
 جب میں کہتا ہوں کی کچھ تر تکتا ہوں

جائے عبرت ہو جہان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے

وہ کھینا ہی خود بند ہی نہیں مقرر کی
 کھیموت اوس گمانی اسل مجھ کی
 یار کا دیدار ہی دار و اسی ناسور کی
 جس طرح سر سر ہوئی تھی خاک کوہ لہو کی
 دم کر دن کچھ برتر تو آیات سورہ نور کی
 کیا بار کھتی تھی وہ کچھ حاصیت کا نور کی
 اگرچہ کوشش کو کہن فریاد تو نامقدور کی
 اور نہ قائم ہوتی ہو حالت ابھی منصوبہ کی

اب تو پھر تار ہیے تلوار وہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم آہستہ کو قدر ہو نہ ہو نہ ہو لگے
 ہاں صحو و خیر کل تو ہو کر کرتے تھے منع
 نامہ ریح کھیں جلیس تو ہو چھو چا دیان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ ہی تھا اکیا بار
 عشق میں کیا جا کیوں ہو یہ بول
 جب میں کہتا ہوں کی کچھ تر تکتا ہوں

جائے عبرت ہو جہان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے

وہ کھینا ہی خود بند ہی نہیں مقرر کی
 کھیموت اوس گمانی اسل مجھ کی
 یار کا دیدار ہی دار و اسی ناسور کی
 جس طرح سر سر ہوئی تھی خاک کوہ لہو کی
 دم کر دن کچھ برتر تو آیات سورہ نور کی
 کیا بار کھتی تھی وہ کچھ حاصیت کا نور کی
 اگرچہ کوشش کو کہن فریاد تو نامقدور کی
 اور نہ قائم ہوتی ہو حالت ابھی منصوبہ کی

اب تو پھر تار ہیے تلوار وہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم آہستہ کو قدر ہو نہ ہو نہ ہو لگے
 ہاں صحو و خیر کل تو ہو کر کرتے تھے منع
 نامہ ریح کھیں جلیس تو ہو چھو چا دیان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ ہی تھا اکیا بار
 عشق میں کیا جا کیوں ہو یہ بول
 جب میں کہتا ہوں کی کچھ تر تکتا ہوں

جائے عبرت ہو جہان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے

وہ کھینا ہی خود بند ہی نہیں مقرر کی
 کھیموت اوس گمانی اسل مجھ کی
 یار کا دیدار ہی دار و اسی ناسور کی
 جس طرح سر سر ہوئی تھی خاک کوہ لہو کی
 دم کر دن کچھ برتر تو آیات سورہ نور کی
 کیا بار کھتی تھی وہ کچھ حاصیت کا نور کی
 اگرچہ کوشش کو کہن فریاد تو نامقدور کی
 اور نہ قائم ہوتی ہو حالت ابھی منصوبہ کی

اب تو پھر تار ہیے تلوار وہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم آہستہ کو قدر ہو نہ ہو نہ ہو لگے
 ہاں صحو و خیر کل تو ہو کر کرتے تھے منع
 نامہ ریح کھیں جلیس تو ہو چھو چا دیان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ ہی تھا اکیا بار
 عشق میں کیا جا کیوں ہو یہ بول
 جب میں کہتا ہوں کی کچھ تر تکتا ہوں

جائے عبرت ہو جہان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے
 دل میں نہیں ان طلبیے

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔

۱۲۶ برحق ہے گردہ دوسے شیخی کرے تراب
ہو دے جو آل پاک محمد حنیف سے

۱۲۷ عیسے لانا ترا یاروں پہ کیا ہے
چھپ گیا عارض جو چٹکی منہ زلف داز
کسطح دانا کو ہونا دان کی مجلسین
پیر و پیغمبر کی بھی نہیں تباہ بات

۱۲۸ چاہے کوئی جبری بنے اور چاہے کوئی قدری تراب
نہیب اپنا تو میان اہل قدر و جبر سے

۱۲۹ مدعی کیوں نہ بھی دیکھ حد سے جل جا
ہمتو ٹھنڈی ہن عبث گرم برہے کوئی
تاج یار دان کیسے ہو موسیٰ کو جہان
ریخ پٹری کا کین باپ سے جانا ہی سہا

۱۳۰ تو نور کھسکے اور اپنی نظر نیک تراب
جو کوئی دیکھے تجھے دیدہ ہو سی جل جا

۱۳۱ مقرر شدہ جسد گھر سے باہر اقدم نکلتے
بوقت نزع چھاتی پر تو اسکر قدم کھدے
بھری میدان پانی سے گیا خشک ہو ستر
مزا حم ہونے گریہ مری اس وقت رواج

۱۳۲ لعلستان الفت کی تو کیا کہی
درد مندان جنت کی دوا کیا کہی
مشکر

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایک گدے پر بٹیا بٹیا کر کے بیٹھ کر رہا تھا۔

حشر میں نامہ اعمال کا لگا دینا کیا
پیارے تھک زلف کو چہرے پر لٹکانے

کچھ بھی گر شعر و سخن کا اوسے ہوشی تر اب
کدو دکھلا دے اوسے کر کے یہ نظر رکھوئی

گر عشق سے جنون کی لڑائی نہ ہوتی
ہوتا گذار تیرا اگر عشق کی گلی میں
کاہیکو در پردہ یوں پھر تاقیب حیران
سولی پر وہ پھر پھٹتا اسطر سے نہ رتا

دشمن دیکھنا بن کے کچھ اوس سے گرنہ کھتا
اوسکو تراب تجھ سے بیگانی نہ ہوتی

غیر دوس ہر جسے نامہ بانگی ہے
تو اپنی منہ سے پیار سے گانی مدھی کیو
کیا ہوا موس کا منہ پر عاشق کو لگو
ہر چند روزہ جہان آیا ہو کوئی یان

توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا
اوسکو نہیں کسی سے عزیز گز دو گانگی ہے

مراد ار اخلافت آسان کبرائی ہے
ہمیں ہی حکم سلطانی ہمارا کوئی نہیں ثانی

جہان کا میں جہان ہوں بن برائی
ہمارے منہ سے سچائی بیان کبرائی ہے

یہ سب کچھ کہہ کر لاؤ مجھے یار کی تصویر کوئی
شمع کی کھمبہ پر رکھو ہے کہیں گلگیر کوئی
مجنون کو پھر تو اتنی دیوانگی نہ ہوتی
اس عقل پھر یہ تجھ کو فرزانگی نہ ہوتی
گر یار سے اور مجھ سے ہجرت کی نہ ہوتی
منصور کو حق سے ہجرت کی نہ ہوتی
بازار دوستی کی یہ اچھی بانگی ہے
خوبو نہ نامہ بانگی یہ بد بانگی ہے
بیل کے سامنے کیا کج شک خانگی ہے
نت کوچ لگ رہا ہے ہر دم روانگی ہے
جہان کا میں جہان ہوں بن برائی
ہمارے منہ سے سچائی بیان کبرائی ہے

<p>۲۰۸</p> <p>کتابت نامہ</p> <p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>حادثہ تو ہے فانی کیونکر عدم ہو سکے</p> <p>کشتیہ تار دار افسوس ہم ہو سکے</p> <p>پھر ہم کسب عشق تیری شمع نہ ہو سکے</p> <p>ایسے تو کوئی جا نہیں کا فرستم نہ ہو سکے</p> <p>احوال پر تھارے کوئی چشم نہ ہو سکے</p>	<p>خافل کہ مزی یہ دنیا سے کم نہ ہو</p> <p>پیارو کوئی ہو اس کو کہ دنیا سے کم نہ ہو</p> <p>ایک تو ہو کہ کھڑا ہو جان میں جلا ہو</p> <p>کے ہیں مسلمان اور سچ کو دیکھ کر بیان</p> <p>یا مصیبت اپنی غیر لئے مت کہو تم</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>دنیا کے رنج و غم سزا خوش گم است</p> <p>اندرواسے کوئی بے رنج و غم نہ ہو سکے</p>	<p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>کمان یہ لوح محفوظ اور کمان لوح سادہ</p> <p>وہ مست چشم کیا ہو ساغر لبر زیادہ</p> <p>قرہ ہن جسکے تیر مادک و آبرو کیا دہ</p> <p>نہیں معلوم کیا منتظر و اب کیا ارادہ</p>	<p>صفائیں سجانی کو دیکھو کیا زیادہ ہے</p> <p>نہیں بگوش ساغر سے کم مستحق کی جہن</p> <p>مقابل کوئی اور ترک عالم کہ خدا حفظ</p> <p>نور و لبر میر پھر جہاں تک تاکا بدھ لگا کر</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>کوئی کرتا ہو بد اطہار کوئی رکھتا ہو محض انکار</p> <p>تراپ ایسا برا بدکار کوئی دلیش زادہ</p>	<p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>بائے بنے سپاہی یہ لڑکے بچان کے</p> <p>حلقہ بگوش دل ہوئے ساری جہان کے</p> <p>قربان ہن ہتو بار کی تیر و کمان کے</p> <p>بین شکوہ سند ہم بھی ادسی مہزن کے</p> <p>رسوا ہو اہو عشق من نوجوان کے</p>	<p>دشمن ہوئی ہن جانی ہمارے تو جان کے</p> <p>بائے دکھا دیار سے جیسے جگان کے</p> <p>مہر گان سپت تیر ہی ابرو ہی کج کمان کے</p> <p>کرتا ہی مہر بانی جو غیہ و غیہ نت نہی</p> <p>نامہ کمان گئی تری پیری و قتل سب</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>
<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>	<p>مکتبہ اسلامیہ</p> <p>لاہور</p> <p>۱۳۲۵</p>

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا نسخہ دریافت کیا ہے جس سے کسی بھی مرض کو دور کیا جاسکتا ہے۔ یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے اور اسے استعمال کرنے والے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

<p>مرض ہو عشق کی جسکو تراب اوسکی داکیا ہو نہ وان غلبہ سے سوز کا نہ وان مادہ مراقی ہو</p>	
<p>دل کو مرے لیجیے گر چاہیے ہم پر تری نیک نظر چاہیے جائیے اب آپ جدھر چاہیے یار کو کیا تیغ و تبر چاہیے دانغ تو سہنے کو جگر چاہیے دار بجائے کو سپر چاہیے</p>	<p>غم کے چھپا رکھنے کو گھر چاہیے بس کہ سے ترا آنکھ اور ٹھاؤ لکھنا دیکھ لیا ہے تمہیں سب کہیں ناز و ادا خوبون کے ہتھ پڑن نام نہ لے عشق کا اسے بلہوس فضل خدا ہو تو بلار دہر سب</p>
<p>جس نے کیا سب سے بہین تجیر ہکو تراب اوسکی خیر چاہیے</p>	
<p>جو اس عالم سے تر دامن جزیر خاک جاتا ہے ترا عاشق جان بادیدہ غمناک جاتا ہے کوئی گھر جاتا ہے کوئی صفتہ کوئی جاتا ہے مرانا بلند از گنبد افلاک جاتا ہے جدھر وہ شمع جان قاتل سفاک جاتا ہے جب اسے آگے کوئی خستہ جگر دیا کچا جاتا ہے</p>	<p>وہ اپنے پاک آیا نسی کیا ناک جاتا ہے یہی کہتی ہیں سب رو گئی لگ آنکھ بکھا جاتا ہے یہ صوٹ ہو مری جلدی میں اور پیر شیدا جاتا ہے غلط ہو کر کون سنتا ہو گا یار کو ٹھکر جاتا ہے خدا حافظ اسی خیر کجیہ کہتے ہیں ہر اک جاتا ہے مبارا چاندنی ماری چھپا لایہ وہ منہ پنا جاتا ہے</p>
<p>تراب اوس بستان سے کوئی فی کسطح لاوی نہ وان تک عقل ہو سخی نہ وان اوداک جاتا ہے</p>	

یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے اور اسے استعمال کرنے والے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا نسخہ دریافت کیا ہے جس سے کسی بھی مرض کو دور کیا جاسکتا ہے۔ یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے اور اسے استعمال کرنے والے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے اور اسے استعمال کرنے والے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا نسخہ دریافت کیا ہے جس سے کسی بھی مرض کو دور کیا جاسکتا ہے۔ یہ نسخہ بہت ہی مفید ہے اور اسے استعمال کرنے والے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

دنیائیں کو دست بستہ میں ہر دہن میں کیوں نہ چھائی سے جاؤں ان اگر پیارے یہ چھتر کھتو کہ مجھ سے بہت نہ مل الفت ترمی خدا نہ کری کہو سی ہی کم یہ ناز نہیں ہیں کہ نہیں چلو ہوا کی تاب نعمت یہاں کی اور نہ کہ چاہیے بہن	اکل اٹھا ہر گے بہت اشنا نہ دے خصت یہاں کی آن کی ادب کو چاہے دے الفت مری غضب ہی کہیں جی گواہ ہر کو خدا کی واسطے ایسی دعا نہ دے بندش چہ نہیں بھولو کہ تو ایسا نہ دے نعمت بڑی ہی ہی اگر کچھ بلانے دے
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۶۴	مکن نہیں تراب سیکو دصال یار جب تک خیال غیر کا دل سے اٹھانے دے
-----	------------------------------------------------------------------

پیر چاہے جسے وہ پیارا ہے نہیں چھپتا ہے عشق مرشد کا دل میں جس کے سما کیا ہے پیر پیر کی مار سب سہی جاتے	ہم اوس کی کے ہن جو ہمارا ہے پیر کی درد اشکارا ہے کب ہن اور کا گزاریا ہے فقط اک جبر ناگوارا ہے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۶۵	کب تراب اوسکو بھولے جیتے جی جس کی الفت نے اوسکو مارا ہے
-----	------------------------------------------------------------

جسے ہو دید کی توڑاں سکو بچ دوری ہمیں تو لا تعین کیجئے پناہی تعین میں ترشا ہل سکی بھٹنے کو چشم ظاہر سے جو میر دلو بیکل دیدہ و دانستہ کر بٹھا	جو اوسکی یاد میں خوش ہو اور ہم حضوری حقیقت سے نہیں جانی ہمارا عشق صوری کہاں اپنا نہ دینا ہم کو سکو صوری اوسو غافل اگر کیسے تو اپنی دشواری
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسی کو نہ چھوڑے کسی کو نہ چھوڑے
کسی کو نہ چھوڑے کسی کو نہ چھوڑے
کسی کو نہ چھوڑے کسی کو نہ چھوڑے
کسی کو نہ چھوڑے کسی کو نہ چھوڑے

میں نے جو جان مار دی ہے
میں نے جو جان مار دی ہے
میں نے جو جان مار دی ہے
میں نے جو جان مار دی ہے

سورہ یوسف کا تختہ
سورہ یوسف کا تختہ
سورہ یوسف کا تختہ
سورہ یوسف کا تختہ

دشمنوں پر لطف بڑا دے
دشمنوں پر لطف بڑا دے
دشمنوں پر لطف بڑا دے
دشمنوں پر لطف بڑا دے

دیکھنا جسکا دور درشتی ہے
دیکھنا جسکا دور درشتی ہے
دیکھنا جسکا دور درشتی ہے
دیکھنا جسکا دور درشتی ہے

کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے

کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے
کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے
کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے

ہنسی آتی ہے سکو چاہ اپنی یاد کر میں
کبھی تنہا مجھے گھر کو نہیں کرتا ہر وہ
اجل کیا رہ آتی ہے نہیں ملیں سہ گشت
بہت تہہ پر کر دیکھی دست آئی نہ کوئی بھی

بھلی ہے سے یا دوسکی ہی تو ہی مراد دوسکی
تراپ اس بات سے تھک دہی اگاہ کرنا ہے

خواب سکونین کیونکر نہوں سا جہان سے
یہ لڑا کین ادسکا ہو جو کرتا ہے نقد
کس طرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا
رکھ دے مری سینے پر ذرا ہاتھ تو اپنا
ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس
کون دوسکی خیلا مری کون بنا دے
اٹھو تو دہو دوسکی کا کسی روز ترا گھر
کس طرح یقین آدمی مجھے ادسہ عزیز د

پیش آئی تراپ اپنے نصیب سے دی بات
جس بات کی امید نہ تھی سکو جہان سے

کنتا ہے نہ جھٹونگا میں قصیر کسوکی
پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے
یہ میرے کرنا جانے کو ہر فقر کسوکی
میں خوب سمجھتا ہوں یہ تہہ کسوکی

کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے
کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے
کسی سے یا چاہا اپنی چاہ کرنا ہے
غم درد و فراق اپنا مری بہرہ کرنا ہے
جان وہ سنگدل ظالم گنہگار گناہ کرنا ہے
وہی ہونا ہو لے یا رو جو کچھ اللہ کرنا ہے

چند روز سے میری فکر میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے

میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے

میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے

میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے

زبان پر میری گفتگو ہے کہ
عزیزا بے شک کیونکہ یوسف کو نہیں
تر متناق ویدار سے اپنی مت کہ
رقیب او سکے کو چہین بیٹھے ہیں
تجھے آمینہ سادہ کیا منہ دکھاوے
مخ دوست اس میں بھی ہم دیکھتے ہیں

تراپ انکھ سے میری کوئی او سکوت کے
تجلی عجب چار سو سے کسو کی

و دلہن کر کے ادیر یون کر جا سے
عیاوت کو جو آبادہ دم نزع
نہین چھوٹے کا جس سے کو چہ عشق
چھوٹا کیونکر او دھریں پھیر لکھوں
تو اپنے ہاتھ سے ہرگز نہ کر قتل
یہی دریا دہان طوفان آوے
سبار کہ سب وہی دم زندگی میں
کر دھریں اسی عزیز دے بے تامل

جدھر جاؤں تراپ او دھری ہے
کوئی اوس سے کہاں جھاگے کدھر جا سے

میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے
میرے دل میں ہے کہ میں نے کیا کیا ہے

کتابت میں ہوتا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے اس کا دل پاک ہو جائے اور اس کی ہر بات کو عمل میں لائے تو اس کا دل جنت میں ہوگا اور اس کی ہر بات کو عمل میں لائے تو اس کا دل جنت میں ہوگا

روتا ہوں میں اور سبکی سنا وصل میں
مارا پڑا جو عشق میں طال اللسان ہوا
کہتا تھا اک غریب جد اقا فلیسے ہو

کبتک تراب یار سے عاقل ہو گیا تو
غفلت میں عمر تری تو باون برس گئی

نامو عشق میں ہو خلق میں بدنام ہو
یار و تم جنکی زبان سے تمھے دعا کو خوان
میں غل اور کسے کہاں جا تری جھنڈے
رام رام اونکو کہو یا ہو کر داؤ کو سلام
عید کے چاند کا دھو گارہ مضامین پڑا
ہیزم تر سے نکلتا ہو مہو اچھلے وقت

شام سے صبح ہوئی یار نہ آیا اب تک
کون کتنا تھا تراب اور بگاڑا شام ہو

کیون اب حسرت ہو بنفzul ہمار چلے
یون بھی اتنا ہی عیادت کو کیلے کو کوئی
عشق کو غمیں پھینسا تھا جو بہت رو رو
غلیہ عشق رو جانٹ توجینا ہی کٹھن
کبھی ابر صر سے نگہ لڑتی ہو اور دھڑکی

نیچان چھو او سو یار دل از ار چلے
نہ دعا کی نہ ودا اور اسے مار چلے
غم بھرا نہیں اسے کر کے گرفتار چلے
موت دو نوئی آپس میں جو ہنسیار چلے
کیا عجیب شق و محشوق سے تلوار چلے

کتابت میں ہوتا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے اس کا دل پاک ہو جائے اور اس کی ہر بات کو عمل میں لائے تو اس کا دل جنت میں ہوگا اور اس کی ہر بات کو عمل میں لائے تو اس کا دل جنت میں ہوگا

کی

[illegible]

ہم اوسکے تصدیق ہیں جو بشوہر کامل
بندہ ہیں اوسیکاموں جو مولیٰ سولہ

کیونکہ قرابا اوسکو کے ہادی برق

جوانم سے کہہ دیکھا وہی اور محبوب کو چیتا و

ہم کو بد سنائیے غیر وہ نہ دھال کے
معتوق کا خوب محو دیر طبع کو تھے
کیا کام ادھو دھو لے بنا دھار سے
مکن نہیں کہ بھروہ کیلے اسیر ہوں
عاشق بیچارہ کیوں نہ ہوں نازا دلوا
مست گرم ہنپہ غصے سے ہوں مثل آفتاب

بہیمہ عیش تراب گدا کو کوئی حقیقہ

شاہون کے چلے ہیں : فقیروں کے بال کے

کہو جو چاہو یہی وقت لن ترانی ہے
 کبھی نہ تکرار قبول سے بہ گمان پایا
 کہی طر سے نہیں ظلم سو تم آؤ گے باز
 مرا اور اسکا عجب قصہ محبت ہے
 سنا ہو قصہ شیریں و لیلی و مجنون
 بنو جو چہو ہے حقیقت اور معرفت کہ آتا
 تراب کیا کہی مشوق کے تانا کا

نیا شباب ہو پار نہ نئی جوانی ہے
 ہمیشہ آپ کو ہم ہی سو بہ گمانی ہے
 وہی کرو گے جو کچھ اپنے جبین تھانی ہے
 عجز طے سے ہم الفت نہانی ہے
 کوئی لکھے تو ہمارا ہی عجب کہانی ہے
 کسی سے کیا کہوں یا رہو میز جانی ہے
 کہ بر نشان کا نشان محض بر نشانی ہے

۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲

کرم کے جس میں بے ایمان
قص و قدر کے پیل جن کی کائنات میں
تاکید اس پر اور خود جن کو داد دے
کیا جان پہچانی کے لئے اس نے اس کا
جو دنیا دامن میں تازی سوار کی

۲۲۶

بہارِ کشتی و زمانہ زبانی
 شعلہ جہان کی دھواں دھواں
 ۱۱۰

۲۲۲

تراپ اپنا گریبان چروا لی کیون نہ سکندر
 جو نوشاہہ کے دامن سے لگی سنجاق دارائی

۲۲۳

گوتراپ دستِ بہت کین مجھ سے لڑ پر دایان
 پر مجھے پرواہ ہوزاوس شوخ بی پروا سوسے

۲۲۴

ذوق ہے جسکو سسلی کی حضور سے تراپ
 شوق اسکو کچھ نہیں پھر دعوتِ اسماء سے

۲۲۵

اب وہ جانے کی بات ہے
 جہاں میں ہے کشتی و زمانہ

۲۲۶

جس شاہ کو کشتی بہت کشتی
 وہ گریب تہا نہ کوئی سہیلی

۲۲۷

دولتِ شاہِ بہار
 دنیا کی کامیابی کی بات

۲۲۸

اب وہ جانے کی بات ہے
 جہاں میں ہے کشتی و زمانہ

کتاب الفیہ فی علم الکلام
جلد اول

کتاب الفیہ فی علم الکلام
جلد اول

نرس کی اکسین کھل دیکھو اوکی خوبی میں
مجنون مشتاق تھا دینا دینے کو سکو کیا
عاشق کو صبر آئے دہر گزشتہ اسیر کی
پردہ نہ جلتا تھا ادھر ادھر شمع روتی تھی

ہرچشم کوئی اوس کے نہیں بار و قسم نہیں کی
لیلی سے دل ایسا لگا پردہ نہیں کوئی کی
ہاتھ آدھی خاک دسکو اگر عشق کی تعلیم کی
سو دگدگ از میں کئی شب سحر طریق کی

۲۲۸ دن بیکرا سی میں گیارہ انتہا رہیں کئی
اکدم تراب آرام سے گزری مجھ چین کی

بارہ سہمی تیز کیا فراد کو تیشے میں ہے
عاشقی پیشو لگا کوئی گر پریم دیکھا نہیں
نرم فقر میں نجا اسے منکر دہشت
بس گیا جی میں مکر اوس جہر طلعت کا خیال

عشق شیریں چرگما اوس کے رگ و ریشم میں ہے
اک نہ اکا و ستاد شاگرد و لگا ہر پیشے میں ہے
یاں سمجھ کے پاؤں مہرناشیراں پیشے میں ہے
دل میں اپنے کیا سایا دہ پرشی پیشی میں ہے

۲۲۹ میں اسی پر محو ہوں کہتا ہوں مجھے تراب
دھیان ہے اسکا کہ صریح کے اندیشی میں ہے

آنکھوں سے مری بار نہ ہو دور اسے
کیون تر جمی نظر سے وہ لگا دیکھو پھر
اک دن بھی عبادت کو نہ آیا وہ دل آزار
ہوتا ہے نہیں خشک ورا بدہ خونبار
ہر گز نہ کہی بار کو دے غیر سے ملنے
زاہر تو سمجھتا ہی نہیں عشق کی باتیں

منا رہے وہ مجھ سے بہ ستور اتھی
گر چشم نہائی نہ بین منظر اتھی
بابوس نہ کیوں دل رنجور اتھی
چنگا ہو کسی طرح یہ فاسور اتھی
عاشق کا اگر کچھ بھی مقدر اتھی
جو مرنے کوئی عقل سے معذور اتھی

۲۳۰ دی اک صاحب ہر دوسرا ہے
سوا اسے نہ نہیں کوئی دوسرا ہے
کیا اسے عدم سے ہم کو بود
ہمیں ہر دم او بیلا اسے
دی ہے جو کہ اسے دوسرا ہے
ہمیں بھی دوسرا ہے اسے
۲۳۱

۲۳۱

بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے

منہ سے نہ کہ اپنی کہ مر جاؤں تو دیکھوں
کرتا تھا قیہو سے وہ اکدن مری غیبت
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگا بات بنا کر
وان آد لگا آگے جو کیا ہے عمل بد

ایمان شراب اپنا سلامت رہی کیا ڈر
جائیں گے نہ اچھے مختار کے پیچھے
صل اللہ و آرد
محبہ وسلم ۱۱

وہ گھر میرے آدے ہنسادی مجھے
یہی ہے مری اب خدا سے دعا
مین اپنی ہی بس مین ادسی کر رکھوں
نہیں ادھنی ہے دل سے یہ آرزو
تراز و رجب جانوں اے پل اشک
نہ خط لکھ سکے جو نہ کچھ کہہ سکے
مری یاد قاصد دلانا اد سے
ادھنا منہ سے برق ذرا ہنسکے بول
مرے دل کو ناحق کیا تو نے قتل
تجھے کب کون گا مینا نفس
کل اک درد مارے فی مجھے کما
ہے دل مین میری ہی درد ہے

تو امی پیرا ایسی دعا دے مجھے
تو امی پیرا ایسی دعا دے مجھے
تو امی پیرا ایسی دعا دے مجھے
تو امی پیرا ایسی دعا دے مجھے

بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے

بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے

بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے
بہارِ حبیبی جی خوب سے

بہارِ ناز و نغمہ کی گنجینہ میں سے ایک گنج ہے جس کی طرف ہر دل متوجہ ہے۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔

دیکھ لوں میں بھی ملک ہلال عید
قاصد اس طرف آج جاتا ہے
مطالب و مسئل سے نہ ہوسکتا
اوسکو کہنے کھلا نہ صیبت ترا
جام سے سے نہیں غرض کچھ اور
پھر اوسیر کا وجود دیکھ ٹرے

ایک دم یار کو نہ بھولوں تراب
کچھ دعا ایسی مجھ سے دم کر دے

جو ہر ادسے تیغ ابرو کا ہر ہر بال ہے
در کس سے ضبط ہو کر نہ نکلے دسراہ
سید لاغوجان کی دل کو کیا چورنگ تھا
زلف میں چھپ چھپ گیا دل موہو تب کیا کر
کوئی تبست و غم کی کجانی سے خوش ہو تو
دسی و فردا کچھ کہہ سو فی ابن الحال سے

یار دہا کیا پوچھتا ہے فقر میں حل تراب
چین سے کتنی ہے ادسکی خوشی و غم

ہست کسکے یو اسباب نیامع کرتا ہے
عبث کر تو ہوا ایل دل لعل عمل اتنا

بہارِ ناز و نغمہ کی گنجینہ میں سے ایک گنج ہے جس کی طرف ہر دل متوجہ ہے۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔

بہارِ ناز و نغمہ کی گنجینہ میں سے ایک گنج ہے جس کی طرف ہر دل متوجہ ہے۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب ہے جس کی ہر ورق پر عشق و محبت کی داستانیں لکھی ہیں۔

<p>دل و جان چھوڑا ہو گیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>	<p>دل و جان چھوڑا ہو گیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>
<p>۲۵۸</p>	<p>اہل جہان ہن خراب اپنی عمل سے تراب وضع بد روزگار دیکھتے کتبک رس ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>
<p>یہ کائنات نے ہزاروں کو دسا ہے مرا دل کیوں شکنجے میں کسا ہے تو خود گل ہے اور چھو لو نہیں لسا ہے تو اسے نام خدا جب سے لسا ہے ہمارے لو نہیں کوئی آپ سا ہے یہی چہر چاہیساں صبح و سہا ہے یہ ترے دلمین کیا و سوسا ہے</p>	<p>یہ کائنات نے ہزاروں کو دسا ہے مرا دل کیوں شکنجے میں کسا ہے تو خود گل ہے اور چھو لو نہیں لسا ہے تو اسے نام خدا جب سے لسا ہے ہمارے لو نہیں کوئی آپ سا ہے یہی چہر چاہیساں صبح و سہا ہے یہ ترے دلمین کیا و سوسا ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>
<p>۲۵۹</p>	<p>بظاہر رند ہے باطن میں زاحمد تراب ایسا بھی کوئی پارسا ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>
<p>مچھلے تم چھپ کے گل پہاڑ سے گئے گھر سے اوجڑے اور اشیان سے گئے آج تو کچھ وہ بد گمان سے گئے آہ ہم قدر برگ پان سے گئے گل سے گزرے اور بوستان سے گئے اسی حیرت میں ہم جہاں سے گئے پھر اسے جو کوئی پہاڑ سے گئے</p>	<p>مچھلے تم چھپ کے گل پہاڑ سے گئے گھر سے اوجڑے اور اشیان سے گئے آج تو کچھ وہ بد گمان سے گئے آہ ہم قدر برگ پان سے گئے گل سے گزرے اور بوستان سے گئے اسی حیرت میں ہم جہاں سے گئے پھر اسے جو کوئی پہاڑ سے گئے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>
<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>	<p>یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے یہ دیکھ کر کیا ہے</p>

پیدا کیا خدا سے عبادت کی راہ ملے
 استعمال ایسے ہیں تو امید پیش ہے
 جتنے مرے جو یاد میں اس کی ہر قرباب
 جبکہ نہ ہارے اور غفلت میں نہ کو سیٹھ

خواجگی پر اپنی رسی لٹا کر تپ جاتا ہے
 اپنی ہستی سے الگ ہو جیسی کی تو ہے
 بس طرح کئے ہیں ہر طرف خون و شہر
 یوں فقیر کا غور پانا بہت دشوار ہے
 عقل ٹلے جاتی ہیں خوب تر بیزبان
 زربازی میں جنادی اور کو خود مار جا
 اول داخل رہی ہو ظاہر و باطن میں
 باوجود کار و باغ غفلت اس عالم کو بیچ

کیا عبادت خاصا شکر شکل ہر قرباب
 بے عقبت ہو شاعی ذات کو تپ جاتا ہے

بار و دیگر کہین وہ شک و آتا ہے
 چاہوں ہر درد مان و نہین کہ شکل
 سہ وہ لڑکا کہین شرا کی نہ کہینٹھے
 تہ اور جاتی ہو انکھ و شب بھل ہیں

کہ اندھیر میں جھنجھٹا نہ نظر آتا ہے
 ہر مری دلین یہ وسواس خطرات
 کیا ترا کام ہی بان کہوں تو اور مہر آتا ہے
 جس گھڑی دل کو مری نون سوتا ہے

وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے

یہ کہ کسی کا کہی کسی کا کہے
یار کی گالیوں سے جو خوش ہو
پیر بھائی میں اوسکو کیسے کون
یار ہی اوس سے نہ کہیں یارو
آئینہ لور کے وہ کہتا ہے
بھٹکا پروانہ میں نہیں کی
عاشق بقیہ راز اوسکا ہے
گھر سے اپنے وہ ابتلاک بھرا
ہمتو خوبون سے ہو گئے آس
لوے گل سے کوئی چاؤے خبر

وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے

اولین جسکے تو بس گیا ہے تراب
نام تیرا وہ کون لیا نہ کرے
صنم کے دیکھنے کو اے دل کیا تملانا
مجھے بھونچا دی کوئی وان گہرا تانہ میں
وہ مجھے کنگیا چلبیں گھر سے بھڑونگا
کون کس سے کہا تھا جو قسم کر کے گیا تھا
منہ سے کا وعدہ تھا آیا ہو گھر جسے
کہو انصا سیرا تو کسطح جبر آدے

وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے

وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے
وہ کہ جس نے اپنے دل میں چاہا ہے

۲۴۲

دو کھمکے جھکے کل کرا اوسنے
بول اوٹھا اک مصاحبا و سکا تب
تو کہہ چلنے کے واسطے جسکے

کون یہ ناتوان جاتا ہے
یہ وہ اسے مہربان جاتا ہے
غیر کی بات مان جاتا ہے

کیا تراب اس کے آگے بڑا اب
جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

ہیں دیدہ ترین مرے دریا کی تاشے
کیون گھر سے نہ گھبرا کے لوں دیبا بان
انکھ اوسکی جھپک جانا نہ پھر انکھ لگاؤ
یار دودھ مرے گھر میں پیر کر کہیں اکدن
عالم وہ کہاں جو قد بالا کا ہے تیرے
آؤ کو ذرا اپنے مرید سے ملا دوسے

اسے بزم میں آدیکھ کر گنگا کے تماشے
دکھلائی ہی وحشت مجھے صحر کی تماشے
دیکھے جو تری عاشق رسوا کے تماشے
دکھلاؤ نہیں اوسکو دل شیدا کی تماشے
دیکھے میں بہت عالم بالا کی تماشے
بندہ ہوں دکھاؤں مجھے مولیٰ کی تماشے

کہہ اوس سے تراب پوچھتا ہے یہ نہ چھوٹے
دیکھے نہیں اوسنے ابھی فقر کے تماشے

۲۹۲

بیتے سی اگر بارہ پیکان نکل جاے
مقام ہوں غم سحر سے دکھلاؤ ذرا منت
آتا ہی تو آ وعدہ نہ کر راہ نہ کھلا
میں لے خط و زلف بھی ظالم و کافر
دیوانہ اوسے کہنے کے کسا لیلیٰ سنے دیکھو

قربان ہوں تیرے کیون جان نکل جا
مشتاق ہوں تیرا کی ارمان نکل جاے
صبر آری کیسے طرح یہ جلیان نکل جاے
ہندو سی کہاں تیج کے مسلمان نکل جا
مجھن کہیں بوسہ سامان نکل جاے

[illegible]

چشمہ حیوان ہے لب او صفا سکندر
دل کی شدہ عشق کی باز می تو جیتا
طفل باز گیر ہے میرے بسیرین کٹھن کی طرح

سبزہ خط خضر جز لطف سیدہ ظلمات
جی نہیں ہارا کبھی تیرہ کتنا ماسے
بھیر و جی چاہوں جد جگر او سکی میرا تھہ

عشق کا دعویٰ ہے مجھ کو یا شاہ ہر تراب
گر وہی سن کر نہ تو دعا اثبات سے

وہ دلبر سر پہ آچھو نیا خنجر لے
میں اوسکے غم سے مرنے ہوں کہو جا کے
گیا خشک ہو جاتی ہے سر سبز
اگر جنگل میں جاؤں گ لگ جا کے
حقیقت کا مژہ سالک پناوے
نہ سے جا ہے وہ اک چو نہیں مارے

تراب اوس بت کو ڈر ہو گر خدا کا
تو بندہ ہو مراد امن یگر لے

مرے دل کا غم بار بھی سکے
رولایا مجھ سے جس قدر عشق میں
نہ سے صبح دم سے کا جہا ایک ہو
کبھی ہو کہ وہ سنہ لگاتا نہیں
تراب اوس کو دیر عشق بھیج کا تخم

میں لاچار ہوں مجھ سے کیا ہو سکے
کوئی اس قدر اور کب رو سکے
شب وصل میں وہ کہاں سو سکے
کوئی یار سے بات کہہ تو سکے
صنم دل میں اپنے اگر ہو سکے

چشمہ حیوان ہے لب او صفا سکندر
دل کی شدہ عشق کی باز می تو جیتا
طفل باز گیر ہے میرے بسیرین کٹھن کی طرح
سبزہ خط خضر جز لطف سیدہ ظلمات
جی نہیں ہارا کبھی تیرہ کتنا ماسے
بھیر و جی چاہوں جد جگر او سکی میرا تھہ

وہ دلبر سر پہ آچھو نیا خنجر لے
میں اوسکے غم سے مرنے ہوں کہو جا کے
گیا خشک ہو جاتی ہے سر سبز
اگر جنگل میں جاؤں گ لگ جا کے
حقیقت کا مژہ سالک پناوے
نہ سے جا ہے وہ اک چو نہیں مارے

کافر سے لالی لال اب ایمان کہاں ہے
جب دل اعلیٰ ال تو پھر ایمان کہاں ہے
نفاش

۲۳۴
 کہیں اس مرض کی ہر قسم کی دوا نہ ملے
 وہ بھی کبھی کبھی لگتی ہے اور اس کی علامتیں
 اس کے جسم میں ہوتی ہیں اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا

نصیح تجھے معشوق کی پہچان کہان صبر آئے مریے واکو یہ اس کہان کہان اس درد کی مان دار و دوران کہان اس وحشی کو یان دست میل کہان کافر سے جو بھاگے تو مسلمان کہان	خفاش کو کب مریے کی طلعت نظر آو جیتک کہ مریے ہر مریے اور گادہ رہ احوال مراد نکھکے کہتے ہیں اطلب مجنون کو تر ہے چاہیے صواب فیت اس طفل ہر مریے کی دل نہ سہنے گا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کس طرح تراب او سکویں مریے کروں اپنا یوسف کی حسرت داری کی سامان کہان	۳۵
------------------------------------------------------------------------	----

وہ ادم بار کہتا ہے تجھے سے دم کی بیاہ دعا جسکی کرے تھی نفع اک عالم کی بیاہ یہی ہر سخت پیر میں نبی آدم کی بیاہ رولانی ہر جگہ اس قیدہ پر ہم کی بیاہ	تب ہوا سو ترابوں مجھے ہر غم کی بیاہ اتنی خیر کیجو درد مند ہوا وہ خود ترہا عاشق بجا راز دے دل کا ہوا تو اپنی آستین گدے مریے کی بیاہ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تراب آزاد سے دل کو خبر کیا ہو طبعیوں کو کہیں بن کیسے ہو تشخیص نامحرم کی بیاہ	۳۶
---------------------------------------------------------------------------------	----

مجھے مریے کی طرف کبھی اعتناء نہ کی مولیٰ کی بندگی میں جیسا دوسرے خطا نہ کی اسوس عمر نے مریے کچھ بھی فغان نہ کی ایسی تو ہوا مریے سے کسی پر بھانا نہ کی تجو بزرگ درد علاج شفا نہ کی	۳۷
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----

۳۸
 کہیں اس مرض کی ہر قسم کی دوا نہ ملے
 وہ بھی کبھی کبھی لگتی ہے اور اس کی علامتیں
 اس کے جسم میں ہوتی ہیں اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا

۳۹
 کہیں اس مرض کی ہر قسم کی دوا نہ ملے
 وہ بھی کبھی کبھی لگتی ہے اور اس کی علامتیں
 اس کے جسم میں ہوتی ہیں اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا

۴۰
 کہیں اس مرض کی ہر قسم کی دوا نہ ملے
 وہ بھی کبھی کبھی لگتی ہے اور اس کی علامتیں
 اس کے جسم میں ہوتی ہیں اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا
 اس کے جسم میں ہوتی ہے اور اس کی دوا

عشق کی رسکے زمین اس کے تراب
خوب نام چین سے گزرے ہیں

خیردار اپنا جویا یا مجھے
کیے اسے مجھ پر سزا رون تم
رقیبوں کے برہنہ رہا نہ تون
گیا اس کی مجلس میں جب مدعی
فتان سے کہے میری وہ کہنے لگا
وہ گھر پہنچے غوشی کر رہا
میں قاعدہ کا مٹھ کیوں نہ بیٹھا کر رہا
میری طرف رخ کر کے کہنا ہے یار
میں جاؤ گا مجھ کو درد کے کوئی
خدا یا خبر سچ کرے آئے جا

تو دل لیکے کھرا دکھایا مجھے
بہت عشق میں آدھایا مجھے
میں روٹھا نہ کب ہی منایا مجھے
بٹھایا ادھ سے اور دکھایا مجھے
میں سوتا تھا کہنے جگایا مجھے
مزدور و عیشم کا چکھایا مجھے
یہ فردہ تو اس نے سنایا مجھے
اور دھڑلے لچھا خدایا مجھے
زیر دست نے اک ملایا مجھے
کہ دم ناک میں غم سے آیا مجھے

نہیں کم ہے ظل بہا سے تراب
وہ رات پریشان کا سا ہے مجھے

بہت اس نے ابھی سنا ہے مجھے
نہ تھا میں نہ یہ پوئے اس کے خبر
یہ کون اس سے سیر لہر سوس کے
نہ پیغام پہنچا نہ کوئی خط لکھا

نہایت جیلا کر دکھایا مجھے
گیا گھر وہ دے کر بھولایا مجھے
غضب نے رستہ دکھایا مجھے
بھلا دل سے اپنے بھولایا مجھے

خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا

خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا

خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا

خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا
خدا کی رحمت سے نہ بچا

[illegible]

۲۵۲

[illegible]

<p>گرہ چھوڑ کر تراب سیف زمان بات کہتا ہے اور سے ڈر ڈر کے</p>	<p>۳۳۵</p>
<p>عاشق کی بیان جان نکلتی پر بہت لا لہ تو گیا ٹوٹ نزار سے کرچن سے اوسکی بھی کین انکھ لگی سر سے دورما ہوں میں ہیا تری اتھے کی شکون ہوتی ہو ادا اوسکی جو بیباختہ پن سے لوئے نہ کوئی آج مرے غنچہ زن سے</p>	<p>جائان نہیں کرتا ہر سفر اپنے دل سے اب سینہ پر داغ دکھانے کسے بلبل کیا لگ گئی ہے نکلتی حیران زبں ہرگز نہ گمان سی ہو خطر صد کو ایسا کوئی لاکھ بناوٹ کر سی ہرگز نہ ادا ہو بلبل نے کہا گل اتھے کل سی مردہ چنکا</p>
<p>کس طرح تراب اوس بلبل کو وہ کینکر نزدیک ہی وہ جان سے اور دور تر تن سے</p>	<p>۳۳۶</p>
<p>گر بار نہ کتا اوس کی زلفون رسن سے آتی ہے بلا جاگ میں بہت سر کین سے اوس لعل کو نسبت نہیں باقوت میں سے نافوش ہوں میں آتلب کی کھوئی جگر کیون دل نہ لگی قیس کا صحر آفتن سے مردہ وہ کین ہر تھم نکا لہ کفن سے</p>	<p>بچتا نہ کی طرح یہ دل چاہہ ذوق سے زلفون سے نہ سبٹ معائب کی خسار کو پہن سے رجان کمان و کمان جان کا نکرا کتا ہی وہ صراف بچہ دلو کو مرے دیکھ انکھوں میں ہر پیلی کی رم آمو و حشے مست گور پہ رکھ ہاتھ کیسے دم تلتین</p>
<p>مفتون ہوا جب تراب یسا مسلمان اللہ بچا دے وہ بت شوخ کی فن سے</p>	<p></p>

ادسی خاطر من زین جوی نازنیا دار
نخل بار خست بست عاشقی بزر زاریا دار
چو فانی ده نهی سبب کار آریا دار
ادسی بمر تو که ذره نهی تو خوار آریا دار

بہارِ حیات میں ہر لمحہ کی لذت
 دنیا کی ہر بات سے دل کو بے رغبت
 ہر لمحہ کی لذت سے دل کو بے رغبت
 دنیا کی ہر بات سے دل کو بے رغبت

دورہ جو مرے یار کا دامن نکالے بیدم ہو اگر تیر کا پیکان نکالے کیا یا نون سے وہ جا بیان نکالے کیا اوس سے کوئی جان پہچان نکالے	گردشیں پر چرخ یہ دورہ ہی اٹکے گھائل تو ہے عاشق اب شوق قربان لیلی کی مژدہ چھ گئی مجھوں کی جگر تین جو دیدہ و دانستہ کرے سبے تجاہل
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کافر کو کرے رام محبت میں ہو بہ نام کوئی جگ میں تراب ایسا مسلمان	۲۲۲
--------------------------------------------------------------------	-----

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے لگا لو دانے سلیمانی اوسکی سرنے غبار دل میں نہ کرے یار پاک دامن سے نکل نہ جائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے یہاں تو آگ لگی ہے سارے سادھن سے بہن تو کام پڑا اوس جان فرین سے جو چھپے سبکے طرف دیکھتا ہے چوہن سے دہر ٹانگے اوسی نے فرہ کی سوزن سے میں خوش چین ہوں اسی ماہر کی ضرب سے وہ کیا سمجھ کے دل لایا لگا دھن سے	خدا بچا وہ کافر بچے کی چوٹ سے نہ بچ دے کہیں زاہد کو رشتہ ترار سے بہت نہ چھار چھٹکا دے سکے خاک دامن سے وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے کہان کی موی کا ناز کا لبنت کیسی جو در پیر کیسی نہیں سمجھتا کچھ کیو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین لگا ہی دیکھ مری گھاؤ جسکے عمرے کا چمک فی جسکی کیا یار و چاندنی میں جہن میں دیکھ پڑی جسکو چار دن کی بیا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو کام ادسنے کیا دوستی کے پردہ میں تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

دورہ جو مرے یار کا دامن نکالے
 بیدم ہو اگر تیر کا پیکان نکالے
 کیا یا نون سے وہ جا بیان نکالے
 کیا اوس سے کوئی جان پہچان نکالے

گردشیں پر چرخ یہ دورہ ہی اٹکے
 گھائل تو ہے عاشق اب شوق قربان
 لیلی کی مژدہ چھ گئی مجھوں کی جگر تین
 جو دیدہ و دانستہ کرے سبے تجاہل

کافر کو کرے رام محبت میں ہو بہ نام
 کوئی جگ میں تراب ایسا مسلمان

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے
 لگا لو دانے سلیمانی اوسکی سرنے
 غبار دل میں نہ کرے یار پاک دامن سے
 نکل نہ جائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے
 یہاں تو آگ لگی ہے سارے سادھن سے
 بہن تو کام پڑا اوس جان فرین سے
 جو چھپے سبکے طرف دیکھتا ہے چوہن سے
 دہر ٹانگے اوسی نے فرہ کی سوزن سے
 میں خوش چین ہوں اسی ماہر کی ضرب سے
 وہ کیا سمجھ کے دل لایا لگا دھن سے

خدا بچا وہ کافر بچے کی چوٹ سے
 نہ بچ دے کہیں زاہد کو رشتہ ترار سے
 بہت نہ چھار چھٹکا دے سکے خاک دامن سے
 وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے
 کہان کی موی کا ناز کا لبنت کیسی
 جو در پیر کیسی نہیں سمجھتا کچھ
 کیو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین
 لگا ہی دیکھ مری گھاؤ جسکے عمرے کا
 چمک فی جسکی کیا یار و چاندنی میں
 جہن میں دیکھ پڑی جسکو چار دن کی بیا

جو کام ادسنے کیا دوستی کے پردہ میں
 تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

دورہ جو مرے یار کا دامن نکالے
 بیدم ہو اگر تیر کا پیکان نکالے
 کیا یا نون سے وہ جا بیان نکالے
 کیا اوس سے کوئی جان پہچان نکالے

گردشیں پر چرخ یہ دورہ ہی اٹکے
 گھائل تو ہے عاشق اب شوق قربان
 لیلی کی مژدہ چھ گئی مجھوں کی جگر تین
 جو دیدہ و دانستہ کرے سبے تجاہل

کافر کو کرے رام محبت میں ہو بہ نام
 کوئی جگ میں تراب ایسا مسلمان

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے
 لگا لو دانے سلیمانی اوسکی سرنے
 غبار دل میں نہ کرے یار پاک دامن سے
 نکل نہ جائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے
 یہاں تو آگ لگی ہے سارے سادھن سے
 بہن تو کام پڑا اوس جان فرین سے
 جو چھپے سبکے طرف دیکھتا ہے چوہن سے
 دہر ٹانگے اوسی نے فرہ کی سوزن سے
 میں خوش چین ہوں اسی ماہر کی ضرب سے
 وہ کیا سمجھ کے دل لایا لگا دھن سے

خدا بچا وہ کافر بچے کی چوٹ سے
 نہ بچ دے کہیں زاہد کو رشتہ ترار سے
 بہت نہ چھار چھٹکا دے سکے خاک دامن سے
 وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے
 کہان کی موی کا ناز کا لبنت کیسی
 جو در پیر کیسی نہیں سمجھتا کچھ
 کیو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین
 لگا ہی دیکھ مری گھاؤ جسکے عمرے کا
 چمک فی جسکی کیا یار و چاندنی میں
 جہن میں دیکھ پڑی جسکو چار دن کی بیا

جو کام ادسنے کیا دوستی کے پردہ میں
 تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

کون کتا ہے فقیر و زمین تراب ایک ہے زند
 رند مشرب تو ہوئی صاحب عرفان کتنے

آشنائی میں تو خوبون کی برائی دیکھی
 رام رام ادسکو بھی کہتے ہیں اور چوہین
 منہ سے جو آئینہ رہتی ہیں جنت سا وہ دھما
 آستان بوسی کی جو سکی ہوشیوں کو
 اور خیال سے سب عشق میں چھوٹی لیکن
 فری فری سرورہ کیونکر نہ کرے لہفت و ہر
 تر ہوئی آنکھ مری خشک ہوا خون تمام
 بے اثر جان کرے آہ صنم کتا ہے

آپ بدنام ہوا یا رگور سوانہ کس
 ان ترے دل میں شہاب اتنی سائی دیکھی

اس طرح وہ اک جلوہ دکھا مار گیا جی
 ماضی نہیں کوئی ایسی جی اپنا گنوا تا
 معشوق سے کس طرح کوئی جان بچا د
 دم و کچھ رکھا ادسکو دوا کچھ بھی نہ کی
 تار کی گوارا دے نصیب نہیں لکھی تھی
 از بہر خدا مجھ سے نمود در توبیج کہہ

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔
 میں نے ایک نیک مرد کو دیکھا جس کا دل بڑا بڑا تھا اور اس کا دماغ بڑا بڑا تھا۔

چراغ کو دریاں بہا کر لے گئیں
 سب کو بہا کر لے گئیں
 سب کو بہا کر لے گئیں
 سب کو بہا کر لے گئیں

اوسکو بھائی ادا سے کچ کلہی
 وہ تو پیتا ہے پھونک پھونک دہی
 بیونائی تری بہت مین سہی
 بار آیا ترا بھسے اب
 حق مین اوسکے تو مصلحت ہے یہی
 عاشقی نے اوسے گدالی دی
 بندگی مین عجب خدائی دی
 عقل کو یان نہیں رسائی دی
 کچ خرامی اور کچ ادائی دی
 لب شیرن کو یہ میٹھائی دی
 قیس کو یون برہت پائی دی
 صحن گلشن مین دل کشائی دی
 ماہ تابان کو روشنائی دی
 منہ پہ یہ صیقل و صفائی دی
 دل مین معشوق کے سائی دی
 اک طرف زہر و پار سائی دی

کیا لب لعل یار جھوٹا ہے
 اوسے گنگا پہ جا کیا اشنان
 جسکو ہے حسن کچ فاش کا عشق
 دودھ سے جل گیا جگر جسکا
 کہہ اوس یوفا سے لے یار و

بار آیا ترا بھسے اب
 حق مین اوسکے تو مصلحت ہے یہی

جسکو بولی نے بادشاہی دی
 پوچھو محو سے ایاز کا حال
 مت کر فصل حق پہ چون و چرا
 خوش قدم کا کیا سراپا خوب
 دل نہ رہا تلخ کام رکھا
 پائے بلی مین کفش غسل ہو
 دامن وشت مین بھرا خس و خوار
 شب بچو کو کیا تار یکا
 پتھر آیت کہہ رہے
 چاہ عاشق سے ضبط نہوسکے
 اک طرف کی ہے زندگی دوستی

مرد میرا دانا دانا
 میرا دانا دانا
 میرا دانا دانا
 میرا دانا دانا

بہارِ ناز و نغمہ کی ہر شاخ پر
 گلستانِ دل کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر

یار کو یاد دیکھتے ہو منہ سیرا یان تو آنسو کا لگ رہا ہے مار کبھی لعل اور کبھی گیسے اشک فاصدا اس سے کہتو یہ جسکی	بکلی کیا مری تماشا ہے مسلسل لڑی تماشا ہے دیکھ اسے جو ہری تماشا ہے صورت کا فری تماشا ہے
جلد ادیشے ترا کا حال	یہ بھی کہ آخر سی تماشا ہے
خوش ہی ل ہو جو در دیا غناک ہے بلبل گے اور کیا ہو عشق کا تیرے اثر حیلہ و سستی کا کام میں کرنا ہو دام لی سکا ایک دہریہ لٹ دینا ہو دل جو لیتا ہو کبھی چپ کی کبھی کھل کر تشہد دیدار کا ہوں اس سے کہتو جلد آ زہد بہ تو نہ کہنا چہ بے مینواری کریں بت جو دامنگیر میرا تو رہا من نکہ	جسمین کچھ گرمی نہیں دہ آدمی کیا کرے داغ ہو لاری کا سینہ گل گریاں کرے کام میں اپنی جو ایسا تیر اور چلا کرے گردش اسکی ہو غضبیا گردش فلا کرے دلبر اسکو مست کو جی چور ہو کرے آنسو دیکھتا رہے آنکھوں میں بیٹی ناک ہے دختر زہد پر تو شیبہ محبت کی ناک ہے مینے جسکا ہاتھ بکرا وہ تو دامن پاک ہے

عشق میں پرہیز کی نہیں کھتا تراب	زہد مشرب مشرب ہو قلند ہے بڑا بیکار ہے
سیری مخموری کسی تو غائب حاضر کی روزِ اقل دل لیا تھا کیا علق سے مرا منہ دکھا کر تو والا خوب ترام کا ٹھمنہ	جی دیا جہیت اس سے بھی کچھ خاطر کی پھر تو مجھ سے میل کی بجوئی دم آخر کی کچھ لیا حق پرستی اس سے ہی کافر کی

بہارِ ناز و نغمہ کی ہر شاخ پر
 گلستانِ دل کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر

بہارِ ناز و نغمہ کی ہر شاخ پر
 گلستانِ دل کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر
 جہانِ بے جاں کی ہر شاخ پر

۲۶۳
مجلس اول در بیان حال و احوال و شرح حال و احوال

[illegible]

وہ تو کہتا ہے چچو دنگا ہے میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جب کا کبھی پڑیا نہ ہو
زخمی بر جی تو اپنی کر سکے ہر سوسو علاج
گل کے آگے بلبل اپنے شور سے لاچار ہے
ہو کر ہم اغوشِ اوس سے ہنس کے کہتا تھا ہر

چاہ میں اد کے تراب ایسا ہوا ہے اختیار
جائے سو سو لی کر کے بندہ سجا رکھا کرے

[illegible]

کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں غم توں بکاتا ہو
کیا درد کی ہو سوزش کیا عشق کی ہو گرمی
کیونکر نہ پریشان ہو کا کل طبع دل سے
کیا خطرہ سہا یا ہو کچھ جان نہیں پڑا
بیمار کا حال اس کے کیا کہیے نگہ پوچھو
ماہِ فلک غولی جس تک کو کہا سمئے

عاشق بن ہو کر نہیں معلوم کیا
عشق کو باعث بیان جو وفاداری ہوئی
کئے دان اداس کے سزا دلبری ہوئی

<p>کیون سر پہ چڑھایا تھا کل کیلئے تراب سکو جو غارت بنے کر کے واسن سے چھٹکتا ہے</p>	<p>۱۴۳</p>
<p>وہ شوخ کمان ابرو گہیر سے لڑتا ہے کہ آنکھ چراتا ہے کہ جلوہ دکھاتا ہے کیون جنگ جہول محسوس کرتا ہے محبت میں</p>	
<p>اگرچہ جین بچپن ہو کہ تھم شیر سے لڑتا ہے کیا حسن کی میدان میں تیر سے لڑتا ہے ناصح تو دوانا ہی تقدیر سے لڑتا ہے</p>	

[illegible]

<p>۲۶</p> <p>دور شکار اور دھرم جیسی باتیں کسی کوئی نہ عاشق ہو کر اپنا بھلا چاہے جود کیسے شمع کی صورت تو پروانہ جلا چاہے کے کس طرح حال اپنا ہوا دین ملا چاہے ہوئی جب دو پہر کامل تو پھر صبح دھلا چاہے عطش بالون میں اپنی وہ پر پیچہ ملا چاہے دو عالم کی کوئی نظر خدا سے گر ملا چاہے</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>یہاں تو تذکرہ شام و صبح اور سیکا ہے کہ دامن آنسو نرس تر تر اور سیکا ہے یہ راہ عشق نہیں بگنڈا اور سیکا ہے کہ جلوہ سب کہیں اہم بیٹو دھرم اور سیکا ہے</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>تو جس کا زہر قدم سے من جاتا ہوں تراب یہ جوش عشق کا تجھ من تراب اور سیکا ہے</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>کہ ہے تصفیہ باطن طریق صوفیہ سیکھے تراب آئینہ دل پر جو کوئی اپنی جلا چاہے</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>مکان خالی میں جیسے چراغ جلتا ہے کہ آگ لالہ کی دہکی ہے باغ جلتا ہے چمن میں شکر سے بلب کے زاغ جلتا ہے پھوپھو لب پرن کو آغاغ جلتا ہے</p>	<p>شب فراق میں لکڑی کا داغ جلتا ہے بہنسل کے بیٹھو بل کہیں نہ پر جل جلتا ہے گل او سکے سامنے پھول نہیں سہا جلتا ہے مٹی دو آتشہ کس طرح بھر کے جام پیون</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>
<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>	<p>کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم</p>

کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی ہے رخ کا بیاں
وہی خبر ہے مری گریہ وصال سے خوب
سوا ہے عشق کو دکھلا کون کس کی راہ
جدھر نگاہ کر دو کیسلاو سیکو او دھرم

دیوان خواجہ بابا

وہ تو سلطان نامراد سی ہے
 جس میں ہر چیز نامراد سی ہے
 بنی بستان نامراد سی ہے
 وہ تو سلطان نامراد سی ہے

کے لگا کر کے اکدن تراپ سے وہ	عاشقی کان نامراد سی ہے
صورت فقیر کی تم نامق بنا کے	کون اس راہ میں قدم رکھے
عشق دوکان نامراد سی ہے	اوسکی ہے الفتی اور استغنا
یہ تو میدان نامراد سی ہے	اور سے حکم ہے کہ ناگ مراد
ساز و سامان نامراد سی ہے	لٹھ اور ٹھکان کی کیون دگا ہم
سے عیسے قرآن نامراد سی ہے	یار کو عمر بھر ہمارے ساتھ
وہ تو خواہان نامراد سی ہے	نامراد سی کی بھی طلب نری
عہد و سایان نامراد سی ہے	اہل فقر و فساہن جو آپر
یہی پایان نامراد سی ہے	
انت تھی شان نامراد سی ہے	

سے عجب اندن تراپ کا حال	جسکو بستان نامراد سی ہے
دست و دامان نامراد سی ہے	نہوئے ہم کیلے دست نگر
وہ تو دروان نامراد سی ہے	وہ ہی رہتا ہے نامراد سدا
یہ تو احسان نامراد سی ہے	کشتی آرزو گئی سب ڈوب
جیسے فیضان نامراد سی ہے	دلے گراہ نامراد ہے دراز
روز طوفان نامراد سی ہے	خطرہ مار ہونہ خواہش خلد
سر و پستان نامراد سی ہے	
یہی عنوان نامراد سی ہے	

وہ تو سلطان نامراد سی ہے
 جس میں ہر چیز نامراد سی ہے
 بنی بستان نامراد سی ہے
 وہ تو سلطان نامراد سی ہے

وہ تو سلطان نامراد سی ہے
 جس میں ہر چیز نامراد سی ہے
 بنی بستان نامراد سی ہے
 وہ تو سلطان نامراد سی ہے

وہ تو سلطان نامراد سی ہے
 جس میں ہر چیز نامراد سی ہے
 بنی بستان نامراد سی ہے
 وہ تو سلطان نامراد سی ہے

کرا دیا جانے کو دل کی باتیں
 دل کی باتیں دل کی باتیں
 دل کی باتیں دل کی باتیں
 دل کی باتیں دل کی باتیں

گئے تھے یہاں سے قرار کر کے چلے گئے
 مجھے پتہ کیا ہے یوں پتہ دار کر گیا تھا
 اوپر سے چلے گیا گھر میں لگا لگا رہا
 کو اس کی ظلم کو کیا کہو کسی غرض چھوڑ گئے
 وہ جو میرا گھر سے دور مجھے غم سے اور سو سو گئے

کہا اس سے پیر کی درد کر نہیں کیا فقیر سے بھگوار
 نو قدم پر جس کے رکھے تھے سارے وہی فقیر قرار

تو بہت اذیت دینا تری جاہ میں خراب ہے
 تو ہزار سے کر رہا کہیں عشق پہ چھپا
 تر لپٹ کر لگا لگا کی ہوا محو لگ گئی ٹٹلی
 تو سہ کر لگا جانتا کہ میں کو لگا کر تھلا

نہیں جو بر دیوین کچھ وفائے تھرا ہے ہوا شنایا
 کوئی دل کسی سے لگانے کیا یہ جان مشعل جلا

موج تھیں میں اس کے کاکل جانائی
 مصر میں جا کر عزیز کیا دلینا کے نصیب
 کھل گئی قلعی اور ٹوٹا ہوا کسی سب کھنڈ
 کس طرح مجھ کو دل صحر میں لگتا بارن
 ہجر میں اوش کو کتنے ہو گئے دل حق

ایسا دیکھ کر ہون ہوا دل پہلے
 ایسا دیکھ کر ہون ہوا دل پہلے
 ایسا دیکھ کر ہون ہوا دل پہلے
 ایسا دیکھ کر ہون ہوا دل پہلے

ہو تو ذوق نہ ہو نہیں اجدا بی کی بات ہے
 نکلے کوئی میں چلا ہوں دل تو غم سے کیا ہے
 میں چلوں کسی یہاں میں کہ فراق بار طاس
 میں بلک ہوں تو دہش بہر و قتل لگاوا
 اوسے نہ نکا غور ہر کسی سے دریا حجاب ہے

جان سے آشتی نہ ہو
 دل سے آشتی نہ ہو
 دل سے آشتی نہ ہو
 دل سے آشتی نہ ہو

کہ تراب اور سوسے آباد وہ
میں نے لکھا اور اب اس کا کلام

دلفون سے کھڑا نہ کوئی سانس کا
الفت میں بنون کی چھین کی جی پال کا

کلی سے وہ جس کے لاس
کلی سے وہ جس کے لاس

ہوا گو غم سے میں جل جھن کے چاک
نجا سے کیوں اور دھڑکے مری گرد

تراب اور شوخ تو لٹا مجھے خوب
رہا اک دین اور ایمان باقی

کہ آنکھ اور سر و سیمین تن پڑالی
خدا نے کیا بلا دشمن پڑالی
اوس نے موہنی موہن پڑالی
کہ میری خاک جا کندن پڑالی
کہ گرد او سے مری دامن پڑالی
کہ چھٹی او سے پیرا ہن پڑالی

تراب اور سکو تو کل کر آنسو سے
ہو آگ او سے ترے خرمن پڑا لے

جس کو سب تھے دارا گنج ہے
ہو جہان پیارے کی میری بود و باش
کیون نہ جو گشت دہان عشاق کا
شہر سے ترے کہ صر جاؤں نکل
تم جہان چاہو وہاں تمھارا کرو
عشق میں کیوں کر دل کو رنج ہو

یار کہتا ہے ہمارا گنج ہے
وہ تو سب گنجو نسو ہمارا گنج ہے
حسن کا پورا وہ ہمارا گنج ہے
ہر طرف تو نے ہمارا گنج ہے
دیدہ و دل سب تمھارا گنج ہے
رنج کا تو وہ ہمارا گنج ہے

جھوٹے بھی اور سچی بھی
یوسف کا خار دشت کا م ڈاس
دل غم سے تڑپا دھڑک رہا ہے
چھاتی سے ذرا دوست نکلا ہے

دوران رخا تراب
رویا یا تمھارا

انت میں بد و بھیکے پکارا
بیک کی بین بیک کی بین
کھلم تر چھوڑ دینا
ماشت کو نہ جو جو میں خلیکے
کون دیکھو نہ اس کی نشان

دل اسے کیا زے حوالے
دل اسے کیا زے حوالے

کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا

مشکل ہے اس کے نور کو جھونک دیکھنا بون و صوب و نکورات کو ماتند چاندنی کیا نور کا ظہور شب عرس میں واہ ہے چاندنی جیسی شربان کی کھلو عیان ہے نور باری بسی چراغون کی دھجک	کرتی ہے خیرہ چشم وہ تیر کی روشنی تابان ہے اس کی مرقد المہر کی روشنی کوئی دیکھے اس کی قبر منور کی روشنی اوشاہ کو مزار کے اندر کی روشنی جون سین پر ہوا بنم و اختر کی روشنی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جون نور شمع بردہ فانوس میں تراب
 کاظم کے پیچ و گھسی پیسہ بر کی روشنی

عیش کا نام تو دے ہم ہم سے جب سے عالم ترانظر آیا بھکودم دے کے تو کہیں مت جا کہیں آہو نہو سکا ہر شہم عارض اپنا عرف سوشک نہ کر تیج ابرو کا گھاؤ دل لگا جھکوتر دا من آنسو دن نے کیا حور کیا چھوڑتے بنی آدم	ہکو فرصت کہاں ترے غم سے اور ٹھکیا دل تیا م عالم سے زندگی ہے مری ترے دم سے نگہ چشم یار کی روم سے ہے طراوت گلون کی شہم سے یہ تو چٹکا نہو گا مرسہ سے کیون نہ شا کی ہون دیدہ نم سے گر نہو ناقصو آدم سے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کنے یان سے سفیر کیا ہے تراب
 غم ہے جس کا تجھے محرم سے

جی مر گیا چھانے آنکھ ایک سو لگی
 کیا گرم ہاے دل میں محبت کی لو لگی

کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا
 کون گویا دل میں خاں کھنڈا لکھا بار سن لکھا

دیوان شاہ تراب
 گھر تے تراب بھلا دیہ کے
 دیوان شاہ تراب
 گھر تے تراب بھلا دیہ کے

دل زلف میں جانے تراب
 دل زلف میں جانے تراب
 دل زلف میں جانے تراب
 دل زلف میں جانے تراب

عاشق کی ہمت کو ہلاک کرنے والا
 عاشق کی ہمت کو ہلاک کرنے والا
 عاشق کی ہمت کو ہلاک کرنے والا
 عاشق کی ہمت کو ہلاک کرنے والا

جینا کس کی شہادت ہے جس طرح وہاں سے ہر مہاجر ہے صحبت انسانی کس کے لیے طالب نیا محنت طالب عقی نسا یار کی کافر اداسی لفظ والا مان	ملک کی صورت حقیقت میں تو کیا دریا ہو ویسے ہی ہم و انسانی اگر ہم کیا ہو عالم اعیان ہم دار و دنیا ہو سٹے طالب حق مرد میں سے وہی کالا ہو کچھ نہ چھو کس اور پر او سکو شہید ہو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حسن سے اپنے وہ جمع بن بھیجی تراب
 عشق سے جل بھٹکے جون پر داز ہم سوا ہوئے

یہ ہے ہر کس طرح کو کر شکیا بی رہے دیدہ دل عاشق کی خاں عاشق ہے کر نظر آو نہ بزر عین کی سکی چک چاہیے ہر عقل کے شاہک دایہ ہو عارف اور سکویہ جوتو شین پوجا کی کی جو ہر عاشقی ہر نام است اختیار	یار بن دیر جو ہر دم برج خنیا بی رہے خوش ہو جا ہی جان شہو خر جانی کہ طرح چشم نظر باز دین بنائی رہے تو وہ لڑکا ہو کہ جسکے ساتھ سو دانی رہے ہر حکم اپنی حقیقت کا تاشالی رہے کیون نہ وہ بزم ہو گر سوا لی رہے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آئینہ کی طرح میں او سکا دعا گو ہوں تراب
 نہ نہ پوچھو کہ مجھ سے وہ مخو خود ارالی ہے

گر می میں کب وطن سے ادھر کو سفر کرے اوس مجھ سے کون بھلا یہ خبر کرے گھر سے وہ پڑ دیکھے کب رخ ادھر کرے	ہم سے ہر مہر مہر وہ شہر کب فر کرے ہم سے ہر وہ گھر کی نہیں مجھ کو ملی خبر میں راہ دیکھتا ہوں او سکی ادھر کرے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ ہے ہر کس طرح کو کر شکیا بی رہے
 دیدہ دل عاشق کی خاں عاشق ہے

یہ ہے ہر کس طرح کو کر شکیا بی رہے
 دیدہ دل عاشق کی خاں عاشق ہے
 دیدہ دل عاشق کی خاں عاشق ہے
 دیدہ دل عاشق کی خاں عاشق ہے

نظر آیا جمال بار جب سے
کمالی سے صورت قلیں کی دیکھ
وہ بیت کرتا ہے خلق اندر ظلم
مری فریاد سن کتا ہی خاموش

مرے اوسدن سے بھی یاد کوئی
روانہ بن گیا ایسا نہ کوئی
خدا ناتر سس ہوا تاناہ کوئی
کر سے یان شور اور غوغا نہ کوئی

تراب الفت میں اوس کا فریاد کے
ہوا میری طرح رسوا نہ کوئی

ہم گھسبان اوس کی در کو سنے
مرے گئے غیسر خانہ جنگی کر
دیکھ کر اوس سنہری رو کی رنگ
قطرے اوس کو میں مرے لے
وہ کہاتے ہیں مجھ کو کہ گھر
کسطح کوئی سچا ہے فو یون کو
پیر ہدم سے کہ نہ اسے لڑ کے
بڑھے اور با لے کا مزاج ہی ایک

جس طرح بن گیا بگڑ کے تراب
کون یوں عشق میں بگڑ کے بنے

میں ادب پرش ہوں جانا نہ سمجھ کے
بھری مجلس میں کل اوس شمع نے

نظر آیا جمال بار جب سے
کمالی سے صورت قلیں کی دیکھ
وہ بیت کرتا ہے خلق اندر ظلم
مری فریاد سن کتا ہی خاموش

مرے اوسدن سے بھی یاد کوئی
روانہ بن گیا ایسا نہ کوئی
خدا ناتر سس ہوا تاناہ کوئی
کر سے یان شور اور غوغا نہ کوئی

تراب الفت میں اوس کا فریاد کے
ہوا میری طرح رسوا نہ کوئی

ہم گھسبان اوس کی در کو سنے
مرے گئے غیسر خانہ جنگی کر
دیکھ کر اوس سنہری رو کی رنگ
قطرے اوس کو میں مرے لے
وہ کہاتے ہیں مجھ کو کہ گھر
کسطح کوئی سچا ہے فو یون کو
پیر ہدم سے کہ نہ اسے لڑ کے
بڑھے اور با لے کا مزاج ہی ایک

جس طرح بن گیا بگڑ کے تراب
کون یوں عشق میں بگڑ کے بنے

میں ادب پرش ہوں جانا نہ سمجھ کے
بھری مجلس میں کل اوس شمع نے

نظر آیا جمال بار جب سے
کمالی سے صورت قلیں کی دیکھ
وہ بیت کرتا ہے خلق اندر ظلم
مری فریاد سن کتا ہی خاموش

مرے اوسدن سے بھی یاد کوئی
روانہ بن گیا ایسا نہ کوئی
خدا ناتر سس ہوا تاناہ کوئی
کر سے یان شور اور غوغا نہ کوئی

تراب الفت میں اوس کا فریاد کے
ہوا میری طرح رسوا نہ کوئی

ہم گھسبان اوس کی در کو سنے
مرے گئے غیسر خانہ جنگی کر
دیکھ کر اوس سنہری رو کی رنگ
قطرے اوس کو میں مرے لے
وہ کہاتے ہیں مجھ کو کہ گھر
کسطح کوئی سچا ہے فو یون کو
پیر ہدم سے کہ نہ اسے لڑ کے
بڑھے اور با لے کا مزاج ہی ایک

جس طرح بن گیا بگڑ کے تراب
کون یوں عشق میں بگڑ کے بنے

میں ادب پرش ہوں جانا نہ سمجھ کے
بھری مجلس میں کل اوس شمع نے

کین گوار کا نام شایب
 کین رخسار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب

ہر شروئی میں شہرین کے چاشنی
 کو کین سچان کو غم سے سرشک کے مرگیا
 چاہ سوت پیمبر سے اسی زبا ہر بار و مزاج
 کھلے تلخ و ترش او کا شکر آئین ہے
 وصل میں شہرین کے شادان جس در پر ہے
 عشق ہر تیری دوا ہو پس کیا پرہیز ہے

جز شکست دل نہیں مضمون کہ تو بہ قراب
 خط میں او کے جو رقم ہو سو شکست آئین ہے

نہیں زگر کو کوئی بیماری
 گل ہنسنا غنچہ ہو گیا خاموش
 رات اک پر جلا ستنگے کا
 دیکھے کس طرح سے چنگا ہو
 اشک سے میر کر کے شیخ وضو
 وہ دل آزار لے کے دل سبکا
 مجھ کو غم دیکے گھر جو اپنی گیا
 راہ در رسم وفا وہ کیا جانے
 وہ تو ہے تیری آنکھ کی ماری
 شے بلسل کا نالہ و زاری
 شمع رو رو کے بہہ گئی ساری
 عشق کا دلپز خم ہو کاری
 یہ تو ہے آب چشمہ جباری
 نہیں کرتا کسی کی دلداری
 کیا کرے گا وہ میری غمخواری
 جس میں ہوشیوہ شہر گاری

حسن کا او کے شور کیا ہوتا
 گر نہ توی تراب سے یاری

شیشہ نعل میں تھہرین جام شراب ہے
 قاصدہ ابتلاک نہیں آیا سب ہو گیا
 تالان میں او کے شوق میں بلبل کھڑے ہیں
 اس دور میں نہیں کوئی مجھسا خراب ہے
 لاوی خبر تو او کی مجھسا خراب ہے
 خائف غصے او کے قریب غراب ہے

حسن دلدار کا نام شایب
 دہ کیا چھپ گیا ہر یمن و رخ
 لب پیمبر کی سے شایب
 خط گلزار کا نام شایب
 دام میں صید کیا پھر کے لگا

دیوان شاہ چراغ
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب
 دیکھتا تھا شب

کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب
 کین غریبان ہو یا کاشا
 کین یار کا نام شایب

کتابت شد در روز ۱۵ شعبان ۱۲۸۵
 در محفل حضرت آقا میرزا محمد باقر
 صاحب کرامت و کمال

کرتا نہیں کلام کسی سو وہ چنچل لب
 جھپکی نہ اوسکی لکھ نہ نظر باز سے کبھی
 یار و بزدل حسن وہ کرتا ہے دلبری

چھپ کے تراب بیٹھ رہے عشق میں کہاں
 وہ شہرہ نسام حواری و دیار ہے

سوئی ایک آرزو پوری
 عشق اگر دے خدا تو اپنا دے
 دل ادھر لگ چلو تو ہو اصل
 گو کہن ہو کے مر گیا سر ہا د
 جل کے پروانہ جب لگن میں گرا
 میں نے سو بات اوسے جل کر کہی
 قاصدا سے یہ بات کہیو سرور
 خوب دارا نگر میں جھولا ہے
 اب فٹا کہاں جو پہونچوں ہاں
 نہیں رہتی ہر گھر سے اٹھنے لے
 تو ہی پھر ایمان خدا کر لے
 شوق سے در پے خرابی ہے
 دیکھ کیا رنگ و روپ لانا ہے

کھل گئی عاشقی میں مجھ پوری
 کچھ نہیں عشق باز سے موری
 دل لگی ہے ادھر کی مجھ پوری
 نہ ملی اوسکو کچھ بھی مزدوری
 روئی پر دے میں شمع کا فوری
 نہ سنی ایک بھی نہ مغروری
 کیون خوش آئی مجھے مری دوری
 نہیں کرتا ہے یاد کا کوری
 ایک پسری ہزار محذوری
 تن کی سستی و دل کی رنجوری
 لیکے سو بس سے اپنی دتوری
 محتسب تجھے کیا کروں چوری
 مے گلگون سے جام بلوری

کتابت شد در روز ۱۵ شعبان ۱۲۸۵
 در محفل حضرت آقا میرزا محمد باقر
 صاحب کرامت و کمال

کتابت شد در روز ۱۵ شعبان ۱۲۸۵
 در محفل حضرت آقا میرزا محمد باقر
 صاحب کرامت و کمال

۲۸۳
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۳۹	مہر اب اللہ واسے کا رضا و مسکن ہے کبھی اس گھر میں رہتا ہر کبھی اس گھر میں رہتا ہے
چونہ درخت تھے بحر قلم سے آئے طوفان ڈوب جامی جان زلف کا بال بال یوں تر ہے لہریں اٹھتی ہیں دل پہنشانے کے چشم آہو کا ہے وہ آہو گیسر نام اوسکا تو یاد رکھ لے شیخ	درخت کے میری چشم پر غم سے رو سے عاشق جو ہجر کے غم سے جیسے کالے کا دانت موم سے طرہ یار کے خیم و چم سے اپنی جہنم کی وحشت ورم سے کیا خبر تھکوا سہم غم سے

۴۴۰	یار تجھے ابھی خفا ہو تراپ حال اوسکل کہوں جو محرم سے
کثرت سے اس قدر تری حدت کا رور ہر شے میں جس کو حق کی تجلی پری نہ دیکھ زاری وہ کس طرح نہ کرے وصل کی لیے کیوں شکستہ رخ پہنچاں اشتیاق میں دلکو اودھ سے توڑ کے اودھ لگا دیا پھولوں کا رنگ ایک ہوا میں بدل گیا توڑا ہر جسکی زلف تو مار سیہ کا مل کس طرح دل سے یار پہ صدقہ نجات نہیں	چار دن طرف جہان میں انا الحق کا سورا کیا کیسے اوسکے حق میں وہ انکس کو عاشق ترانہ صاحب زریں زور سے اندوہ دلکا جوش ہر غم کا پتھر ہے اسے عشق تیری کا تھم غیب جو رہے کیا باغبان جہنم میں خزانہ کا جھکڑ ہے شانے سے اوسکو دل میں گرہ ہو مردار منہ اوسکا چاند ہی تو مراد دل پور ہے

۴۴۱
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۲
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۳
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۴
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۵
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۶
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۷
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۸
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۴۹
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۰
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۱
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۲
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۳
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۴
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۵
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۶
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۷
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۸
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۵۹
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

۴۶۰
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 انہ شکار اور کوئی پوچھے حال اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے
 دینا کا نام منہ سے نہ لینا کہ اور کا بہرام اور سے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

جو آپہ دیکھتا ہے روپ اپنا

تراپ آیا وہ تیرے بس میں کیسا

۲۵۳

ملون اوس باجو غیر سے جھٹ پٹ جھٹکا	کر دن خود بندگی ادسکی جو جھکوا خدا
مبادا دم کی موجودی کشتی دلی سے تپ	قتابی جھکوا اوس یاسو پارا خدا کرد
مرید دق راسخ ہے وہ کیا بات سی ادسکی	جو اپنے پیر پر چٹان مال پناذ کرد
نہ گردن کھینچا اپنی اگر تلوار رہ کھینچے	کہ گردن تیری حق بندگی کا پلو کرد
کہا سلطان محمد اور کہا مہرہ ایاز اوسکا	محبست وہ بلا ہی شاہ کو چاہی گدا کرد
گری کی صفت شکر یقین آیا درو لگو	گناہوں کو مرنے سے کرم مجھ پر خدا کرے

تراپ سکی قد مہوسی کی ہوشیں کہیں ہو سکو

۲۵۴

سینہ جلتا ہوں نہ کیوں سوچاں تو بھلے	سوز دل دیکھ مرا شمع کو آنسو نکلے
میں تو سوائی ہوں اوس رلف یہ کا یارو	کسطرے لیسے مرے خواہش گیسو بھلے
چشم خیرہ ہوںی ہجرت کئے کوئی دیکھ سکا	بے حجابانہ جو گھر سے وہ پر پر بھلے
ہے وہ تلوار اسیل اوسکا نہ بھلے گا	دشت شانے سے بھلا کتبہ ہم ابرو بھلے
رنج کیا یار فی صحر اکھیل ت ہر شکار	کیسے میدا نسو حشت مردہ آہو بھلے
ہائے قسمت کتنے تھے مسیحا دم سے	حق میں عاشق کو وہ ہر جم ملا کو بھلے
نہ گئے اور کے کہیں اور چین سے باہر	جب مہر خان چین کی سرد بازو بھلے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

وہ بہرہ دہی کی کچھ اور سی کلا ہے

کے کو ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے
 عارف کو ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے
 کلمہ فریب سے ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے
 عارف کو ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے
 کلمہ فریب سے ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے
 عارف کو ہم نے کیا تراب کا نام دیا ہے

کرو دنیا میں نیکی جسد ہو
 رکھو تیار تو شدت سرت کا
 اجر عقبہ میں اک حسنه کا درس ہے
 سفر در پیش دان کا لہر سر ہے

عقب ہر آرزو فی سائی دہن کی
 تراب اللہ میں باقی ہو

نجانوں تو نے رہا کیا کیا ہے
 نہوں میں کس طرح خود کا شوق
 بنایا ہے تجھے حق نے طرہ دار
 نہیں رکھتا مجھے ساتھ لپٹے ہی ہو
 میں تجھ کو پہنچا نہیں کہتا ہوں پیارے
 رقیبوں کو مخالفت عاشقوں سے
 محبت کا اثر کیا کم ہے اتنا
 بگاڑ لیتے کس کا عاشقی میں
 کہ مقتول ہوئے مجھے رہا کیا کیا ہے
 کہ عاشق تیرے مجھے پیدا کیا ہے
 مجھے یاد آواز و شہید کیا ہے
 میں تیرے ساتھ کیا ایسا کیا ہے
 جو کچھ تو نے کیا اچھا کیا ہے
 اگر تو نے کیا بچا کیا ہے
 کہ سب مجھ کو سب پر دیا کیا ہے
 حد دے مجھے کہ کون بلو کیا ہے

تراب اکدن تو انکھیں بند کی بجھے
 بہت ایدہ اور دھڑکھیا کیا ہے

دیا کے رنج و راحت و آرام گئے
 اچھے ہوئے جو بحر میں اصل ہوئے
 تاجہ کل ٹرٹی رہی نیست داور گئی
 کس طرح مجھ کو وہ بالا کیا دل
 لے عشق تیرے عہد میں کام گئے
 ہجران کو رنج و کافرت آلام گئے
 گھر کو جو اپنی یار سیر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

دہن نور تابوں عشق میں دن
 دے نہیں تیرے میں کلمہ اس
 ہوس کے خاک ہوتو جل جہنم
 سب گرفتار کی تراب میں
 ہمتو عاشق ہیں لا یقین
 کیونکہ لکھیں ہوں ہمیں خار

بغیان کے رنج و راحت و آرام گئے
 اچھے ہوئے جو بحر میں اصل ہوئے
 تاجہ کل ٹرٹی رہی نیست داور گئی
 کس طرح مجھ کو وہ بالا کیا دل
 لے عشق تیرے عہد میں کام گئے
 ہجران کو رنج و کافرت آلام گئے
 گھر کو جو اپنی یار سیر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

بغیان کے رنج و راحت و آرام گئے
 اچھے ہوئے جو بحر میں اصل ہوئے
 تاجہ کل ٹرٹی رہی نیست داور گئی
 کس طرح مجھ کو وہ بالا کیا دل
 لے عشق تیرے عہد میں کام گئے
 ہجران کو رنج و کافرت آلام گئے
 گھر کو جو اپنی یار سیر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

نہیں ہے کیا از خود مرگ جاتا ہے
 نہ کہ کسی اور کی مرگ جاتا ہے
 نہ کہ کسی اور کی مرگ جاتا ہے
 نہ کہ کسی اور کی مرگ جاتا ہے

مگر کھولی تھی دیکھو تو چھب رہا ہوں
 بری حالت یارو کی ترغیر سے تو کیا جانے
 مری آنکھوں سے خود بخود کی طرح تو بھی کہ چھب جا
 اگر تجھ سے نہ ہوں کچھ کہا جاوے تو کہہ دینا
 تری آواز سے چونک اٹھا وہ منہ کا ماما

نہ مسجد سے غرض اسکو نہ بتانے سے کچھ مطلب
 تراب اس طرف رخ کرتا ہوا ہی مولیٰ جہد ہوتے

چاند اندھیر میں غبت صورت کھا رہی تھی
 عشق کتا ہو کر اوٹھ چلا خود کی راہ میں
 سب لگا کر ہو گئے بیکار نے مجھے عشق میں
 یارو میں کیونکر غیبی یا رکاشکوہ کردن
 کس سے کہتے عاشق و معشوق کا راز نیاز
 رو کر اوٹھ جاتا ہوا ہی بزم سواد سکر قریب
 سامنے اس کے رہیں کیونکر جاکر میرا
 کون پڑے دامن اس کا خود مہا کیڑے

گو مجھے پروا نہیں کچھ فرور و پوری کی تراب
 پر سنہار روپ معشوق کا بھاتا ہر مجھے

غم بہت پیچ کا کھایا مرا جی جاتا ہے
 رنج کیا کیا نہ اٹھایا مرا جی جاتا ہے

دیکھو تو چھب رہا ہوں
 بری حالت یارو کی ترغیر سے تو کیا جانے
 مری آنکھوں سے خود بخود کی طرح تو بھی کہ چھب جا
 اگر تجھ سے نہ ہوں کچھ کہا جاوے تو کہہ دینا
 تری آواز سے چونک اٹھا وہ منہ کا ماما

دیکھو تو چھب رہا ہوں
 بری حالت یارو کی ترغیر سے تو کیا جانے
 مری آنکھوں سے خود بخود کی طرح تو بھی کہ چھب جا
 اگر تجھ سے نہ ہوں کچھ کہا جاوے تو کہہ دینا
 تری آواز سے چونک اٹھا وہ منہ کا ماما

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے خدا کو جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے

جیتے رہو گدگد تک اگر دل کی بیشک	موت آگلی کیا ایک بار ہے یقینی
دیکھو مگر اب کتنے دنیا کے بارے میں	
باری اور سیکلی بھائی ہوو جو یار دینی	
یار بن لطف انجمن کیا ہے	گل نہو جس میں وہ چمن کیا ہے
جس پر جان خاک ہے ناپاک ہے	خالی اور جوج جسم و تن کیا ہے
رو کا آچا ہے بناؤ سنگار	ریب و آرائش بدن کیا ہے
عشق نے نامور کیا اور نہ	قیس کیا ہے او کو کہن کیا ہے
دیکھو چشم تر کو میری نہ کہہ	عاشقوں کا یہ مکرو فن کیا ہے
کیون تو مجھے حجاب کرتا ہے	تجھ کو عاشق سے سوز ظن کیا ہے
حق و باطل سمجھ کے کدو تراب	
شیخ کیا ہے اور برہمن کیا ہے	
کیون تپ غم سے جلے اور مرے	عشق سے دور رہے اور ڈرے
کبتک تیرے ہجر میں ساتی	ساغر چشم اسک سے بھرے
سرو قد گلبدن ہے یار مرا	کیون نہ او سپر و دو دم پڑے
گلر فزون سے خدا ڈالے کام	مہر کرنے نہیں کسی پرے
وہ فوجوں سے مار لے ہیں سیر	ترک چشموں سے کس طرح لڑے
میں نے مجبور کو کسا تختار	کیون نہ ہم حقیقت میں پڑے
یہ سب کچھ تراب جہان	اب کرے یہ اور یہ دھرے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے خدا کو جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے خدا کو جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے
 میرا دل اسے جاننا ہے میرا دل اسے جاننا ہے

۲۹۳
کتابت از کتابخانه شخصی
کتابت از کتابخانه شخصی
کتابت از کتابخانه شخصی
کتابت از کتابخانه شخصی
کتابت از کتابخانه شخصی

سو دھوپ کتھان نظر آیا او سکو
 پھیل چکے تو ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے
 عارض یار تو ہوا شب چار و ہسم
 یہیے جاتا ہے جون کیخچے او وھر کیا کیجیے

لے پری جسے ترسی چاہے زخم ان کی بھی
 بھر نظر کسے بھلا صورت جاناں کی بھی
 طاعت کی تو جوانی میں دھندلائی بھی
 قیس کی تھی کبھی راہ بیابان کی بھی

کشت کنزاً کو اشارہ و کنایہ ہے قراب
 سے معنی جو نزات نہان تھی سوزنایاں در کیمی

کہو نایاب مرے اگے سونگیا ہے
 نہیں بتا ہے کہتے گھر مرے چل
 جدھر وہ رخ کرے توجھی بھیج دین کر
 پنو چھو ادس پر پچھرے کی گرمی
 بلائیں تیری لے مشاطہ لو نہیں
 مٹا ہے آج کیون مجھ سے تو ناحق
 کہا خاموش پھر کہنا نہ یہ جرت
 ہوا سے گرم ہے قسم اٹھی
 رقیبون کو بٹھا دو باندرہ کے دل
 اسے شاہ بتان کہتے ہیں با سب

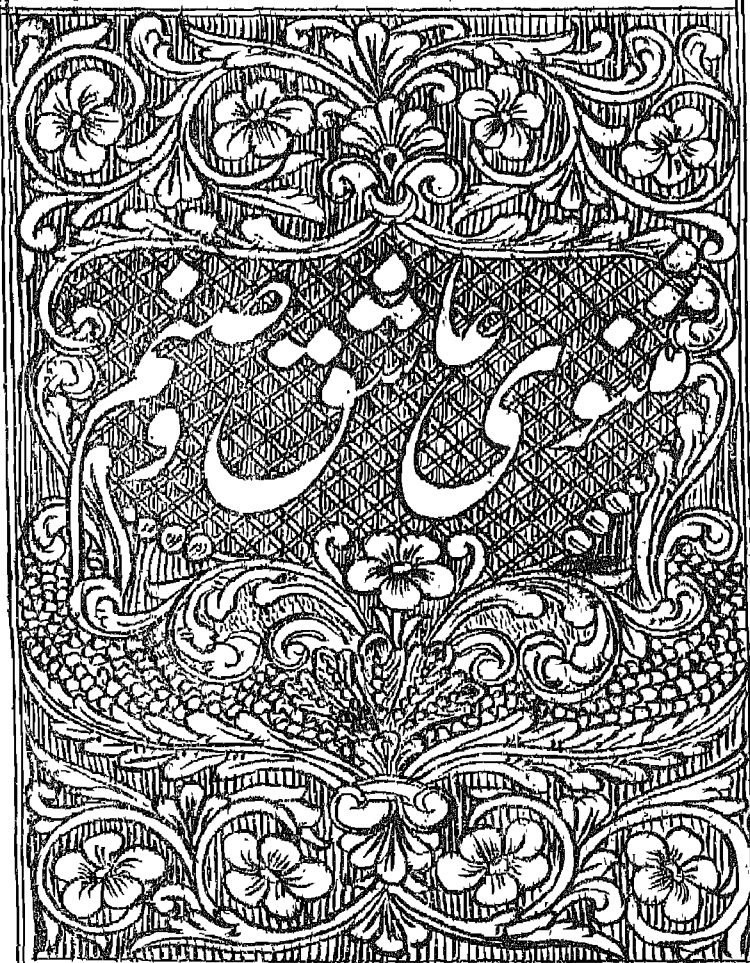
مبادا منہ سے میرے کچھ نکل جائے
 خدا جانے وہ لڑکا ہے چل جائے
 عقیدہ نازل ہو جھٹ تلوار چل جائے
 نقاب آئے اگر مذہب تو چل جائے
 جو ترے ہاتھ سے کا کل کابل جائے
 کہی یہ بات میزا دس سے کل جائے
 تو عاشق کیون ہوا تھا ہاتھ مل جائے
 خزانہ کیون نہ ضائع پھول چل جائے
 جو بند رہے بلا سے اصل چل جائے
 کہان تک دیکھیہ اسکا عمل چلے

تراپ او س کا اگر تار تو ہے
تو سمن کا مزی رشتہ بدل جائے

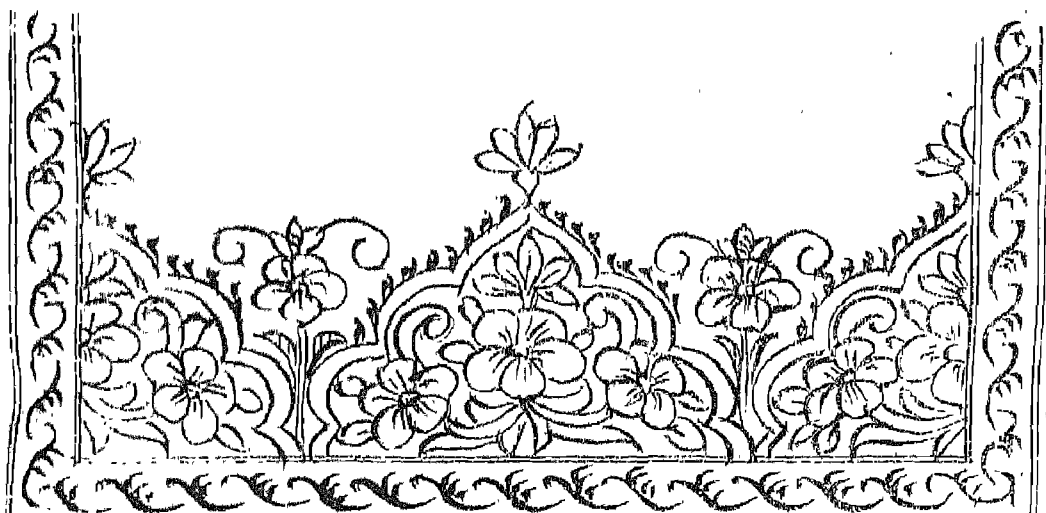
یاد اسکے باقی تھیں گماری سے
اب اس کی یاد میں گماری سے
دوست کیوں نہ وہ لپٹ کر رہے
اوس کے نزدیک سناواری سے
اس نے نفس سے جا کر کہو
اوس کے گھر جان نفس شادی ہو
بغض تو خواہ یا موافق
بیچے نہیں محنت کاروانی

کون نه اوسکي ٻي ڪنهن کي نه اوسکي ٻي
 ڪنهن کي نه اوسکي ٻي ڪنهن کي نه اوسکي ٻي
 ڪنهن کي نه اوسکي ٻي ڪنهن کي نه اوسکي ٻي
 ڪنهن کي نه اوسکي ٻي ڪنهن کي نه اوسکي ٻي

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين



وآلهم الصلوة والسلام
على سيدنا محمد وآله
الطيبين الطاهرين
الذين هم خير البرية



بسم الله الرحمن الرحيم

نه کوئی گرم معشوق تو کی بازار	تو سیرت حسن پر کا سیکو ترنا	نه اگر عشق کو پیرا کر تا
اگر معشوق نہ تو تا او سپید ا	اگر عاشق نہ تو تا او سفید تو	نه لکھتا میں صبر کا تارہ بھون
منوئی شہرہ دامن کی گر چاہ	تو شیرین کا نہ جیتا اس قدر شو	نه کر تا کہ کہن کا شوق اگر زو
نہ غم نہ جانتا کوئی نہ معشوق	تو کہ پہ تو تا کوئی نائل تو نہیں	نہ تو عاشق اگر حاصل تو نہیں
کوئی انداز سیرت تو تا نہ قربان	نه کوئی وصل کا مشتاق ہوتا	نه روز چو دلیر شوق ہوتا
نه کہتا زلفت کو کوئی معنی	نه پو تا زلف میں کوئی گرفتار	نہ تو تا کوئی کسی چشموں کا بیمار
نه کوئی رخ کو کہتا شک متا	نه کوئی او نکو اندھیری لکھتا	نه با تو ملو کوئی طلسمات کتا
نه کوئی عارض کو کہتا علمت	نه کوئی گیسو کو کہتا شکر بنیل	نه کوئی کھڑکی کو کہتا سیرت گل
نه کوئی شرکان کو کہتا فوٹو	نه کوئی شمع کو کہتا نکلتا	نه کوئی حسن کی گرمی سے جلتا
نه ترک او سکو کوئی فوٹو لکھتا	نه کوئی او سکو کہتا عین چارو	نه کوئی آنکھ کو کہتا کہ آہو
نه کوئی قوس رخ کا نام دھرتا	نه پھر کوئی نگ کو تیر کہتا	نه ابرو کو کوئی شمشیر کہتا
نه کوئی او سکو کہتا سر آراو	نه فتنہ کوئی کہتا او نہ آفت	نه قدم کو کوئی بتلاتا قیامت
نه کہتا خال کو کوئی دائرہ دام	نه لب کو کوئی عیسوی م نہاتا	نه خال و خط پہ کوئی دل گنوتا
نه او سکو کوئی کہتا سیرت چاہ	نه کہتا برگ و جان کوئی نظر	نه خط کو کوئی کہتا خیل گلزار
نه کوئی عاشق نہ دیتا جی نہم پر	علاوت او سکو بوسہ میں کہتا	نه کوئی سپوٹ کو کہتا اصل سبب
نه کہتا یوں کوئی خوبو کی پردا	سر بازار کوئی رسوا نہوتا	نه کوئی پیر کوئی پانہ نہ کرتا

<p>خفتن به پیش او یار و غمخیز کوی پاتاهن به عشق بازی کیا شوق حق بر سطره کمر اگر اسکو نین باور کردی پلا ساقی محبتی که جرمه شستابی گرم کرد طبع بار</p>	<p>اسکا هر طرف نشو و شب تقدیر سحرده عاشق با مجاز نه کیست کس طبع عاشق خدا آغاز داستان عشق جوانی عاشق لقیب و</p>	<p>کسین بیل کسین پروانه عشق مهری جو عشق سو نیاد آور کسین جو عشق کسین کارنگ بیان حالات آن از طغی که چنین لقیب یافت</p>	<p>کسین بیل کسین پروانه عشق مهری جو عشق سو نیاد آور کسین جو عشق کسین کارنگ کدام ظاهر مهر جو کچین جیبا</p>
<p>جوار لکهنو من اک جوان تھا نه جسم او سکا پنا تھا آج کل وہ ستر پانوں تک صورت در نگاہ او سکی رکھتی حسن پرل پہنڈائی او سحر محبوب صورت سنا کر اتھانت خوبون ہی کی بتا مشام او سکا تھا خوبو فطرت جید جودہ دیکھتا تھا صورت گل نظر باز و عنین تو استاد تھا وہ او ٹھاتا عشق میں جتنا وہ جودہ</p>	<p>پنہ چھو سطر تھا او کسان تھا نہ جسم او سکا پنا تھا آج کل فغان گرم کیسے یاد م سرد سو تھا آنکھ سو خوباب کاسیل نہایت او سکو ہوتا خوبو صورت گذرتی تھی اسی بلور سکی ارٹھا پھر جو تھا خوبو تھا خوبو فطرت او دوسری جا کہ پوہتا تھا بلبل</p>	<p>عجب ایجاد او سکی حق از کی تھی میر عشق سو تھی او سکی نیاد سدا آنکھ او سکی پتی دید لیب نظر باز او سکا سو کجی خوب لیونہ اس کے رہتا تھا بمقدور طریق عشق یاد کے قدم تھے تفکر او سکو رہتا خوب ہی کا نظر باز او سکا کجی شمع حشر</p>	<p>عجب صورت اسو خالق از دی تھی سرا پاد رو کی تھی او سکی ایجاد نظر بازی کا عشق او سپر تھا عجب تو فراد او سکا سو جاتا تھا مجدو ہمیشہ گلخون کا ذکر و ذکر کو روان او س ہی طر و د سیم تصور او سکو تھا محبوب ہی کا تو پروانہ ہو جل جاتا تھا اک بار سمجھتا تھا وہ سب ناز و زبان کہ عاشق او سکا طغی ہو لقیب تھا</p>
<p>کہوں کیا کیفیت او سکی بانی او دوسرا ساقی سرتاپا ناز موندہ سے مجھ کو جام بھر دے جو شہر لکھنو میں چند مدت گیا اک روز آصف گنج میں رہ بطا ہر گو تھا وہ کا فرد کا نزار ہوا اینچو وہ دیکھ او سکے ملاقات ملاحت ہو تھی پراو سکی صباحت</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ فریقہ شدن عاشق برہند و لیسر کہ نامزد و معروف لب نم بود</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ فریقہ شدن عاشق برہند و لیسر کہ نامزد و معروف لب نم بود</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ فریقہ شدن عاشق برہند و لیسر کہ نامزد و معروف لب نم بود</p>
<p>کیفیت خوبی صتم دول رفتن عاشق بران لر با می عالم و بتلا شدنش بہ بیقرار می و غم</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ</p>	<p>کسین عینون کسین فریاد تھا وہ او ٹھاتا سکتا عینون فریاد تھا وہ</p>

<p>کھون احوال دسکال تو وقت یہ آدم زاد سپا پارہ ماہ کہ تھا جو حسن کا پتلا سر ایا کہ تو بھر غریب یون بون کن تھی مہ نو آئینہ میں جیسے ہون دو کہے ہیں جسکو عاشق میں جاو سبا داسکے سو جا ہوش بہم کری تھا او سپہ گویا رخ خیر لب پر شہمہ حیوان وہی تھے لطافت میں کہ گویا سوج مل تھے وہ ننگی سونہ لکھن نام نہیل گویا لعلویر کا غنچہ کھلے تھا کہ تھا آئینہ نور خدائی درود اکبر پڑھ تھا یا ہزارہ کسی نے رات دن دیکھا ہر باہم فدا تھے جیسے بدمعوس دہلے کہ خوبی اس سے ہوتی تھی دہلا کہ ہندستان میں کھلا ماہ کھٹان کہ او سکے برہمن شہم کی قبا تھی کری تھا حسن میں وہ تاجدار قبا پر جسکی تھم گل پیر سن چاک ہوا میں شے اسکی کیفیت غش سنو عاشق کی ابھج و حکایت کہ ہوش اپنا کر دن تیر ہو بیان تجھے کر دن او سکا شہ</p>	<p>کہ صفت اسکا لکھن میں بکھٹ آسے سب کھیکر کہتے تھے اللہ سر پا و صفت اسکا کھن کیا لطافت میں جیسے یون بون کن تھی نظر آئی تھو یون رخ پر وہ دونو وہ ترک مست یعنی چشم آہو کھون کیا اسکے غریب کا میں عالم نگاہ ادسکی پڑو تھی آہ جہیر روان شیش دل سچا ہی تھے نراکت میں جیسے برگ گل تھے دہن یون تنگ جیسے غنچہ گل کھن میں جو اسکا لب ہے تھا لکھن کیا او سکے عاشق کی مٹا وہ گارو کا جو کرتا تھا نظارہ وہ کھن پر تھا عجیب لعلو کا عالم پڑی تھی کافر نہیں میں کو باسے نہ کہتے کیون ہم سن با کو بالا حکم کو دیکھ سب کو تھو حیران نہل اندام تو اسکی بر ملا تھی رکھے سر پر بیت کی ٹوپی بھاری وہ پینہ تھا عجب زالی رشاک جو دیکھ تھو اسکو کرتا تھا شش نظر افتادون عاشق بر روی صنم دل نش جس حسن وود عشق شورش و مقیر ارش</p>	<p>می میر و سو و می میر اک جام صنم کہتے تھے او سکے کو ان سب سر پا یا ناز سرتا یا ناز اکست کہ می میر و سکے نہ وہ بھی نہیں تھی خیم و جیم میں غنچے بھیر تھے کہ جسکے زخم کی ہر دل نشان تھی بیک نیم نگاہ و طرفہ العین کہ تھی اس ترک کر تھیں میں کہ اعجاز اسکی دیتا تھا دہانی نہ لکھتا لعلی زمان جسکا پاسکے کہ تو دیر میں سلک کہہ تھے قیامت تھا بلا تھا کیا غضب تھا کری اک باتیں سول گرفتار تو اپنے منہ کی خوبی دیکھ جاتا تھی ناگن چاندنی میں سرنگا سجوبی ریشک نا و جاوہ تھا کیا د لکھو اسکی حلقہ در گوشت جو او سکے نرم ہاتھوں پر تھی سر پا تھا غرض سا بھر میں تھا کہ جسکی سج پہ اک عالم تھی تھا سر پا تھی مجا وٹ بالکین کی تھی او سپر خرم شان میرانی نظر افتادون عاشق بر روی صنم دل نش جس حسن وود عشق شورش و مقیر ارش</p>	<p>مجھے اسوقت ایسا فی کلام سجنا زون نام تھا کیا اسکا یاد قد و قامت تھا آفت اور وقت چمکتی تھی اسکی جہن تھی دو ابرو او سکے جوں جوں تھی خرو تھی ادسکی یا تیر و شان تھی نظر بازو کو کر دیتا تھا ہر چین نہ تھا سرے کا و تبا نہ تھو دار دیر لکھی اسکے کیجے کیا بڑائی لکھن اسکے رکھو تھی عجیب بنگ وہ میں یون وہ و ندان جلوہ کہتے تھو قسم کا جو عالم زیر لب تھا ملایم لکھن آسے تھو گفتار مقابل او سکے گراٹھ آتا نہ تھو پادسکے تھی منہ زلف الہ برس چودہ کا اسکا سال تھو وہ یا لکھ تھا حلقہ آفت ہوش عجب وہ اسکا دکھلا کر کر تھی وہ جیسے تھی کھن یا قدر بالا کھن کج سر پہ ترکانہ و دور تھا پنہ چھو وضع ادس سپر میں لکھی عجب تھی حق وادسکی بھیب بانی نہن کچھ ادسکی خوبی کی نہایت پلا ساقی مجھ اب بھر کو پیالے کھن احوال عاشق جو دوانہ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہو کچھ اور سودا اور عیال و کا نیک سکی جاتا تھا مقابل عزیز کی اور سے جو چھوڑے گا کہوں کیا جیجی تمہی اجناس انکی و باطن میں عیش و سکنا عیال ہوئی باطنی بنا سودا و معنی تم معنی کرتا رہا اس سے موافق ہو عاشق کا دل و سیر گرفتار چھڑانا اس کے ہر پیر و شکل کوئی عالم نہ سوائی ہر عاشق لگا بکنے وہ سودا کی ساد و نرات کبھی روبرو زبان پر نہ کہتا کیا دل ہاتھ سے میر کی یاد دل</p>	<p>و گفتگوی دلجوئی صنم با عاشق و لاریش خویش و کیفیت دکانداریش</p> <p>تمہیں مایہ تنکو کیا ہے مقصود عزیز اک چیز تو میں سے چکا کی ہو اسطو سے راضی و طالب مزید اردل جو رہی تھا ہٹ عاشق کو وہ عشق بھایا خیال اس کا وہ اس سے نہ اٹھا کہ بٹھنے و تیا عشق اس کو نہ کیا الفت اس کو سیکر لگا پا مال لگی ہو ہر اک کو کوئی نہ حشمت</p>	<p>ہو ادل کی بدولت میں گرفتار جو وہ مجھے کی تو کیوں ہر بیمار کہ ہم ہم مری غم سودہ دلدار نہوں میں نیست کیونکہ اپنی نزار کہ آوی خود بخود میر لعلت یار تو کیوں بیدل ہو چکا گیا ہر ہر بیان کرتا نہ کچھ خیال دل کا کہ عشق و مشک انتوان نہشت</p>	<p>ہو ادل کی بدولت میں گرفتار جو وہ مجھے کی تو کیوں ہر بیمار کہ ہم ہم مری غم سودہ دلدار نہوں میں نیست کیونکہ اپنی نزار کہ آوی خود بخود میر لعلت یار تو کیوں بیدل ہو چکا گیا ہر ہر بیان کرتا نہ کچھ خیال دل کا کہ عشق و مشک انتوان نہشت</p>
<p>اگر ہو تو اس کا دیدہ یاد دل نہیں ہوتا کسی کا اشتاد دل کیا قابو سے میر کی کیا مار دل کبھی ٹپکتا تھا روبرو یہ غزل وہ و ہاں رہتا ہر اک شوخ دل آزار نہاں شفیق مگر کوئی نہ غمخوار وہ یوسف کہ ہزاروں ہیں خیر خدا چاہا کہ ہر کس کا طلبگار کبھی نہ ہوتا کبھی نہ تھا سہیت بلکہ کبھی مری پر کینیت کوئی سوا کی باتیں بتائے کہ نکل اس کا کسی پر سر و دانا</p>	<p>کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز جو دل کو آشنا جانے غلط ہے شراب میں ہر فنا کو دیکھتی ہے</p> <p>سنا نا اسطو یار و سخا تا نہوں اس شرمین کیونکہ غمگین مجھے وہاں پوچھتا ہر کون یار مری سینے میں دل ہوتا ہے چین عزیز عاشق کی دیون کی تلخی کا تو کتنا اس سے ہاں جی میریت محبت پر نہیں چھٹی چھپا ہے کے تھے تا چھوٹو مرور و انان</p>	<p>نہوں کیوں کسی کا مبتلا دل تو میرا کس لیے مجھے جدا دل جو سچ ہو چھو تو ہو خود بیخودا</p> <p>سنا نا اسطو یار و سخا تا نہوں اس شرمین کیونکہ غمگین مجھے وہاں پوچھتا ہر کون یار مری سینے میں دل ہوتا ہے چین عزیز عاشق کی دیون کی تلخی کا تو کتنا اس سے ہاں جی میریت محبت پر نہیں چھٹی چھپا ہے کے تھے تا چھوٹو مرور و انان</p>	<p>اکی جوان مراد دل مبتلا ہے وہ دلیر کہ ہر مجھے نہوتا کے ہر بیو خانہ جو نکوناجات کبھی جاتا تھا میر کو کھل وہ کیا دل و مجھے رسوا بازار طبیعی مجھ کو محبت ہوا کو مدیم عزیز و دلو میری غم بھی ہے مری صورت سودہ ہزار پوچ ترا باسی عجب کو پڑھاوی جو کوئی پوچھے تیرا حال کیا ہو نہ کتنا اور کچھ احوال دل کا سمجھتا ہو یہ ہر دانا و کودن</p>

وہ اپنے تختہ سحر پر گزرتا تھا	کہ دل میرا فلاں پر ہر شیدا	نہ کھلتا تھا کسی پر راز و سکا	وہاں کوئی تھا نہ ساز و سکا
دل رہتا جہاں وہ نہتہ دل تھا	مکا لٹے اوس صدمہ کرمقل تھا	پڑا تھا وہ کمانہ واقع سیراہ	کہ تھا اک شہر خوب بیکار نگاہ
نہ تھا اور دوسے کچھ اوسکو نہ تھا	اوسو بھایا تھا وہ طفل دکا نہ	وہ اکثر بیٹھتا باہر محل کے	سنو کی حال اوسکا آگے چل کے
خیال اوسکا یہی رہتا تھا اکثر	کہ شاید اوس کوئی اور دھڑکتا	جو اٹھتے تھا کوئی دان اوس گلی کا	تو واقع ہوتا اوسکی پہیلی کا
بہت بہت تھا شادان بکواس	تسلی ہوتی اور بچل کی اوس	نہ زیادہ دنگو نہ تاشوق بہت	تو خود اوسکی طرہ جانا وہ بہت
بٹا ہر کر کے حیلہ سیر بازار	وہ دامن میں نہشتا دیا	فدا اس گشت سحر یہ مدعا تھا	یہ صبح پا ہوتا اوسکو دیکھتا تھا
اوسو بازار میں لوگ مکان تھا	کہ اوسکا دوست اک تھا وہاں تھا	وہاں جاتا تھا وہ نہتہ خواہ مخواہ	کیا کرتا تھا اوسکا دوسرا راہ
وہاں جا علی یہ باعث بڑی تھی	کہ رستم میں کان اوسکی ٹہری تھی	کہ رستم عید اک میں ڈوبتا رہا	کہ آتے جاتے ہوتا تھا نظر ابرہ
صدمہ بھی خوب اوسکو جانتا تھا	کہ جیون چاہ کی پہچانتا تھا	خزیرا رسی کو حیلہ سے کسی روز	دکان پر اوسکی جاتا تھا ہر روز
دو چاہتا اس کے دو کاندھ چاہتا	نہ تھی عاشق سحر و راضی کسی	اوسے جب کہتے تھے آتے جاتے	صدمہ کی طرہ نہ کر سکتا تے
صدمہ دیکھتا بچو ہمسایہ کا سلو	نظر عاشق پر کہ ہوتا تھا خوب	نہ عاشق کو ٹہری تھی اتنی جرات	کہ خیزا کر کے اک لحظہ صحبت
نہ وہ شیریں لب و شکرین تبسم	کہ تھی عاشق صدمہ کے مار سے کلم	فدا ہوتی تھی دید اوسکو شہر	یہی تھی روز عید اوسکو شہر
مقابلہ کی جب پڑتی تھی انگھین	پہنچو کھڑے لڑتی تھی انگھین	نہ آت تھی اور چتون تھی قاتل	دل عاشق غرق ہوتا تھا اہل
کئی عاشق کی اک مدت اسی طور	صدمہ کا لطف تھا اوسپر کچھ جو	جو عاشق کو کبھی ملتی تھی دست	تو کہہ جاتا صدمہ سے اپنی حالت
صدمہ حوال اوسکا سن تولیتا	حیا سے پر جواب اوسکو نہ تھا	بہت آتی تھیں پر عاشق کو گھٹن	اشارہ نہیں دے کر لیتا تھا بات
حریت اوس خبر بھی کچھ نہوتے	ہوں جیسے جاگتے کے آگے سوتے	جو باہم یار کرتے ہیں اشارہ	اوسو انکار کیا سمجھیں بجا رہا
میان عاشق و عشق روزیت	کہ اوس کا تبین اہم خبریت	خدا جسکو کسی کی جاہ دے ہے	قوا اس کے دوسو اوسکو راہ دے
جہاں کے دل میں آتی ہیں خواہ	سوا اس کے ولین ہوجاتی ہیں	محبت کی نہایت ہو جو تکمیل	تو پھر لیل و منون کی ہے تشیل
حرفشہ زن لیل کا لیا خون	شاہو کا جو گدرا حال مینون	کہ رسی ہی تیغ آہن ایک کو دو	محبت ایک کر دیتی ہر دو کو
محبت کا عجائب ماجرا ہے	وہی جانے جو اس فن میں پڑا	غرض عاشق صدمہ سے خود چلتا	ہوا تھا ریل کچھ باطن میں پیدا
بٹا ہر شخص وہ نا آشنا تھا	کبھی ان خود وہاں سے بولتا تھا	نظر کرتا تھا وہ صاحب امت	جو جاتا تھا وہاں وہ پڑا امت
کہ تھی خوب درخور تدا بین	بہر جیسے طور یا ہم آشنا میں	کہ پہلے اوس کی کچھ جانتا اوسکو	خزیرا را نہ پہچانتے تھا اوسکو
ہوا یہ رفتہ رفتہ اوسکو معلوم	خزیرا رسی کا ہی لہجہ تھی صوم	کچھ اوس کی فوس کا ہی خزیرا	نہیں کوئی مہنس سے اوسکو شکار
یہ میری واسطے آتا ہے ہر روز	یہ اپنی دلین رکھتا ہے ہر روز	یہ جانی اوسنے جب اوسکی حقیقت	تو درخور کی ہوئی کچھ اوس کی موت
اکھلا عاشق یہ جیسے شوق کا رنگ	مکا اوسنے انجور پر چنگ	لگا کر نہ ملاقات اوسکی کترا	لگا چلتے اوسکو راہ بہت کر

اوس خطہ تھا غرض واد باکا سدا کلتی تھی اندیشہ میں اوقات خلس رکھتے تھے وہ عاشق بھی وہاں عاشق کا کچھ چلتا تھا تو خدا سہ وہ یہی مانگے تھا درشت صنم کی بے شکست دید ہوگی تن تہا وہ مجھے کب ملے گا غرض عاشق یہی رکھتا تھا وہ رہتا تھا اسی فکر میں دام مجھے آسائی غارتگر ہوش کروں تجھ کو میں بھی سیریل وہاں تھا اک حب عاشق کا ہدم صنم کی کیفیت خوب آگاہ کہا عاشق نے تیرا دل شناسے	انعام ہر جیلہ تھا شرم و حیا کا نہوئی ایک دن اچھی ملاقات کہ اوس کی حق میں تھی جو نہیں غور اور ہوا تھا اوس جو کتب ال جہ صنم سے ہو کبھی ثنا ملاقات مرد گھر کون دن یہ عید ہوگی مرا یہ غنچہ دل کب کھلے گا یہی جی میں بسا تھا اوس کے سوا	اسو اختیار کا رہتا تھا وہ نظر میں اوس کو کتنی تھی وہ اختیار صنم کو گھیر کر ہتھ جے جو درشت یہی ہتی تھی اوس کے جھین پش انہی کون سا وہ روز ہوگا اور ہر دیکھا وہ کس دن الہی میر ہوگی کیونکر شکوہ یہ اسی پرستین وہ ماننا تھا
رسیدن ایام میلہ آٹھون و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواہد شد و گفتن عاشق با آشنائے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنایا عشق بیخود	وصال با اوس کا ہر خاطر خواہ ممکن اسی میلے سے ہم اوس سے لینے صنم سے یہ ابھی چل پوچھ لیجے صنم نے روز اوس کا خود بتایا پیر دن گذر جاوے گا وہاں میں	قریب تا ہر اب آٹھو کا میلہ مگر جب ہو یقینی اوس کا جانا اوٹھو و انسو دکان پر اوس کی آئے کہا عاشق نے تم کس دم چلو گے یہ سنکر عاشق شیدا اوٹھا
اضطراب عاشق پر روز میلہ بانشطایک پاس و زموافق وعدہ صنم و تسلی کردن آشنای مہمود و آخر الامر رفتن عاشق و آشناد و میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و بستن صنم و نیافتن بمقصود	گلابی بھر کے لاساتی گلغام سنو یا سو جو میلے کا دن آیا دل اوس کا تھا زلیں پر اشتاق	کہ آپہونچا ہر وہ عشرت کا ہنگام مذہب نے بخت خفتہ کو جنگا یا پیر کی اضطرابی و سپہ شمشاق
مجھے شرار کر دیے تھام ہوئی جب صبح عاشق پرینوار کہوں کیا اوسکی درختلاری	کہ خود دیکھوں آٹھو کا تماش ہو اصد چنیدہ اشتاق دیدار مرا با ہو گیا تھا بیقرار می	

کسی اور تھا کہیں وہ بیٹھا تھا
 جو کتا تھا کہ آیا جو کٹی بھی
 وہ بیدل پر عجیب شکل پڑی تھی
 گئے کتہ از دن سختی میں ترے
 نشان کیا لگے گا ہاتھ تیرے
 غمزن گزرا پر آیا وہ ہنگام
 وہ جمع تھا جو تالاب ہمارا پر
 عجب باغ و عجب تالاب تھا وہ
 وہاں تو جمع سارے شہر لے
 ہزاروں اہل حرفہ اہل بازار
 خدایں کا زہرا بنو تھا وہاں
 کوئی کتا تھا تو جی حلواسن
 کوئی پانی میں غوطہ مار رہا تھا
 کوئی وان ناچتا تھا کوئی گاتا
 کوئی کرتا تھا کسوید بازی
 کوئی گچھی کوئی رختہ پرچہ تھا
 کوئی بیٹھا کسی کی تاک میں تھا
 کوئی کرتا کسی سے عشق و ناز
 کوئی بیٹھا کہیں سے بچھا لے
 کوئی تو ایک جا پر ہو کے قائم
 کوئی ہندو پنے پر اپر مغرور
 کسی کا کوئی کڑا منہ نہ تھا
 کہیں تھا کوئی کسی سے عذر کرتا
 کوئی تھا کافی سچ بنا سے
 کوئی مہر نہ کوئی شمع نہ وہاں

ہر اک سو دانی ہی وہ بیٹھا تھا
 جو کوئی رنگو کچہ زیادہ تھا
 عجیب سے عجیب رنگا یہ حال
 نگر تھلیدی کتھسمل کڈو اتھ
 ہوا کتا اگر گراہ سکی گشت گم
 نشانیاں ہر پڑوان وہ رنگا تھا
 کون تو رہتا کیا میرا ہر گشت
 ہر اسے سیر اک عالم ہار تھا
 دادنی تھا باعلی سب ہاں تھے
 نہ تھا باہر وہاں نہ کوئی زرقہ
 ہر اک اپنی صدائیں بولتے تھے
 بچا تھا کوئی عداوی کچوان
 کوئی کرتے تھے یو جادو پرستش
 کوئی انکھیلیاں کرتا کسی سے
 کوئی بچہ تھا وہاں کوئی کتا
 کوئی بچہ تھا اپنی باریک ساتھ
 کسی کے کوئی گئے میں ہاتھ لایا
 کوئی کتا تھا کتا بڑے رنگو بول
 کوئی بچہ تھا بیٹا باہر ہو
 کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا
 دکھا تا کوئی عالم ادا کہیں کا
 کسی سے ہوتا تھا کوئی اقل گیار
 کوئی تالاب پر کرتا تھا نشان
 کوئی جاتا کوئی آتا تھا بہیم
 دشتا کوئی ایک کتا

کتہ تو ہو گیا ہوا کتہ
 تو رہا تو تھا نہ اپنا رہا
 گھڑی او سکریا ست کی گھڑی
 پھر شکل ہی بچہ پار میرے
 چلی گئے ہم بھی آخر نہ تھیں
 کیا دونوں اچھے کتا بچا
 زمین سادہ او کی تختہ طبع
 پسند خاطر تو اب تھا وہ
 ہر اک اپنی ہی سچ بھج نکالے
 وہاں بیٹھے تھے کتا دانی
 گئے تو اس جگہ تھا شہر بربا
 مدد اچھی کر رہی تھی وہاں
 کوئی باہر گر بیان بچا کرتا تھا
 کوئی دوری سوانگ اپنا کاتا
 کوئی کرتا تھا اک سو دانی
 کوئی منہ دیکھتا اور کتا
 ہا نقش قدم سا خاک میں تھا
 دکھا تا اپنی موشوں کے انداز
 سراسر عہد کی کج بنائے
 سخن کرتا تھا یاروں ہوا کیم
 کوئی کا فرستہ شوق مشغول
 کسی کا کوئی پردہ بھانکتا تھا
 قدم پر او سکا پنا تھا دھرتا
 بہین پر حسد لی شیکا لگاتی
 تماشائی ہزاروں جمع تھوڑا

کہو یار روں آیا ہو گا کتا
 تو اس کے پانوں پر بارہ چکنا
 کتا کہیں اک سپر کتا کتا
 ہوا چٹا پانہ ہر شہر ہا تر
 کہو اتھ تھا وہاں کی آواز سے
 جوں بہر تھا وہاں کا اچھا
 کتہ ہی سب سے بڑا ہر دانی
 عجب بیٹھے کتہ عالم وہاں تھا
 وزیر الملک ہر سب ہاں تھے
 سب ہی اتنی ان فقیر وہاں تھے
 کوئی کچھ بیٹھے کچھ تھے
 کوئی گئے شمالی اردو وہاں
 کوئی کرتے تھا دوسری کتہ کاوش
 کوئی تاج کو تھا اڑتا کسی سے
 سچ اپنی شمشیر کی دیکھا
 ملاشتہ ہوا وہاں تھہر ہا تر
 کسی کا تھا کوئی دامن سنبھالے
 کوئی کتا تھا یوں چہرہ نہ بولو
 پھر سے ہر جسطح دیوانہ ہر
 کوئی تم کیلے مدد کو جلاتا
 کوئی تھا منتظر اس کے سخن کا
 کوئی کرتا کیلے عفو تقصیر
 کہہ سکو دیکھ مہر تھا میرا
 ہو جیسے دم کی آمد رفت ہر دم
 عجیب تھا تھا شاوان نوار

<p>سہوا عاشق یہ عالم دیکھ کر دنگ معشوق کو کچھ نشانہ دے نہ پایا سہراک سیر ہی یہ جا جاؤ تو دھنکا کہاں ملتا تھا اس انورہ میں بلکہ نتھاکچھ اور اس جگہ سے آگے ملتا یکایک بخت خود یاد دہی کی پلاساقی شراب شعلہ شمال کروں بخود بیان میں کمال کہاں اک شخص نے عاشق کو تجھے کیا دھوپ یان لگتی نہیں تجھے گریسیر سے میل کی منظور دہان جابٹھ سا زمین خوشی پریر یونکاوان ہوتا ہر گھج کیا عاشق جو قصہ مختصر وان</p>	<p>نظر آیا ادھی وان اور ہی گنگ طلب میں اوسے کو سہر پھر یا کہ شاید ہر کسی جاگہ وہ بیٹھا رہا ہر چند وان عاشق طلب گار رہا خورشید کی تالیش میں منع کردن شخصی عاشق را از نشستن آنجا کہ در تالیش خورشید بود و در مہمانی آن بسوی پوستان خرم کہ آنجا اجتماع میل تمام خوبان و مہاجران شہر بود و رفتن عاشق وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلو تالیش بسیار دیدن معشوق را نشسته در مجلس و بیان سیر اک مجلس و روداد معشوق و خوشی و پوشاک و روداد عاشق بیچارہ و ران مجلس و ہجوم میل</p>	<p>لگا کر نے صنم کی جستجو وہ کبھی جا کر سر تالاب تریا کبھی پھر تاسوا دور گرد تالاب رہا دور تالاب تریا جانے نظر وہ صنم نے سکودان چلنا کھنکھن سنگ کھنکھن کی جستجو وہ کبھی جا کر سر تالاب تریا کبھی پھر تاسوا دور گرد تالاب رہا دور تالاب تریا جانے نظر وہ صنم نے سکودان چلنا کھنکھن</p>	<p>پھر اس واسطے وان چار سو وہ کہ شاید سو بیان نشان کرتا کبھی سستو میں جا بیٹھتا تھا بیتاب گر آکر کو تھک اک جگہ پر وہ قیامت کا وہی عاشق پر ہوتا تھا خضر نے آگے اوسکی رہبری کی کہ چلے دین خرد کو سب پر وہاں وصال یار و سیر باغ خرم کہ کیوں بیٹھا ہوا تو بیان شکل مفطر تو کہ غم میں خاکستر نشین ہے تو ہر اک باغ خرم یا نشی کچھ دور بیان کیوں دھوپ کیا تاہر ابھی تجھے یا نشی دہان جانا ہر موقع نہی دینا ادھی کی نظر وان سناں سبز و سیوہ دار کا صفت وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خراگہ نمایان ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہول لگا تھا ہر اک ہی چھپتا اوسکا بیت تھا تو بیٹھا اک جگہ یا یوس ہو کر نہایت اوسپگہ سہی بقراری تو کب ہوو لکو محبت کے تسلی</p>
<p>وہ گلشن دیکھ کر پولا قسم ہے وہ سارا باغ تھا شادابی خرم جدا ہر ایک کر خیمہ کھڑی تھے موافق ہر کے ساز و سامان نتھاکچھ اور ان تھا رگ ہی نگ جسے کوئی چیز وان ہوتی تھی مقصود دہان خود ہکا تھا انورہ سارا کرے تھا جستجو اپنے صنم کی سہت ڈھونڈھا اور نشانہ مقصود وہ رنگارنگ باغیچہ وہ گلزار اگر چاہے جگہ پر سہم اوسکا</p>	<p>کہ دنیا میں ہی باغ ارم ہے ہو لو تو وان عجیب لوگ باہم ترنے سے وہاں چھوڑ پڑے تھے مہیا وان تھا باغ از و پایاں بجے ہر طرف طلبہ اور مردنگ وہ آلی اگر اہلی تھی موجود پریشان کیوں نہو عاشق بچا جدا آئے نہائے شکل صنم کی نہ آیا پر نظر وہ غیرت حور لگا چھنے نظر میں اوسکے جو نگار تسلی اوسکی کرتا تھا بہت</p>	<p>کروں کیا میں آگے لگاؤ صفت تمامی شہر کے ہندو مہاجن تھی جسکی لہنی چوڑی شوکت جاوہ ہر اک مجلس میں بیان طرب تھا وکان آکر رکھے ہر اک کا کنار عرمن جو چاہیے سو سب ہاں تھا دہان کچھ بھی نہیں ہرگز نہ تھا وہ ہر فیصہ میں جا جا کھٹکھا نہ آیا جب نظر اوسکے وہ دلبر لگا کرنے دہان فریاد و زاری نہ پیش نظر جب تک کہ تسلی</p>	<p>سناں سبز و سیوہ دار کا صفت وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خراگہ نمایان ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہول لگا تھا ہر اک ہی چھپتا اوسکا بیت تھا تو بیٹھا اک جگہ یا یوس ہو کر نہایت اوسپگہ سہی بقراری تو کب ہوو لکو محبت کے تسلی</p>

وہ کہتا تھا ملے گا یا ریترا منوتا اگر اسے منظور آنا بہم پیشے تھے دونوں اس علم میں وہ اوٹھکر وان سو انکے پاس تا شاکیوں نہیں ترم دیکھتے ہو نہے لاجت ہوئی کر ایک شوقین گھر دی دیتیں اس جیسے میں تھا اوٹھا دالنے یہ حیلہ کر کے عاشق پھر واس یاغ میں پھر چار سو ہوئی نومیدی عین امید کو بہت غم پڑے میں اس شب بوی منو پھر خدا کا ستر کشوت ہوا عاشق کو یکجا نب گردان صنم بیٹھا تھا اپنی مجلس میں چراگ نہ تھا سب سے اور کا جمع وہ مجلس کی کون تو لیں کیا میں سہرا وہ اس کے جاتی ہی خبردار کما عاشق نے دیکھا میں اور کیا ہوئی کوشش رہی بہر قیود رفاقت تھے میری خوب کی داد گیا مکر کو بہن کما چیتا بی سلف سزا جتا عاشق ہو کر سو ملاتیر ہی بدولت میں صنم سے صنم کے پاس اک در کا تھا بیٹھا سہجہ وہ بنو لاسکرا یا	کیا تھا وعدہ آئین کا صنم نے تو تھا کر سڑھو نہ دھینکا میں نظر آیا وہ ان اک استنار اور کما کیوں آپ میں سبقت پیدا کما عاشق زاد اس خیریت کہ اک سہرا ہی میرا گم ہو ایاں کیا ہدم فی قبل دست اشارہ عرض لے لے رہے وہ دو انوکھا ہوئی جہیل سو وہ اوتا تو بہ کہ بعد از پنج وقت ہوئی حیات دلیل اثبات پر لا لقا ہوا ہے وہ جو جا کر کریمہ ہر پور کھلا کیا رہا اور سپرہ تماشا عجب تھا اس جگہ انہو یارہ شہادت تو پڑے رنگین تھی وہ مجلس صنم اس میں ہوا اسطرح مشغول کما ہدم زاد اس شاد ہو کر جیسے میں ڈھونڈ رہا تھا اس کو پا برایا بسطرت مطلب ہمارا مثل ہفتون ہو دینچ رہا دل گیا سحر کو دیوانہ ہو گیا کرین کیا عاشق بیجا ہوتا کما نہنگ میں کران کران تھا کہ او سے صنم سو تب باسیا صنم عاشق سے تگور ہو بیٹھا	جو ہو کا بخت ملک بیدار تیرا تو کا ہیکو میں کرتا دانا کوئی ڈوب با ہو جیسے بحر غم میں بہت اخلاق کر باتوں لگایا کسوچ نکو ہو اب کسکی تکدر ہوئی دلو مری یہ فکر ویش پھر آخر دالنے دل عاشق کا اور پھر آدینکے بیان ای یا صواب بہم کرتے رہی بس تجو سے کھلا یہ نینل حق سو بھیدا کو بہت دی بہن مراد میں ناروا کر دی چون و چرا اپنی ڈھونڈ جیسے تھا ڈھونڈتا آیا لڑوان کہ تھر سب اک جگہ کر اہل دوکان تیا بیسے بسا ہو کوئی موضع کہ او سکونکے سکے میں گیا میں لگا خور دیکھنے اسکی طرف یر آئی ہو مری دل کی تشا علاسمت سے محکوم صول محو یسی ہو یا حق دوستی راہ نہ شیریں سو ہوئی کچھ کامیابی کسی کے کچھ آئی کام تکدر یہ دولت پائی میں تیرے دم سے کہ عاشق کو تبہ میں وجہ تھا یہ راغش مجلس میں بیٹھا یا	اور سی بر تو کیا تھا قہر پہنہ کر نیکی پھر بھی گشت بستان ہم کہ ریکتا تھا کبھی وہ بھی کوئی پور یدان ہو سیر چاہو سب کا مل یہ میلے میں عجایب کیفیت سین لٹ سی چون طر نشان اوٹھو پھر ڈھونڈا اسکو دوبارہ لگے پھر ڈھونڈ رہے محفل محفل تو برلی سے محفل آیا وہ خوشہ خدا قاور ہو سب سے اسکو قدرت عشت نومیدی ہوئی انگشت کوست نہیں ہوت اس سے وصل کچھ دور وہ دنی میں طلبی کا تماشا کوئی سنتا نہ تھا جسکو چارہ بہت پر غر و نگین تھی وہ مجلس سار دین ہو جیسے چاندور صنم بیٹھا ہو تیرا دیکھا ہر مجھے حق تو صنم کا منہ دکھایا ترم دل کا بھی ہو قصور تو پھر ہوئی ہر آسان عمل رہا نہت ہو جہن لیل کی محروم اکیلے سو نہیں کچھ کام نہتا خدا روشن کر محکا شانہ تیرا کہ عاشق دیکھ دیاں بچن ہو پنا دلیل تھا باین کسو تر بیٹھا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ عاشق جس جگہ غمخیز تھا صنم بھی اوس کے جانب ہوا ناخدا وہاں عاشق کی کچھ دھڑکیا کہوں کیا جو صنم کا تھا وہاں بنت سوسار ہی کی جگہ نہ تھی نظر کرتا تھا جو اس نا زمین پر عجب نگین دوپٹا تھا کہ میں بندھی تھی سر پہ اس کے سر پہ وہ بزم آراستہ ترکیب سے تھی صنیعت ساز اور لوگوں کی تھی وہ پوان اور شیر غی کا ہوا گھر مٹی و چار اسید کی گدڑی صنم اور دھڑکتے پاس آیا نظر اس پر ٹپکی نزدیک آکر ہوا جب چشم اوس کے وہ بیدل اوس کے اوس وقت ہم نے سنبھالا اگر ہم نہ اوس کو پہچانتا خفا ہوتا پھر اوس سے پیاجانی ہو اس از کو وہ دنوں کی مہمان جو کوئی ہو تو میں تیرا ناز کا نشان اوس سے گورو وہاں وہ عاشق کے تمہیں پہچانتا تھا ہوا اوس کے منی طلب نہ تکریم ہوا تب تک کہ وہ اوس کا سنا نہ کچھ مجرا نہ عرض نہ گاتھی	وہی نظر اوس کے پڑا تھا نظر کرتا تھا چھپ چھپ گاہ بگاہ کھڑا تھا دم بخود چون نکل آرا ہوا تھا عاشق اوس کو دیکھ کر وہ نک کیا خوشنما اوس کی تھی کہے تھا چاند اور ترازین پر کہ رنگ اوس کا نہ آتا تھا نظر میں بہو جیسے شعلہ آتش نمودار فقط سیلے ہی کی تقریب سے تھی نکالی یہ طرح اوس سے نہ تھی بیان کی تو ہو کر صبح سویرا بجوبی و صنیعت سب کو پہچانی کسینے ہاتھ نہ اوس کا دھلا پھر اگلے اوس سے لڑی نزدیک آکر کیا جیون اوس کے نیم سہل وگر نہ کر چکا تھا شور و نالا تو یہ احوال وہاں شہرت پکڑتا کہ جانا غیر نے راز نہانی رہو سہل و قاتل و لون نہبان اویں ہی ہوا جو اتنا علم حاصل خبر ہوتی جو اوس کے زور و کور خبر تھا اوس کے صورت و شہرت سلام اوس کو کیا اوس سے یہ علم و یا عاشق نے لکھ خط علامی شہادت کی دیت غمخیز کو تھی	نظر عاشق کی اور دھڑکی تھی بہم لڑتی تھیں آنکھیں چمکی رہی نہ حرکت تھی نہ کچھ جنبش تھی تھی اوس کی برہین ٹھیکار چمکی وہ کھڑا چاند سا وہ رنگ گورا تھی اوس کے نور سے وہ بزم روشن کہ سناں اوس کی مجلس کا تھا وہاں عاشق کھڑا پائین مجلس نہ بنتی کس طرح نہ میر مجلس کچھ تھا آپ بھر بھر دوا و خان غرض سب کو وہ تو خفیض و تمہیم کھڑا تھا عاشق اوس کا اکبر جہاں آیا تھا اندھ ہوا وہ میر صنم پھر آگیا گیا مجلس میں تریاپ کر گیا وہ تہہ بیجان نہ لیا اگر مجھ اوس کو ہاں تمام ہر اک اس از سے ہوا خبردار جرات نہ ہو گر خون جاری صنم نے دل میں اپنی ہو گانا جو تیرا و کانٹا فریج ہے صنم کے پاس نزدیک برابر پڑی دسکی نظر اوس کو ناگاہ ہوا صاحب ماست گلچرچا سلام اوس کو صنم نے کیا کیا وہاں عاشق کو سب نے راہ ہوا	فقط ترنس کی صورت ٹٹکی تھی لگی تھی ہر طرف نظر و کی دوری فقط دیدار کی کوشش تھی نہٹ باریک تیار کی جگہ بدنیں چاند تار سے کا رہ جوا وہ مجلس تک سے تھی اوس گلشن اور گرد اوس کے بنت کلمہ رنگا تھا کرو تھا سب لہانا میں مجلس کہ اوس کا جو دھری تھا میر مجلس ہر اک کا آگے شیرینی دکان اصورت سے کی مجلس میں تقسیم تا شاد دیکھتا کر تا انفار سے اوس کی جانب کھڑا تھا وہ کرتا ملا کر آنکھ اپنے نیم جان سے ہوا تیرنگہ کا اوس کے قریب تو ہو جاتا بہت رسوا و بدنام نہٹ ہوتا وہاں رسوا بازار تو کچھ جانے کوئی جو زخم کاری کہ مارا تیرے میر کے نشان تو جنگلی سے خبر اوس کو لے ہے تھا بیٹھا اور کلا و سکا برادر کھڑا دیکھا اوس کو ان صورت آہ صنم نے وہاں ہی پھر کے دیکھا حقیقت میں سلام اوس کا کیا تھا لشیم صیل سے جو نہ پھر ہوا
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صنم نے کی جو اتنی دلنوازی وہی سمجھے گاتر مہربانی گھر ہی رو چار اس حوال ہر دن چلو جس کو اب گھر کی لوراف کوئی ساعت میں ہو جاگا اچھا یہ شکر تپ تو ہوا چار عاشق وہاں سے تھا مکان اس کا بہت کٹی تھی پہلے اس کو شوقین ہوا تھا کوہن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اس کو شکل عرض عشق چاہو سکھو دینا چلا آیا مری میں چل کچاق نہایت بخود و مہر تھا وہ کٹی رستہ میں بس شکل سوار تھا	ہوئی عاشق کو کسی فرازی ستگر ہو گا جب کیا جانی رہا عاشق کھرا شاہان فرما رہو گے کب تک یہ دیوانہ اوٹھا وہ بلیڈ پائے اپنا ویرا اوٹھا والے جلاؤ کار عاشق چلا آیا وے بے بیخ مخمور نہا چلے میں کچھ بے اس کو دل اٹھا تا تھا وہ بیخ اسی سے کہ رکھتا تھا وہ از عشق کمال بیان اہل خدیوین سر چہان نتھی قطع مسافت اوچھوچھو پنٹا او سد منہ میں جو تھا وہ پڑا تھا ست و ہر شیا کا سا	ہوا تھا عاشق او سد کہ کیا ہی قدر معشوق کی عاشق ہی جانتے جو دن بھوڑا رہا باقی تو لایا شب تاریک و سبیل کا ہر شکر تھیں بے صفت ہو گئے چلنا صنم کی رزم سے مہر ہو کر پیادہ او رستہ کی قطع منت گر وہ ہے شوق شکل کو کسان نہو تا وصل شیرین کر مقرر فلک عشق سے ہو پوچھو ہمیں اوسو ان لیکیا تھا از عشق شراب شوق سے تھا بسکہ مہر عوض لایا محبہ اس کو دہانے ہو چھو اس کا گر نا ویر چلنا	مجھے وہ حالت اس کی اتنی فریاد جو عاشق ہو وہی یہ بات کہ کہ اساتھی از تباہی و تباہی نکل چلیے شتابی تو ہے بہتر کہ سکے ساتھ شکل ہو کھانا چلا گھر کی طرف مجبور ہو کر پڑی کچھ بھی آمد شد کی منت کر و عشق میں کیا کیا نہ انسا تو پھر توڑتا فریاد و کیونکر نتھی دشوار قطع ارض او نیر پھرتو بھی تھا وہ خالی از ذوق نہا کچھ از عشق میں اوسو ہر ش دیا ہو پوچھا گیا تھا لے جہانے کہ وہ ہو ہو ویر متوالیک چلنا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باز گشتن عاشق مخمور از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و ہر راندش تمام شب دران کیفیت و
صبح بیدار شدن و ندیدن رو صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی الحقیقت
و تسلی کردن آشنا او کہ واقعی چنین بود اضطراب مکن پس رسیدن از صنم بکلیت

او ہر آسائی بر بہر بن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا کھ میں رہا بخود فریاد رات بھر وہ نہر ہوتے ہو غفلت سو بیدار نہوہ مجلس نظر آئے نہ میلاد کہاں وہ کیفیت ہو از وہ عالم صنم چکھو نہیں لب و کچھ پڑتا	عدوی ہو شیار مہی شمن عقل نہا کچھ ہوش باقی اس کی میں چھکا تھا کیفیت میں تقدیر ہو جیسے صبح کو متوالا ہوشیار پڑا ہوں کیون بیان میں کیلا یکایک ہو گئی مجلس ہی بہر مراد لی ہو اسی حیرت میں پڑتا	دراستن از منانہ بخودی کا وہ اپنی پائیدی سب آتا وہ یوں شرارتھا جیسے شرابی جو ہوش آیا اوسو تو دلیوں جا کہاں وہ بلغ وہ میر حریں ہے کہ صر جو وہ پریزادہ کلام وہ مگر یہ خواب کا سبب چا تھا	کہاں وہ حالت اس کی اتنی فریاد جو عاشق ہو وہی یہ بات کہ کہ اساتھی از تباہی و تباہی نکل چلیے شتابی تو ہے بہتر کہ سکے ساتھ شکل ہو کھانا چلا گھر کی طرف مجبور ہو کر پڑی کچھ بھی آمد شد کی منت کر و عشق میں کیا کیا نہ انسا تو پھر توڑتا فریاد و کیونکر نتھی دشوار قطع ارض او نیر پھرتو بھی تھا وہ خالی از ذوق نہا کچھ از عشق میں اوسو ہر ش دیا ہو پوچھا گیا تھا لے جہانے کہ وہ ہو ہو ویر متوالیک چلنا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کمون یہ خواب یارب کس جا کر کمون اس خواب کا کسے فنا محب و مکار تھا ہر آدمی تو کیوں ہو اس گھر میں تھکا لیا پڑی ہے کون ایسی فکر تجھ پر کہا عاشق از تبا و سہ یہ دگر عجایب اے رات و ماہر ہے ہوا تھا کل مجھے معشوق کا وصل گیا تھا سیر کو سیلے کی کل میں وہاں تھا تو بھی میرے ساتھ ہم سنی یہ وار و ات او سکی جاری ترا یہ ماجرا سب واقعی ہے تماشا باغ میں دیکھا تھا ہنہ اوسکی چاہ میں ہم پایادہ اسی سو شکار بے شہم پڑا ہر اگر اسپر بھی یہ جاتی ہنوشک سنی عاشق از حب بات ساری یقین آئی گئی اشک لعلو سے محب سے کہ ہوا اس سے کہا تھا پلا ساقی مجھے اک جام لبریز غنیمت ہو جو دم رات میں ہو وہ ستر پامہبت لینے عاشق دکان پر ادسکے جاتا تھا بے تلو کہ ایوچی کی کچھ اوس سے گویا کہ اوسکے خویش و ہمسایاں اول	کرے تعبیر اسکی کون بہتر کھینکے سنے سب محبو در اند تمامی خوی ہو سوا سکی محرم بتا تحقیق تیرا حال ہے کیا خدا کے واسطے مجھ پر خبر کر اوٹھا ہون یا رہیں بسدیم سو کر کہ جبکی شمع میں ل سو چتا ہر خدا جانے کہ سچ ہو یا کہ بے اصل کسی تالاب پر یا تے گل میں تماشا دیکھتے تھے اوسکا باہم کہا میں کیوں ہو شکار بیقرار صنم کی دید کل یوں ہی ہوئی کہ کر تجھ پر کیا تھا کل صنم نے گئے تھے پیغمبر حورست باوہ مثال خواب کل کا ماجرا ہے صنم سے بوجھ لہو جو جا کے یک یک گئی تیرے اوسکے ستر ابروی کھلے یہ عقدہ کش شکل سلو سے صنم زبھی نشان دہی یا تھا	جو ہو تا کوئی معتبر مثل ہو چکا غرض عاشق اسکی فکر تھانے جو دیکھا اوسے ایسا اسکا حال ہی ہو کیوں تری لغو حیران ذرا مجھ سے تو کر احوال ظاہر عجب نہ کر و عجب حیرت ہو محکو نجانوں راستہ وہ یا غلط ہے سماں پڑتا ہو اسکا محکو لٹ د وہاں اک باغ میں لڑکے دو ہوا تھا جو غرض عاشق کو دیکھ عبثت ہو نہ کرت و حیرانی تنہا ہوا تھا جلوہ گر سیلے میں ہر بیت گئے تھے ہم اوسکے واسطے وہاں وہاں کیا کیا نہ سیر دید کی گئی تو اپنے دل سے کر مے سوئے ور خدا کر واسطے شک ہو نہیں آ ہوئی تحقیق اوسے انبار امنی صنم سے بھی کیا تھا اسے چرچا غرض ہر آن عاشق کو ہوا خرم	تو خواب و س میں کتا تو تفت ہوا تھا شکل حیرت پائی تفرق کہا اے عاشق مسکین و پامال تو کہ سوسلے خاطر پریشان کہ ہون میں بھی ترا ہر از آخر سب سے جسکے یہ حالت ہو محکو یہی حیرت مری د کو فقط ہے کرے ہر دل مرا آبتنگ زیاد صنم میرا نظر آیا تھا محکو کہا ہدم سے اوسنی بزم و بیش کمون کیوں نہ مجھوں ثانی حجام نہیں کچھ دیر میں تیرے قنات دوا کی طرح اتمان و خیزان مگر تجھ پر نہایت پیوری تھی بیان اتمی ہے یہ تو مذکور ذرا تو دلکے تھیں تو اپنے سمجھا ہوا اوسے غصہ صادق سے لاضی جو دیکھا تھا وہاں سیر تماشا وہ سیر سیلے و وہ باغ وہ بزم کہ سیر و فلک بس نشہ انگیز پھر اگر دیکھیں کس منست گنیز صنم کو عشق میں تھا بسکہ صاف کبھی پایا نہ ایسا وقت و مست پڑا اوس وقت میں نہ انوار و سیاہ خلل من بعد اک ذرہ نہیں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیان در خور عاشق با صنم تا مہر بالمشق

و دوستی پدید آید آن بیچارہ با ہمسایگان

صنم کو دیکھ آسمان تھا از دور
کرے اکدم بھی خطیرہ ملاقات
پھر اوسکے بعد کچھ خطیرہ نہیں
کئی اسطرح اوسکی ایک مدت
وہ عاشق تھا اپنے فراق استغنا
پھر اوسکے بعد کچھ خطیرہ نہیں

سین معلوم کیا او سحر پر عجب	مواثق ہو گیا دوس کو بیان	ہو کر حجب لیں و بیگانہ موافق	گو سب پوچھنے عاشق کو مصداق
مواثق جب ہو گیا عینا دوس	لگا مر بوٹ ہوئی یا رادوس	ہو ناگہ مخالفت جینے کج و	لگا کرتے حیدرانی کی تکر دو
حیدرانی کی سخی جب کوئی قصو	نہو کس طرح سے قائل بر تقدیر	حیدرانی کا عجیب جابر ہے	نہیں بیان قدرت چون چرا ہے
خدا مالک ہو چاہو سو کر دینا	فلک پرستین کر زمین نادان	خلط ہو کر گھون غمناک ہو خلق	نہا ہو قادر اور لاچار ہو خلق
سوا حق کو جو پوچھو وہ گمراہ	سخن حق ہو سچ و اللہ بالہ	وہ لایق ہو بہ جن و بشر کو	کہ نسبت دیو بن اپنی طرف کر
کہ ہو یہ شرع میں آداب یا رو	پیر ایسے لوگ ہیں کیا بیا رو	سنی تہہ حکایت بیان تنگ کی	ہنو چھوٹے گئے نیرنگی فلک کی
سنو اب داستان سحر عاشق	رسیدن حرف جدائی صنف از زبان ہدم	کہ امرو ز صنف از نیجا سفر کرد و بی فیض آباد رفت	کہ کرتا ہوں بیان سحر عاشق
پلا ساقی مجھے جام لبالب	و بعد از دو سہ ماہ مراجعت خواہد نمود و	باستماع این خبر مبتلا شدش برنج و در و	کہ دور کیا نظر پڑتا ہے دور آب
ہوا اور می کوئی نہیں چلیگی			نہیں پھر عیش کی فرصت چلیگی
وہ بیدل تھا مکنا میں اپنے بیٹھا			خیال دلستان میں اپنے بیٹھا
یہ ماضی کی نہ استقبال کی فکر			نقطہ تھی او سکوا بہر حال کی فکر
وہ چاہے تھا کہ ہو کھو واصل و خواہ	نہا لے تھا کہ ہو گا ہیر ناگاہ	چلا آتا تھا وہ سہم کہ میں سے	کہ رستے میں ملا او میں از زمین سے
جہان ممکن تھا ملنا ملاقات	ہوا ہدم نظر کر او سپہ حیران	صنف و جھک کر او سکوا شنگ کی	طریق و لہری و دوستی کی
وہ حیران ہو کر توبہ لانا صنف سے	کہان جا تو ہو تم اب و رہے	کہ حیران ہو کر جا تو ہو تل	حزاب حوالی عاشق سے غافل
ارادہ ہے مگر حکم کہیں کا	او داسی پر ہو چہ فرادین کا	کیا دوس صنف زنت بارشاد	کہ ام عاشق کہ ہدم خانہ برباد
میں فیض آما کو اس دم ہوئے	چڑگی آہ عاشق پر تباہی	سلام او سکوا تو میرا غم کرنا	یہ سنگر کہ چہ ہو گا اور سکا مرنا
وہ کیا کیسے ہو کر ایسی صورت	کہ جاتا ہوں کیا ایک بالہ ورت	کہا ہدم نے تباہی سے کہ باہر	پھر رگے کٹے دن میں یہ تباہ
کہا دو اک مینے کی ہے تواد	روان آفر ہو ایہ کیسے شمشاد	محب دوس کے مرض ہو چہ آیا	مکان پر عاشق مسکین کی بلا
کہا یکبارہ عاشق سے یہ حوال	وہ سننے ہی ہوا حیرت کا پال	چڑی کا نوئلین او سکوا جو میں بہتا	نظر آنے لگی مرگ مفاجات
لگا کرتے ننان آہ و زاری	ہوئی او سکوا نہایت بیواری	کردن کیا مالک و دم کی بنیاد	لکھن کس طرح سوچہ بہستان بن
قلم کی چھائی چھٹی ہو ر تم میں	نہیں تحریر کی طاقت تلم میں	سیاہی کو زین آتی ہو رقت	نہیں بنتی ہو اس غم کی کھات
سنو عاشق سجا را کیوں فنا	چڑی او سپر بلا سے ناگہانی	ہوئی معشوق سے عاشق کو دور	کہہ دوں او سکا پھر کہو کہہ دوں
لگا دل پر جو اس کے زخم جرت	گیا صبر و قرار و تاب و طاقت	پڑا ستر یہ وہ بیمار ہو کر	نہایت زلیست بیزار ہو کر
نکرتا تھا کسی سے گفتگو وہ	سنو تا تھا کسی کے رو بہ و	نہ خواب نور ہو تھا او سکوا کلا	ہوئی تھی شکل او سکی جیسے ہما
تڑپتے ہی گزرتی صبح تا شام	نہ دن کو چین تھی نہ شب کو آرام	بھرتا تھا دوسر جان تن او سکا	عجب رشتہ فرا تھا شیدائی سکا

<p>نہ میرا رنجستہ ہر لمحہ میں خدا کے واسطے اسکو بچارو دل و دین ہوش و تسکین بچارو</p>	<p>رنجیت میں اپنی جانکو مارتا ہوں رو نہ کھاؤ سر را جاؤ سر ہارو سدا کس پر ہی ہر مشکل ہجر کو تھا فراق عالم آہری بیدو کبھی تیرے سرور مارتا تھا مکو یا پیشہ سوا ہوتا تازہ جاری</p>	<p>کبھی کہتا تھا وہ دیوانہ پرین دوانہ جانکر محکوم نہ مارو زیادہ گفتگو یا رو کر دست</p>
<p>کہ تھا نام و قیس و نام و نمون زبان پر لاگو کچھ بد کوثر باد کہ بھر جاتی تھی خاکستہ جبین پر تو فوراً یہ غزل سرور کوڑھتا</p>	<p>کبھی ہو کر نیش نگین و نمون کبھی کر بیٹھا تھا شور و فساد کبھی غش سہ کے گڑھا تارین</p>	<p>کبھی بھر کر وہ سینے سرور کبھی پیرا ہن اپنا چھڑاتا تھا کبھی کرتا تھا ایسی شکبازی عبدانی کا کبھی چرچا جوڑتا</p>
<p>لگے سب سے کرنے ہونانی کسے ہستی ہر اوس در کی گدائی سناٹوں کیا صنم کر جبین آئی</p>	<p>عزل کہ دل لگتے ہوئی اوس جلدی صنم سے گزرتی آشنائی خبر تک نہیں کچھ اوس کی پائی تراپا ایسا توجہ بھجپہ کر تو</p>	<p>یہ ہر قسمت کی اپنی کج ادائی مصیبت ہجر کی کب سے پیڑتی سندھ کیون مجھ سے پیڑتی کا عالم</p>
<p>کہ اس لاکو ہو پور داغ دل کا کسی صورت نہیں ہوتا تھا خندہ صنم کے رخ کو کر جاتا قصور صنم کی اپنی آنکھیں دھیان کرتا زیادہ بلکہ وہاں ہوتا تھا انگلیں گئے تھے طور سے اوسکے سچے ک نہ بن آئی کسی سے ایک قبر میر تو کہتا تھا وہ سبیل پنا غم سوز چو حسیال اوسکے میں یہ پڑھتا</p>	<p>کبھی سب کو دکھاتا داغ دل کا تو دو نارنج ہوتا تھا اوڑھان جو گل کو دیکھتا وہ پر تفکر جو گزیر گل اوسکو دیکھ پڑتا نہ آتی باغ میں بھی اوسکو سکین نکر تاپھر کوئی اوسکا تدارک اوسے چھوڑا تھا سب تنہا تنہا جو اوسکے پاس میں جاتا کسی کو غزل پر میری کیا عشق رکھتا</p>	<p>کبھی جو غنچہ ہوتا تھا خاموش جو گلشن میں کوئی یہاں اوسکو نظر پڑتا جو اوسکو سرور آزاد جدھر وہ دیکھتا سنبھل کی حدوت جو بلبیل دیکھتا نالہ کنان ہے صنم کو غم نہیں اوس کو کھو یا نہ کہتا وہ کیا مانتا تھا مجھے از بس تھی اوس سے آشنائی مواضع اوسکے میں کہتا تھا ہر</p>
<p>مجھے حق سے صنم کی آرزو ہر جدھر اوسکے قدم کی آرزو ہر مجھے تب سے صنم کی آرزو ہر</p>	<p>عزل کوئی دنیا طرب کیا ہو کوئی دین قدم رنجہ اور دھرتیا نہیں پار صنم اوسکی کرجب سر جانا</p>	<p>نہ جاہ و زخمش کی آرزو ہر قرار وصل پہنچنے سے تھارے کسویر صنم کو در پہ جاوے</p>

پسند آیا اوست به سنجیده خوب	ترا بکلی گل بین پیچیده جا	اگر باغ ارم کی آرزو داری	پسند او سکون و سکون میروید بجای
صنم کا نام ہو تا حسین مذکور	وہی شاعر پڑھتے اور سکون ملو	وہ اکثر دم بند رہتا تھا غم سے	غرض او سکون سخن میری ہی بجای
عزیز تھا کسی سے وہ محبت	سوا میری تھی اور سکون سے خوش	کسی سے کچھ نہ کہتا بات اپنی	کسی سے کچھ نہ کہتا بات اپنی
جو کہ تادان کوئی کچھ ذکر یاری	تو کتنا درد و با صبر پوری	نہ چرچا اور سکایا روم کر دیان	نہ چرچا اور سکایا روم کر دیان
غزل			
پڑھی تھا وہ ہنس نکلیں بدل	وہ دلدار ہی و خوشنویس کی	نہیں معلوم کس لئے تھیں یہ اب	نہیں معلوم کس لئے تھیں یہ اب
مجھے یاد آتی ہو یاری صنم کی	کہوں کیا میں دل آزاری صنم کی	مرا دل لیکے پھر پیچھے نہ دیکھا	مرا دل لیکے پھر پیچھے نہ دیکھا
نہ ساتھ اپنے مجھے وہ لیکیا آہ	جفا جوئی شہکار ہی صنم کی	ترا پناہ ال میرا کچھ نہ پوچھو	ترا پناہ ال میرا کچھ نہ پوچھو
غزل			
پڑا ہوسالہ جسکو وہ جانے	لبوں پر بھی دس سنی گنگوہی	وہ ہر وقت گوری آگے لٹھو پڑو	وہ ہر وقت گوری آگے لٹھو پڑو
کبھی ہوتا تھا چپکا مثل بجان	کہ او سکاد رہی کچھ گنگوہی	رہائی دلو میری ہو کیونکہ	رہائی دلو میری ہو کیونکہ
برل جیسی مجھے اب سب سے ہے	جوان ہو شوخ ہو وہ تند خوب	نہ آسکو گوری پامالی کر تو	نہ آسکو گوری پامالی کر تو
اوس کی بوند نہ کہوں نہیں چلی رنگ	صنم آئے کسیدان پاس سے	ترا پناہ ہی میں اب گفتگو ہے	ترا پناہ ہی میں اب گفتگو ہے
رہنیت			
صنم کا جب بھی میں ذکر کرتا	تو کا ہی کو ہمارا دم رہیگا	ہوا غمخوار وہ اب درسی کا	ہوا غمخوار وہ اب درسی کا
وہ عزیز دینے جوت ہم رہیگا	صنم کا گریہی عالم رہیگا	تبھی تک غیر کی بازار ہو گری	تبھی تک غیر کی بازار ہو گری
پنہ چھو عا شق سسکیں کا عالم	ترا ب غریب کا وہ تجھی سے	کہا تک غیر سو با ہم رہیگا	کہا تک غیر سو با ہم رہیگا
غزل			
کہوں کیا یار و اسکی پیو سی	رہی تھی رات و دن اسکی آوی	کسی جاگہ نہ لگتا تھا دل اسکا	کسی جاگہ نہ لگتا تھا دل اسکا
وہ نہ سا بھری تھا شہر و بازار	صنم کی پوچھتا ہر اک سوا فضا	نظر پڑتا جو کوئی قاصد کی دست	نظر پڑتا جو کوئی قاصد کی دست
کہ اے قاصد تو آیا ہو کہا سنے	جنہرے تجھ کو کچھ اوس مرہا سنے	تباہ ہے میں ہو کوئی گناہ نام	تباہ ہے میں ہو کوئی گناہ نام
ششابی مجھے بتا تو کہان ہے	کہان وہ اندرون جلوہ کنان ہے	تری باتوں مجھ کوئی خط لکھا ہے	تری باتوں مجھ کوئی خط لکھا ہے
بھلا ہر وقت آیا ہو تو شاہن	صنم کا نام لایا ہو تو شاہن	اگر آئین تیری جوگی دیری	اگر آئین تیری جوگی دیری
وہ قاصد سکا اسکی گفتگو یہ	بیان کرتا تھا اسکی رو بہ	تو سکوا پوچھتا ہر کون ہو تو	تو سکوا پوچھتا ہر کون ہو تو
میں کیا جانوں صنم چہ نام کسکا	کہوں میں تجھ سے اپنا نام کسکا	کسی کا کیا ہے شبہ پڑا ہے	کسی کا کیا ہے شبہ پڑا ہے

کر رہی تھا ادھر سے وہ ہر چیز کا
 کوئی تو اس پر کرتا تھا تاحات
 یہ وہ انگیر میرا کیوں ہو ہے
 یہ آشفتم ہوا ہے اک صدم پر
 صدم سکا ہوا جیسے جہاں ہے
 کر رہی ہیں رحم سے حال سب
 نلتا چہرہ اور ہنس رہی بار دیگر
 کوئی کرتا تھا پھر اس کی تیر میر
 ہر اک کہتے تھے تیر میرا بنو لایق
 یہاں رسوائی از سر تا قدم ہے
 چلیگا کسکے کہنے سے یہ گھر کو
 اگر تیر میرے سے ہو تو بہتر
 نہ ہوئی اسکو بیماری نہیں ہے
 اسے غبوس کرنا فائدہ کیا
 اسے ہر سر بسر ہوش محبت
 گرفتار رہی سو دل کی ہر چیز
 یہ کسکے پاس عاشق کر گیا وہ
 تیرے کہنے سے میں باہر نہیں ہوں
 دکان پر اس کے جاتا ہوں بڑا
 اگر جہاد کے سبب پیش و بردار
 صدم بن دیکھ کر دکان سونی
 رہا قایم جو لوگوں نے تھا غور
 فقط وہاں اس لیے ہوتا ہوں حاضر
 تیرے چہرے نہ پھر جھانکا کبھی نہ
 سوا اس کے ہر اک یہ ہر مطلب

یہ عالم دیکھ کر مجھ کو تھی حیران
 جو تھا صدم پر تھا لوگوں کو دل حیران
 تو تھا صدم سے ہی کہتے تھے دردم
 نہایت بخیر ہی ہوش ہے یہ
 یہاں دیوانگی میں ہی رہتا ہوں
 یہ صدم سے تیرا ترس کھایا
 غرض مریں تھا وہاں حال تنہا
 کوئی کتا تھا زنا میں بیجا
 مجھے یوں سر بھی اس کی تیر میر
 کہتا تب سے مجھے ہوشیاری
 بہت مشکل ہے گھر کھانا کھانا
 کہتا ہے کہ یارو تم ہونا ان
 لگاؤ اس شہر تیرے جتنے چاہو
 اسے تیرے بہت فریاد ہے
 اسے تم اور کچھ یارو کہتے
 اس اب میں لے جاتا ہوں گھر کو
 بنانوں کا نہیں کیا اس کو چھوڑ
 مجھے اب شہر کو رہتے ہو کیا کام
 وہاں ان روزوں کے چھوڑ دینا
 دلوہ خلق وہ خوبی کہاں ہے
 نگر لا جا رہے شتان و خجود
 کہ آخر یہ تو گھر معشوق کا تھا
 نہیں کچھ اعتبار ہی اس کی نسبت
 یہ عاشق ہر تر آئینہ حضرت
 کہتا ہے اسکا ہونے نہا من

کوئی ہوتا تھا خندان کوئی گریان
 کہ ناحق کیوں پڑا میری دہان
 نہ خطرہ لاؤ اپنی جہین کچھ تم
 صدم سے عشق میں ہوش ہے یہ
 خفا اس سے ہونا ہے یہ مجبور
 کسی خیال سے اپنے تئیں چھوڑا
 وہ فارغ ہوا تھا لڑنا مگر تنگ
 کوئی کتا تھا صدم کی کھلاؤ
 کہ گھر بچھے اسکو تن بہ تقدیر
 کہ ہر دیوانگی تو اس سے غالب
 کسکے ہر کہنے میں روان
 میری نزدیکی شیکل ہر آسان
 نہیں جانیکی شورش اسکی بار
 اسے کچھ اور ہی دیوانگی ہے
 نہیں یہ لایق طعن و نکات
 نہ آئے دو گنا پھر ہر گز ادھر کو
 کہ راضی ہو کر وہ بولا کا چھا
 صدم میں ہر مجھے یان کوں کا رام
 مکان کی فریاد نہ بہت پائیکیں
 بڑا فرق زمین و آسمان ہے
 کر رہی ہر اس لیے وہاں آدو شد
 اگر عاشق تھا تو پھر کیوں نہ آیا
 یہ عاشق ہر تر اس پر مروت
 کہ رکھتا ہیکہ اس کے دیکھ لے لفت
 ہر اتنا کام بند رہی بھی ممکن

<p>عبر کا اسکے میں جو بار ہوگا تری حق میں ہی اب صدمہ ہے نہیں سائی اپنے صحت سخن کی لہا لہا کر مری ساغر کو جلیدی ہوا القصد عاشق کھر کو لاسی وطن میں دسکو پہونچا یا غیر ہوا اتھار کا دسکا زعفرانی کسی کو علم ہرگز نہ آیا معذرت کا بھی غم ہوتا ہی ایسا فقط دو ایک کس تجھ او سکے کر اگر چہ او سکوتی یا روضہ صحت صنم کی میں جو کچھ بات تھا اجا سوا اسکے تھا کام سکو کچھ مینے دیکھا وعدہ تھا ہو چار ہوا عاشق کو دین غم و چین کہا تبا کی دن مجھ کو بلا کر کہا تبا کی دلو سمجھاؤں نہ کہا نہیں دینو پھر وہ اب تک کہ مجھے بتا ہی اب تو زہر کھانا کہا ادھنے بھلا فرما کے تو تجھ میں دوست اپنا جانتا ہوں جواب دسکا وہ دیکھ کیا کہی کہا عاشق زکے ناتھ لکھو کہا تبا ہی تو خط تو رستم کہ</p>	<p>جو کچھ دریافت ہوگی ہو گونگا تجھے رہنا یہاں کی کیفیت ہے بنجانہ ریسائیدن آشنا عاشق را و بیان رد واد او اپنے رور در سحر صنم گزشت تھا جس اہ سداقت کوئی نہ بدن پر چھا گئی تھی ناتوانی کہ اسکے دلو کس کا غم ہر کھایا پر دنیا کوئی روتا ہے ایسا او نہیں معلوم تھا اس کو کیا انداز و باطن میں تھی ہر کشت سنا آتا او سکو چار و نا چار مینے کٹ گئی دین اس کی اور نہو بیتاب کیوں خستہ لاچار کہ کیوں بڑھنے لگو ایام حیران کہ میں مر جاؤنگا اب ہر کھا کر کبھی جون توں مرئی نہ پائتا تھا کرو میں انتظار کی کت لگا کہ یہی ہو موت کا میری بہانا میں حاضر ہوں مجھ سمجھا کر تو سوا تیری کس میں پانتا ہوں تسلی تیری کس صعب کر دی ہو کس دیار میں سو طرف بھون کوئی خط تو ترایا گا اور</p>	<p>میں تیری ساتھ ہو گا اللہ باری یہ بندہ ہر تری ہمراہ چلیے کہ عاشق کو ہو ایام و فانی سن کہ لہا لہا وں و سن میں کھر کو جلیدی رفاقت میں بھی انتک بنا ہی صنم کو غم سی تھا آسکا بڑا حال کہے تھا ماہ وری فکر و پشیمت کلیے پر ہر اسکے کو لسا و رد کہ تھا تشخیص سے حکما کی باہر بظاہر کو بہت تھی یا روضہ تو البتہ وہ کبھی جی لگاتا اسی خاطر اسی ہی جستجو میں ہوا تب تو وہ بیدل سخت محزون او ہوا نہ وہ و غم ساعت عبت فدا الحق کسی پر ایسی شکل بہت کی صبر فی میری رفاقت ہوا دشمن مرا آسکا قاتل مجھے تو انیامنا سوچتا ہے میں اک تدبیر کرتا ہوں جو عبت کتا ہی تو بکا و دانا کہ او سکو کچھ اک خط تو غریہ کہ متوقف ہوا ہوا وہ دلا رام مین ملتا مجھے کوئی نامہ ہے کہ کرتا ہوں قلم بند او سکے تقریر کیا عاشق زب تب یا نامہ تحریر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نامہ نگار شتن عاشق صنم را تجویز آن ہمد و اہلنا روز و شکوہ تغافل صنم

صنم عاشق فریب دینا پرور مری آنکھوں سے تو جیسے بول دو ہوا جسدِ تن تو مجھے جسدِ آہ کیا ہے آہ تو جب سے سحر کو نہ دلو جو ہر بین بیتاب کیسے تغ غم سے تیری ایسوی کشش نہیں بچتی ہے یہ آتش بھلا چلے کیونکہ نہ میرے سوز سے بول کہو میں لوگ مجھ کو دیکھ کر یات نہیں غم میں تر ہو کوئی میرے غم عجب یہ حال اپنی غزل سے اتنی روسیہ ہر شام ہجرت سوز کیوں جان بلب ہجرتیں عاشق کہوں کس سے خدایا جانتا ہوں	بغا ہو سنگدل نام سنگدل ہوئی ہیں سوز و رونا کیسے میں سے مرئی افسانہ خدایا کیا ہو غم نے صد بارہ جل کر بلا شک پارہ سیما کیسے نہ دل ہر جگہ سرتاپا ہر آتش تو سر میں جتنا کہ میری نہ آئی کہ نہیں سینے میں میرے سنگدل انہی یہ کہان سوز یا بلوفات مر و آزار سے ہیں لوگ بیزار	دلِ معصوم و نیاز و شوق دیدار ہوا غایب جو تو میری نظر سے ہوئی مجھ سے مرئی شکت میں بھی جہاں میں لکھوں کیا حالت ل کہوں کیا جو بلوں کی خرابی جگر سوزان نہیں ہو غم سے تیرے خدا کیوں سے ملک رحمت کر تو مری گرمی سواک عالم چلے ہے نہیں بھاتی کسی کو میری خوش جو کوئی دوست دیکھو جو مجھ کو سن سچے اگر میری نہ سوتے اگر دیکھیں ہو دین تو سیسے مجھے تم اور جو چاہو سو کر لو کہیں میں جسکو عاشق جامِ حشر تجھے کیوں مجھ پر آتی ہر نہیں تجھے مرے میرے کیا پرور تجھے میں جانتا تھا مہربانی جہاں میں سم غم ہوئی میری تجھے میں دیا فرادے جی تجھے میں اور کچھ کتنا نہیں بنجوں جی رکھے تجھ کو سلا	مرا احوال ہو جا سحرِ غم تو کیوں لیتا نہیں میری خراب تجھے اپنے زندگی سے میری کہاں نہوں کیوں پاشتمن میری کس کیا میرے ہر بین پیارہ محنون جفا و جو تجھے کچھ نہیں دور نہیں دیتا ہوں کچھ کلیف کو	سپردن نامہ عاشق بدست ہمد مجت کیش و فرستادش پیش صنم معرفت خویش دیا مجھ کو خط لکھ سن فی الغر کہا بل سقد ریا ز یادہ کچھ اور کہا میں نے کھایت اس قدر ہے سخن بہتر ہی جو غنچہ ہے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سو اسکے نہیں کچھ اور معنوم پڑھیں گے کہ چشم عاشق کا طومار ابھی کرتا ہوں اس خط کو روانہ جواب اسکا ملے ایک شیشی نہ تھا قاعدہ تھا شیشی معنوم بھی جواب دے گا لکھ لکھ	جو مطلق چاہی سب ہو تو تم جو سمجھو گا تو یہ اندک ہر لہجہ مجھے کیا دیکھا اسکا آئینہ کہا میں کہ ہر ممکن شیشی چلے تھا جلد جوں باد شیشی وہ اپنے الزم قاعدہ ہر جلد	میں کچھ فائدہ ملو مار کرنا غرض ملوث کر بیٹو وہ خط کو کہا عاشق نے حاضر ہو کر وہ خط بیٹے آئینہ نہ ہر لہجہ وہ بیک باد تھا یا ہوا تھا معنوم جو لکھا تھا اسکو مکتوب	فقط اجمال ہوا طومار کرنا یہ سمجھا کر اڑھا اور غلط کو ابھی لہجہ اگر چاہیے ترا جی ہوا نور زار زار وہ دودھ کو معنوم کپاس کو بیل لہجہ ہر لہجہ ذرا سنیو اور سنیو نہ ہو کیا کر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نامہ معنوم در جواب عاشق متضمن بر تفسی و مرثوہ آمدن خود از انجا

سراسر عشق نہ تپا یا محبت رقم تھا کر یہ او میں حال محفل نہیں ہوت سہو کیا ہو کہ ہے بھلا ہونے کیا تھا کب تک ہے نواہی وہ لہجہ کی سمجھ میں تکتے روئے کر آیا نہیں مان ترو واسکا اپنے دلے کرو میں لڑتا ہوں عاشق و معشوق جیسے ہرگز نہ تپا یا جدائی کیسے ہوں اگر وہ عاشق ہمار اور وہ ہوتا ہوں اگر وہ بران رہے ہر شمع سارہ ہوا جلتی اوٹھا آئینہ ہزاروں ہر جلد کر دین کیا کیا اوٹکی پاسداری اوٹھیں ہر شمع ہر جلد سوتل مٹا کر وہی طومار ہر جلد یہ باد صحنہ نشا و نیا ہر جلد	ہلاک دوری و پامال ہر جلد ہوا کشوں پر ہر ہر فصل دور از عقل تیری مان کہ ہو نواہی ہاتھ سے آتے ہوتے یہ سچ کہتا ہوں نہیں کہ ہے کیا قعدہ آئے ہٹے طبع ہر جلد ہمیشہ تو نہیں ہٹے کا مجبور معنوم کہ جو رہا و دستم ہے کر رہا کیوں کسی ہوا شیشی میں اپنے زہارہ کوئی ہمار اور ہر بھی شمع ہر سوزان و گریہ وفا میں اوس ہر جلد کہ تکتی ہمیشہ رہتی ہر جلد نہ تپا کر دین کیا کیا اوٹکی پاسداری نہیں اوس کوئی نیا ہر جلد وہ لہجہ ہر جلد ہر جلد کر دین کیا کیا اوٹکی پاسداری	محبت نامہ تیرا کہ ہو ہر جلد جو کچھ تو نے لکھا ہوا فانی ہے ہوا تھا کس لیے تو ہر جلد تجھے گردن نہ کرتا مبتلا یوں کر رہا ہر جلد میں میری جلد کو تجھے یہ سچ کہتا ہوں نہیں کہ ہے بہت عاشق کو غم کھانا پڑا ہوا سدا جو عاشق میں چاہا ہوا جو معشوق تو نہ کو کتا بیدار ہے جہاں پر وہ کا اک ہر جلد تینکا جلد میری ہر ایک نام میں اگر جو عشق میں عاشق ہوا گذرتی ہر جلد معشوق تو نہیں لیکن زاد نے تابا علی ہر جلد وہی جا کر کسی پر ہو ہر جلد غرض میں اپنی دہشت میں کیا کیا اگر یہ اوٹھ ہر جلد ہر جلد	پڑھا ہونے جو کچھ اوٹھیں لکھا یہ لیکن حصول عاشقی ہو کہا تھا کتنے تجھے ہو تو جوں تو میری معشوق میں پڑا ہوا نہایت دور ہو افسانہ ہو معنوم اپنی نہیں کچھ میری نصیر کہ جیسے جی ہی مر جاتا پڑا ہو اوس عاشق نہ کیے ہو خود کام فقط ہر جلد ہوا اوٹکی خطا ہے وہاں تو شمع بھی کیسے جلتے نہیادہ نہیں ہوتا ہر جلد بہت انواع ہر جلد ہر جلد نہیں عاشق ہر جلد ہر جلد کرم کرتے ہیں وہی کیساں ہر جلد کہ اہل غرض کیسے ہر جلد خود اپنی ہاتھ سے ہوا ہر جلد تو اوٹھ کیا ہوا ہر جلد
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسی عاشق کی مستنوی جو کی ہو	تو او کی پیرفت آگ کی کھلی ہو	وہی سبھی گاہ کی غم ہو مگو	وہی جانیکا اس محبوبیوں کو
تو اپنی دل میں پست پیچھنا	کہ میں کچھ اپنی ہوا کی تعریف کرتا	پہلے لالہ ہو مینے کسی بات	جو دن ہو تو اس کی نگر کر سوات
جو تیرے ساتھ بندھنے کیا ہو	زبان پر لاؤں کیا شاہ خدا	رنگ کا میں تر ہو شکوہ سوزا	کہ مضطرب آدمی ہوتا ہر لاچار
تو اپنی مین مست لانا نہ ست	کری ہو یا رکی یا رہی شکست	خط و پیغام کا شکوہ و بجا ہے	گلہ یہ راقی تو نے لکھا ہے
عینیں کرتا ہوں اس کی تنگدین	کہ عذرا و سکا کر دگار و برین	ارادہ ہو مرا اب گھر کا حلدی	مجھے یان عزیم ہو دھار کا حلدی
تو خاطر جمع ہو رہ یا رہی ہے	میں آپہنچا شتابی پاس تیرے	میری آغیزیں اب در رہی ہوگی	تجھے بن دیکھے گو سیری ہوگی
نظر میں اپنی خط رکھنا یہ درت	کہ ہر مکتوب بھی نصف الما کا	خدا نیت تجھ کو شادان شاد رکھے	یہ دل میں تیری اپنی یاد رکھے

رفتن آشنایں خط پیش عاشق شیدا و بوسل خط شاد و شدن عاشق و گردن بیا

جو خط لیکر گیا میں اس کے آگے	رضایں سیکے گویا سو تو سیر جا	وہ مجھ کو دیکھتے ہی ہو گیا چاق	وصال یار میں ہو جیہ شتاق
کہا امیر مجاہد آؤ وقت	ستھاری یار میں کرتا تھا ہر وقت	مجھے تھی انتظار ہی ہی تھاری	کھو کچھ کھلا اسید واری
صنم کی میرے خوشی سناؤ	جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ	ترا آنا ہوا بقال و بشارت	کو ویر خدا کچھ تو اشارت
زیادہ مجھ کو اب تشنہ کر سوت	کہ ہوں تشنہ ملیں سکا بشت	کہا مینے کرو ہو کیم شتابی	عبثت کہا تا ہوا تہی پچا بی
دکھاؤ نگاہ میں خط یا رجھو	کہ رنگا طالع بیدار تجھ کو	تو رفت کر مجھے ٹک بیٹھنے دے	سنو چین اتنا اپنا خط لے
دیا خط او سکوت میں ہو ٹھٹھ کے	جواب نامہ پایا و سنہ کے	صنم کا خط جو اس کے ہاتھ آیا	مکر را و سکوا گھوٹنے لگا یا
ہوا او سد مینٹ شادان	کہا مجھ پر کہا یہ تو نے احسان	مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ	تھرت سرتی و قبلہ حاجات
جہان میں جیتا کج جیتا ہو	ترا احسان یہ سب کون کا	کہا مینے کھٹ جہانے دوجی	صنم کا اپنی لوط تو پڑھو جی
پڑھتا تھا دینے خط او کھلے	کہ آئینکا صنم کے مژدہ پایا	وہ سارا خط سنا یا پھر مجھے ہی	سنی مینے عبارت جو لکھی تھی
اوٹھا دانتے پھر انہر گھرا آیا	غم او سکا اس بہانے بھلا یا	صنم کی اسنو جیہ شجری پائی	گمئی یا سرا و سکی اور اسید آئی
ہوا متوقع و صلت شتابی	لگی بڑھنے امید کا سیابی	سبت تھیں عین عاشق زبانی	کہ جلدی ہو مین پھر وصل جانی

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بقراری عاشق و رفتن او و وطن صنم و بعد چندی آمدن عاشق صنم و یکایک بردگان شستہ و ملاقات باہم

ارہر آسانی آتا ہوا یار	میر و صلت ہو مجھ کو دی شہار	مجھے نشے میں ہو کر دی	کہ ورت سارنی لہو و کر دی
جو وعدہ کر دیکھ دنگ دن	ہو کھار عجیب سزا بر باطن	ہوا عاشق کر دین لہارہ	کہ چلیے لکھو مین پایا و

کسی سو پر خبر کسی کچھ نہ کیجے گیا چون توں غرض پہ لکھنویں دکان اوں کی اکثر بیٹھتا سب ہوا اک روز اسکا بخت بد جواں کلاہ دکان کے برابر گیا اک بارہ اوں سے پیش رفت نظر آئی خوشگل اوں کی یکایک جہاں نہ تھوڑا تھا عاشق کو جانا	تن تنہا ادھر کی راہ لیجے رہا یک چند اوں کی جستجو میں پڑے اوں کی خبریں پوچھتا جا نظر آیا یکایک وہ ستمگار پڑی آنکھ اوں کی ناگوار میں ہوئی اتنی بھی بیکار و سکون نہ ہوا پڑا دل لیں اس کے شبہ شک گیا تو اوں سے طرف لیکن دوانا	سین تیس مری بار و مری جہاں بہتا تھا شمع شب و روز کے تھا وہ یہی امروزی روز کسین جاتا تھا عاشق اور طرف ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر دیا صبا سلامت اوں سے جا کر مبارد اوں سے کوئی شوق بھی کہو کیا اشتیاق اوں کی کا علم دو چار آنکھ میں میں روئی کسی خوشی سحرہ نہ تھا ابھی سماتا گیا غم اوں کا سبب نہ ملتا تھا بنا ہر خوشی کا اوں کو صبا کہو تھوڑا کہ بان گرہ قدم پر نہ خوش آئی گاہ یہ سرگرم کو ایک لکھ کر بھی ملتی یہ محبت شا کتا دے عین اس کو دیتا بنازا اوں کا صبر کو کت بھاتا کسین کس صفت کی کیا برائی قدراں صبر کی عاشق ہی جاتا اوں کوئی ہونہ جیسے کچھ محبت رہا عاشق مقابل اس کو تک ہوا تھا پھر تو یہ عاشق کا دور رہا جب تک مان وہ حیرت انداز نہ تھا عاشق کو دل نہ جاتی اسی صورت تھا عاشق کا خوا	کسی سو پر خبر کسی کچھ نہ کیجے گیا چون توں غرض پہ لکھنویں دکان اوں کی اکثر بیٹھتا سب ہوا اک روز اسکا بخت بد جواں کلاہ دکان کے برابر گیا اک بارہ اوں سے پیش رفت نظر آئی خوشگل اوں کی یکایک جہاں نہ تھوڑا تھا عاشق کو جانا صنم کی دلت جیبت عشق پھر آیا پتو چلوں گھر کی حالت اس کی صنم کہتا تھا اوں کو دیکھ کر دل عاشق پتو پر پونج و ترم تھے کے تھا عشق ابھی ہو جا لعل سر بازار گردا گرد عینا غرض عاشق نے اپنی کور و کا صنم کو وصل میں جی اندر کرتا ہوئی لوگوں کو آگے شرم نہ آ غرض بیٹھا رہا وہاں صبر و رو صنم نے بعد مدت شدہ دکان یا کوئی جیبت نہ تھی ترش کھائے وہ شیدا اوں کے تھا ریشہ دل اوں کا جیبت خیر اللہ اوں کی کو جیبت لکھنے میں ہو رہا ملاقات ان کے کہ نہ تھی اگر دیکھا پانی سپر نہ تھی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۴۸

اور تو وصل میں تھی مری	اس وقت کہو یا چھوئی	صنم کی گودہ ملتا تھا ہمیشہ	وہ تھا او سکا یہ آئین پیشہ
کہ آنجانے میں ہر دم تھی	کر رہی تھی اوستی خود صاحب	سوا اس کے نہ کرتا احتلا اور	یہ استغنا کو یا رو کھینچو غور
بجائون کیا صنم کو دلشن تھا	کہ عاشق سو سخن کرتا نہیں تھا	جو عاشق کیسے کوئی بتا کرتا	صنم شکر او سو خاموش رہتا
جواب نہ سکے جو دیتا تو یہ تنگی	کہ کھلتی ہفت شینو ہر روز کی	خدا جانی پیشہ وہ اسکا کیا تھا	جہا تھا جو رہتا ناز و ادا تھا
یہی ہر شان استغنا و غیرت	یہی ہر عشق میں ہر آدمی جیت	اسی میں عشق کی ہر ہلاکی	اسی ہر شہرین عشاق شاکلی
بلا ہر یار و شان و تیزی	یہاں ہر قدم ہر جا لگزی	جو اس آدمی میں ہر یار و تیزی	کیسے بھی او سو جیتا سنا ہے
یہی تو عشق میں خطر و تیزی	ہزاروں لوگ یاں مارے ہو تیزی	صنم رکھتا تھا شان لا ابالی	سو عاشق کی کیونکر خستہ حالی
کیسے کہہ دینے سے او سو کیا	کیسے وہ نہیں کہتا ہر پروا	نہو بجان کیون عاشق ہر بار	تھا فلانے صنم کو او سو مارا
دکھاتا تھا صنم ایسی کھائی	نہ تھی گویا کچھ اسٹانی	نہیں تھی اپنا زلی و غلب	نہو تا تھا کچھ اوستی مخاطب
نہو بچہ توجہ کچھ صنم کا	نہو بچہ صدمہ یا یاں اسٹانم کا	کر رہی جو اسطرح براتفاق	تو صحبت او سکی ہر کسکام تی
مرداں میں اگر وہ مہربان ہو	تو دوری او سکی بچہ کر لاری	دکھاتا تھا وہ نہ اپنی ہی تھا	بھلا عاشق نہو کسطرح حیران
کوئی معشوق پر کیا معتد ہو	کوئی کس بات پر نہ ہو	کیسے بس میں شہرین کیون	خدا شاہر کیسے ہیں نہیں
غرض احوال عاشق کیا کہیں	جو او سپر وصل میں گذر تھا	نہیں معلوم ہوتا تھا یا نا	کہ عاشق سے نہو تا تھا وہ دنا
جیاد و شرم تھی یہ و غلب	کہ او سکوجا تھا تھا اپنا	کر رہی تھا جان بوجھ سے نفل	دکھاتا تھا او سو شان تجا بل
نہو بچہ او سو نہ لگاتا	نہو تا دور و دور و آنکھیں چراتا	تھرتا او سکا کچھ چرت و کلم	نہ غمزدہ اور نہ عشوہ نے تبسم
او دھر رہتا تھا وہ کچھ دور	او دھر جلتا تھا یہ پروا نہ ہوتا	نظر پڑتا تھا وہ نا آشنا	نہایت شرمگین شکل و حیال
صنم دان اسطرح کرتا بناوٹ	نہیں عشق سے گو یا کچھ گاوٹ	صنم کو سنا ہے عاشق دورانہ	بہتے تھا آپ بھی گویا بکا نہ
مجھے ہر اس جگہ کہ بات نہ تھی	نہو گی کیسی عاشق نہ بوجھی	جو کوئی جاہر کہہ معشوق سے یا	نہو معشوق او سکا اس سے بیزار
تو وہ اینی نہیں ایسا بناوٹ	کہ او سکا یا کو نہرت نہ آوی	نہو معشوق اسکو دیکھ مجھو	کر رہی وہ طبع جو ہو سکا مرغوب
کہہ جی طبع نہ اس کے برین نہا	کھڑا ہو دور کر لیسے دیدار	بہت کہتے ہیں معشوق اپنی خفا	نہو عاشق نہو جاہرین شہر
کر رہی نہ گزرتا عاشق اپنا	حضور صاحب گلہ ہون جمع دنیا	کبھی عاشق کر رہی ایسا نہ اسکر	کہہ معشوق اسکا اوستی مجھو
جیسا عشق کا شکل ہر چند	اسی پردہ ہوتی ہیں رضائند	بہر حال و نکو کھاتی ہے خوش	نہ کچھ بہ سخن میرا فراموش
بڑی لگتی ہر جوں تھوڑی بات	نہیں بھاتی ہر او کو بھی شہر	رقتی ہو نہو نہو ہر عشق	نہو نہو نہو نہو نہو نہو نہو
جو کچھ تھی کسکو یار کو پاس	تو لائیں لین نہ کیا کیا پاس	کہیں نہو نہو اسکو بھی سو مارو	یہ نہو نہو نہو نہو نہو نہو
یہی ہی یار معشوق کی صورت	او نہیں بھی غیر سوائی ہر نفرت	کسی پر میل عاشق ہو جو ادک	نہو معشوق کو نہیں بہت شک

کمان خوش آواز و سکون غیر کی چاه	وہ بطلان و سس ہو کر خواہ لعل	یہ شکریت واقعی کس طرح بھلاؤ	او بھین کینہ کنیز اس پر غمت آؤ
مجھے اس گفتگو سے پرہیز غایت	کہ عاشق کو رہو اس کی ریت	جو عاشق ہو غم و راسخو کھو یاد	کہ کام آتی ہو آخر پندار ستا

رفتار عاشق بردگان صدم و ندیش انجام و پسیدن از بردارش کہ کجاست و جواب آن

صبر و محبہ ایسا قیامت	کہ گم ہو عقل و ہشیاری در دست	مجھے وہ جام می ہو اب کی ساقی	رہو ملک بھی نہ عقل و ہوش باقی
سنو عاشق کی اور اک طرف درود	سجھ کر چہیں لو سکون بخیر و داد	دکان پر یار کی اک روز عاشق	کیا بیٹھا وہ جون دست و ساق
صدم سو خالی او صدم وہ مکان	بڑا بھائی نگراد سکون مان تھا	تو وقت کر کتب عاشق و لہو چھا	کمان گم رہا بھائی بھائی بھارا
کہیں بھیجا ہو کیا تنہ صدم کو	نظر پڑا تائیں وہ آج ہو کر	کہا او سنو کہ می ہو اسکو صدم	جہاں چاہو مان جا کر ہر صفت
ابھی ہن لو کہیں کو اسکا نام	مناسبت کہہ دیجئے اسکو آرام	ابھی صدمت کو دل اس کے کمان ہن	عوض اس کے سین پٹھہ بیان ہن
ابھی تو چاہیے کتب نشینی	اسی قابل ہو اس کی نازینی	کہا عاشق و زینت کما خوب	پڑھنا تیکہ کرو کہ اسکو سلوب
پڑھی ہو فارسی گراو سنو تھو سی	کہو پڑھو جو باقی ہو ضروری	یہی تو او سیکہ بہت تھو سی	نرشت و خواہی بلکے می حسن
وہ لڑتا وہ ہو کوئی نیک و شوق	پڑھا و جو خوب ہو کوشل عاشق	یہی او سیکہ وہ کتا تھا پڑھو	پڑھا شکی او سوسیا تھا شرب
کہا اس کے بد رفتا کہ مان گیا	کیا ہو سنے تجویز اک سیا بخی	یہی قابل تھو سی او سیکہ کوئی کم	پڑھا و شکی او نصیب او سکون
او بھین سے وہ پڑھا ہر تدا مین	پڑھا و شکی رہی پانہا مین	کہا شوق از او کما نام ہو کیا	کمان تھو ہن کیدھر ہو کر گراؤ کما
بتایا او سوسیا نام و نشان سب	وہا نگو پاس ہی تھو وہ کتب	پسنگر چہیں ہو وہ ہو شاد	کہا بہتر ہو ہن خوب و ستاد
او سوسیا کتب مین تم او سکون بھاؤ	او بھین او ستاد او سکون بھاؤ	کہا بھائی از تبا و سکون کہ صاب	مرز نزدیک تو ہو یہی مناسب
تھیں او سیکر و اب مہرانی	نہیں شفت مین کی صفا کی ثانی	پڑھا و تھم ہی اب او سکون کہ	یہی ہو سکون بھاؤ تبا بہتہ
کہا عاشق و مجھو علم کیا ہے	نہیں پنے بھی کچھ ایسا پڑھا ہو	کہا او سوسیا بہت ہو سکون لائق	سین بیان کوئی قابل تھو لائق
زیادہ کہتے ہو گا کون قابل	تھیں علم ہو گا سکون شل	غرض او سوسیا تو عاشق زانالا	کہ دل لیتا نہو یہ شہر والا
او شھا کچھ عذر نامہ سمجھ کر کے	گیا پھر چہیں دن مہج تھو کے	نہ کیا پھر صدم کو اپنی او سوسیا	ہو بار خاستہ خاطر تبا و سن بنا
کہا بھائی سے اس کے بعد ازیر	ترے شے سے جی ہوتا نہو سیر	کردن تو لھت مین تیر کی کما شک	تری خوبی ہیں لاتی ہو بیان تک
پڑھا کر تادہ آمیزش کی مین	سمجھتا تھا کمان کی اس کی مین	صدم کا ذکر پھر باتو مین لایا	کہا کیا او سکون کتب مین بھایا
کہا تبا سکون بھائی تو مین جی	وہ گھر مین کھیتا ہو گا مین جی	یہ خدمت مین تھو تھو ہو گیا	کہیں اسطوری با تین سلسل
ستھار ہو پاس کل ہو گا حاضر	کہو اتنی تو اپنی پاس خاطر	ہماری یہ عرصت تبا سیر	او سے اب آسپا ہی تعلیم کچھ
یقینی تبا تو عاشق نے یہ جانا	کہ پڑتا ہو مین کو اتنا ہاتا	کہا مین تو پچھم و سر ہون حاضر	نہو تا تا بمقدور اپنے قاصر

مجھے کل گھر کو جانا ہو ضرورت ہو ایہ عدد نہ کرو وہ بھی لاچار کیا تھا کیلئے یہ عذر تو سنے تو کیا نادان تھا کچھ غیب تھا نکرنا تھا تجھے واللہ انکار ہوں تجھے یہ نادانی نہایت یہی تجھ کو ہوس تھی عاشقی میں اکیلے ہو کبھی اوس کے ملاقات ملیگا پھر نہ تجھ کو ایسا قابو نہ وہ تنہا ملیگا اپنی گھر میں کہا عاشق نے تیرے مجھے یہ سنکر ہو اک بات سمجھ لیکن لاچار صنم ہو گا کبھی کتب نشین گر جو استاد او سکا ہو گا مجھے کون سعلم کو جو یا رایتا کرونگا وہ رفتہ رفتہ مجھے ہو گا مربوط پڑھانا او سکا بیٹے خود نہ مانا وہ ہر روزہ مکان پر میری آئے پڑھانا اسلئے محکم نہ بھایا نہ چھیتی پھر مری الفت چھپا سہی جاتی نہیں شک تا بہ رقیبو کو عدد و ہر ہین عشاق رقابت کبھی ہر ہقد رنج میں اپنی غریب لاچار ہوں یا جو خوش آتی نہیں شکر نہ کر	پڑھانا میں اس سے در نہ بقدر سن عاشق سے چھینچا حوال ار دیوانہ تو نے کیا کیا یہ یہ صولت بل طلب تھی تجھ کو یہ دولت نصبت لگتی تھی تری ت سدا تجھ کو اسی کی جستجو تھی اسی تیرے میں بہتا تھا آواز نہو تا تھا کبھی یہ دن میر نہ وہ آئینا تیری گھر کسی دن ہر سگی تن میں جھپکا جان باقی سمجھتا ہوں میں اپنا کیا نہ پڑا مجھے تھا پہلے یہ مرکوز خاطر سعلم سے کرونگا او سکے یاری جو آمد شد مری ہوگی دہان گم نہیں کہی شرم ہو گا غالی خال نہ تھی تیرے کو موجب جو نقد کہا انکار بیٹے یہ سمجھ کر جو دیکھے گا او سے سو ہو گا شیدا میں اپنا عشق ہوں سبک چھپا سو او سکے بڑا خطرہ ہی تھا کہا عشق جس کو مستعد رہے اگر پا دین رقیب و نہرہ قابو نہو تا گر مری دل کو یہ وسوس محبت کا یہی ہر بار دیکھا ہو تا بل او سکے کہنے سے سبک	نہیں ہر کا کل جان کوئی صورت نہ کی بھی پھر سناسیہ سن کر مجھے عاجز کیا ہے تیری جوتے ترا ہوش حوالوں سے کہہ دیتا کوئی کرتا ہو ایسا کام نہ ہر مجھے آتی ہے حیرانی نہایت یہی کہتا تھا خاطر میں اپنے چین کری بیخوف و خطرہ یا رسو بات کر گیا گو ہزاروں سحر و جادو نہیں آتا ہے یہ ہر گز نظر میں نہو اسے مہربان اتنی مکدر کیا تھا اس سبب سے اپنے انکار کر دیکھا میں بھی فرستادو دھر نہو گا وہ مری صورت سے دلنگ وہاں جا جا کر میں شرمین پڑھنگا یہ سوچتی تھی مجھے تیرے مضبوط کیا بھائی سے او سکے اک یہاں جمال اپنا وہ بے پردہ دکھائے میں اپنی دید سے بھی باز آیا خبر ہوتے سبھی اپنے پرانے نہوں غیر خوش کیوں بھکر عدا رقابت میں تو ہی کھو تو میں عشاق کہ اپنی ہاتھ سے میں نے دیا گنج مری دل کو یہ یہ بیٹھے آزار تو بھائی کس طرح عاشق لگا کو
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

معنی کسب الفتائی معشوق و نیافتن میل خاطر خواہ و مناجات عاشق از خدا پروردگار حاصل صنم
و اثر از صورت بمعنی و بیان حقائق بر ثباتی صورت و عدم پایداری حسن و در صنم

<p>کہ طو لانی تر و بن یہ سخن ہے سنو عاشق کی باقی رہاں تم تھا قل کا تھا اوسکے وہی انداز کبھی مجھ پر کر گیا کچھ گفتہ انہی ہو کبھی تنہا ملاقات اسی تیر میں پیرتا تھا حیران کہ ہر آدمی اگر بندہ کی حجت سے منہ سے مر میرا نہ تو صورت پر بند و بن بکھری عبث ہر حرفت اوس میں ننگان تویر و کھا ہوا کدم میں کیا کیا تو حسن ہوا کمان چو کا واری صفت ہوا اسکی کیونکر جانانی ہو میں حسب بیان اکبار وانی نہ کوئی ناز برداری کر رہا جیسے معشوق تم کہتی تھی نہ رستا تنہا تھا تھیں یہ مبارک یاد رہا خجالت کھا لیکا اور چپا ہیکا</p>	<p>نستابی آ مجھے وہ می پلاوے صنم کو بچہ ہوا پڑھنا نہ منظور یہی عاشق کو رہتا تھا تاسف کبھی مجھے کر گیا بے حجابی کبھی گھر میں مرو آدمی وہ تنہا وہ رہتا تھا اسی باعث گلین صنم سے مجھے اتنی راہ ہو جا مصیبت مرودہ ہو آگاہ نہیں کہتی ہر صورت کچھ بھی ہستی نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے ہو کر ساتھ سب تو ہیں معلوم ننگ زار میں ہو چکا نہ نرد رہے ہر جب تک معشوق اورد نظر پڑتا نہیں بچہ کوئی طالب نہ کوئی اور نکالاب ہوتا ہوا یہ وہی شخص یا ہو کوئی اور نہیں معلوم نکالاب ہوا کیا کیا تھاق سے عاشق ز جو یہ</p>	<p>کہ ساری جوش کی باتیں بھلاوے لگا کرنے دکانداری پر پتور کبھی ہو گا وہ مجھے بڑا تحلف کسی دن ہوگی مجھے کامیابی کبھی برین کر آدمی وہ تنہا کسی صورت نہوتی اسکی لکین کہ اپنا جانکے مجھے نہ شریکے وصال اوسکا مجھے ہو بہا گواہ بہت نادانی ہر صورت پرستی عبث غریبی پر اوسکا دل لگا رہا وجود اوسکا نہیں پرتا معلوم ذرا اسی بات میں ہوتا ہوا دل ہزاروں خوبیاں کھا ہو ہر دور ہو ارم عشق میں جو ہو تو طالب نہ کوئی اوسکو اب کہتا ہوا جان اسی کا تم اوٹھا لی تھی جو رہا کہ کچھ اوسکی نہیں کہتی ہو پردا ہوئی تلخی اوسے شیرینی شند ہوئی اکدن دعا اوسکی وہ قبول رہیگا کب تک ناخوش شکر ملاقات اوس سے ہوتی ہر بخوبی نہ تھی عاشق کو جو ہرگز نہ تھی</p>
<p>صنم نے کی بہت اوسدن تو تھی</p>	<p>ملا بچہ جلیکے اوس سیمبر سے</p>	<p>صنم نے کی بہت اوسدن تو تھی</p>

گمنا ابکی بہت روز و پیر آئے	بہت مدت میں بے تشریف آئے	کھو ہر چیزیت خوش تو رہو چکا	یہ سکر او سے تھک کر بندگی
کنا شکر خدا الحمد للہ	دعا کرتا ہی تھک کر یہ ہوا خواہ	ہوا ہون بعد دیکھ کر تو سوس	رہا خدمت سے چھڑی دوڑو سوس
پس از مدت ترا دیدار پایا	خدا نے یہ میرا جلوہ دکھایا	کھٹے تھی یا دین تیر شیب بون	ہوا خدمت میں پیراب بڑا بون
جو کہ و انکی زبان سے اویسی باری	کسی عاشق نے ایسی باری کی ساری	ہوا عاشق منم سے محبت راضی	گیا بھول اس کھڑی سب سے باری
نہایت ہو گیا شادان خوشدل	ہو گیا کی مراد میں اس کی وصل	تمنا او سے جی کی سبائی	مراد اپنی جو چاہی تھا سو بائی
وہ دونوں جب لگو کرے محکم	تکلف درمیان سے ہو گیا کم	او دھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی	او دھر نہوتی تھی اس کی سرفرازی
او دھر کرتا تھا وہ لطف و تقدر	او دھر ہوتا تھا یہ مداح و بخود	او دھر کرتا تھا وہ الطاف و حمید	او دھر کرتا تھا یہ عجز و خوشامد
او دھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی	او دھر ہوتا تھا یہ قربان بنانی	او دھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بانی	او دھر کرتا تھا یہ مان قیلا جانی
او دھر کرتا تھا وہ تعلیم و تکریم	او دھر کرتا تھا یہ آداب و تسلیم	او دھر کرتا تھا وہ کیا کیا نواز	او دھر کرتا تھا یہ کس سے سب سار
عرض کیا کہیہ عالم او سکھڑی کا	صنم کی مہر و عاشق پر پیری کا	لکھن کیا یا رو اس کی بڑائی	وہی سمجھے ہو جس سے آشنا کی
نتیجہ اس عہد میں کی او سکھڑی کا	یہ کتا ہو نہیں عاشق کی زبانی	فقط او کی مٹھو ہی عجب تھی	جو غزل جا رہی ہو وہ سب سب تھی
صنم تھا خوبو نہیں شہرہ آفاق	عیان تھا جگ میں اس کا وطن	سب شوق دیکھ کر فور سے تھے	جہا نہیں سیکھو ان جہی ہو تھے
نہو گا پر کوئی محبوب اب	نہو گا خلق میں کوئی خوب الیہ	کوئی ایسا نہ سیم ساق ہو گا	کسی میں یہ حسن اخلاق ہو گا
خلیق ایسا کوئی جانی نہو گا	کوئی یون خندہ بیشانی نہو گا	نہ بڑی میں کہی و سکی حیدر	تھل ختم تھا او سن زین پر
کبھی عاشق جو چھینچھلایا نہو گا	کبھی ناخوش او سوسو یا نہو گا	وہ اون روز و نہیں تھا کوڑو کا	وہ تھا عقل میں بڑھو سنہ بالا
سرا پا دانش و ادراک تھا	شعور و ہوش میں چالاک تھا	خدا زاد سکر ہی تھی خوب کسیر	بھلا کہ پاس جوتی ہو چلی چیز
وہ تھی عاشق سو جانک بھی پاری	صنم کرتا تھا کیا کیا پاسداری	قد او سکی کرہ تھا سب سے زیادہ	سمجھ کر کہ ہے اشرف زادہ
نکر تانہ کوں صنم عاشق کی عزت	کہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا شہرت	قدر اشرفی کی کرتے وہی ہیں	حقیقت میں جہر و آدمی ہیں
وگر نہ کیسے ہو میں شہر اسے	نہ اونے جن کیسے کام کو اسے	خصوصاً شوق طفلان کا زار	بھلا یہ بھی کیسے جوتی ہیں یار
صنم سو خوش ہیں میں شاد و نامور	کہ صوف او سکا کیا سب سے نیار	نہ تھا کوئی واقعی او سے برابر	نہو گا شہر میں کوئی او سے بہتر
صنم میں جہ کہ صفت و خوبیاں ہیں	نہیں مخفی کسی پر سب عیاں ہیں	فقط عاشق تھا او تھا او سکا	کے تھا ایک جہاں وہ تھا او سکا
مبارک تھا عرض عاشق پورے	کہ تھا وصل صنم سے میرہ اندوز	ہوا افضل خدا جب سے شام	ہوا یون وصل خاطر خواہ حاصل
وہ دوکان کی تھی مجلس دل افروز	وہ مجلس کی تھی بزم جشن نوروز	نہ تھا نور روزہ تھا عید گار	وہ روز عید تھا یا دید کا دن
کہا تھک کچھ او سکر کی تعریف	صنم کیا کیا کرے تھا دل کی تالیف	وہ شیر تھا صنم کی باں میٹھا	نپٹ بنیٹھ و سوساں میٹھا
نہ تھا وان کوئی دشمن او فداقی	یہ صحبت مل گئی تھی اتفاقی	وگر نہ او سکی دوکان لکیر مچی	ہجوم غیر سو خالی نہ رہتی

مہول کھنکی واقع وہ از بس سہراہ او دھو جو دیکھتا سہوتا تھا بخور غرض جہیز ہی بخیر خواہ ناخواہ نہ کچھ لیتے نہ کچھ دیتے تو مکار کبھی خالی سوتی کسی دکان گھڑی دو چار تنک عاشق اکیلا نظر پڑے لگے جب دسکو افکار تو بان سوا دھکے پھر گھر نہ آیا جو آیا سو پش میں درگم ہو شک ہوا حاصل تجھے وہ مدعا سب خدا نے یوں تجھے دی کامیابی بہت عاشق تھے حیران میں وفا کے عہد ہی شکوہ مناسب کساد دل نہ بھیجے وہ عہد ہی یاد رہی ہو اک سہس باقی ولیکن سناؤں اوس اپنا ماجرا سب کیا عاشق نے تپ دلی یہ نہ کر یہی عاشق کو دے گفتگو تھی مجھے اک جام مود و مساقا اور سہین پھر دوسرے ساغر کی جا گیا عاشق جو پیروان دور دور صنم کو مہربان پایا بدستور نکلف بر طرف بخونہ و سوس جو کچھ گفت و شنید انکی تھی باہم نہ کچھ شکوہ نہ کچھ حرف گلہ تھا	مزدیدار دھکا تھا دہی گزرگا نظر باز دیکھی تھی وہ آنکھیں خرید اوس دھکے کرنا نقد کو تہا اسی پر دیمین کجا تو دیلا بہر و بہر تھو وہاں سببان پہچان رہا اوس دم صنم کو پاس نہ آیا اوٹھا تپا لے وہ شفتہ لپکا سیت و خوار آنکھوں میں چھایا کیا فوراً او او وگا نہ شک سین باقی رہا اب کی اس طلب تر اس طلب پہ حاصل شتال بہت عاشق تھے گھر گھر محوم خدا کا شکر ہے اب کچھ واجب میں حاضر ہیں جو کچھ چار شا نہیں کہ وہ بھی گھر غیر مکان جو اوس کے عشق میں چھپے ہو خدا کو فضل ہے یہ بھی نہیں دور بار و گیر رفتن عاشق نر و صنم و مہربان یافتنش و عرض حال خود کردن و حید ابیات خواندن رو برو صنم و از مدعا خود و در پردہ ابیات صنم رافہمائیدن گیا بیدار کے عاشق بار کو کیا خیر میں کیفیت اہل کی کیا ہم کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا	علامہ حسین ہوا ایسا کا انداز مہوتا کچھ بھی لینا جسکو سنو بہت کرتے نقد آ دید بازی جو عاشق دیکھتا تھا یہ تاشا کھڑے رہتے تھو وہاں لال اکثر رہی جب بیکل دوسری غور نہ میسر صنم ہی ایک رخصت ہو کر گھا و وصلت تھو تھو لکھ مجھور کہا دے جو تھی تیری تمنا خدا کا شکر ہے اب تو مری جان ہوا مقصد ہی عاشق کا سلور تری قیمت میں تھی یہ ماری کیا تھا عہد جو تو خدا سے خدا کا شکر ہے میرا وظیفہ کو نہیں راز اپنا یا رونا سوا اسکے نہیں چھو کوئی مقصد تجھے اک روز ہو گا یہ بھی حاصل مہو کیوں کہ سن کا لگی گرم بازار صنم کو دیکھ کر مہوتا تھا مجبور حزیدار رہی تھی بل جلیہ سا دھکا مہنی آتی تھی دسکو بڑی تاشا و بان رہتا تھا اکا نیوہ دون رہا بیٹھا صنم کے وہ برابر تھو تھو تھو کوئی پرو کر اوٹھا رہا اس کیفیت میں بات بھور خدا سے توجہ قدر مانگتا تھا کہ بر لایا وہ تیرے سار ازان مہو کامران تھو تھو کوئی اور صنم نے تجھ کی یون مہربانی اوسے اپنا ذکر ہم وقت ہی ہر روز و شب اپنا وظیفہ کسی دن اتفاق ایسا ہو گا کہیں یہ بھی میسر ہو گے کہ کر گیا حق تری یہ حل مشکل ہی تقریر یا ہم ہو ہو تھی کہ ہر اب وستان کا آخری دور اسی اک جام میں ہو گی فراغت نظر آیا اوسے مقصود ممکن کہ نر دیکھا پیڑ ٹھلا یا بدستور کرین میں یار کی جیسے فراغت کبھی بہتا تھو کہ تاشا ہوا عاشق بھی کچھ کشتا آخر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کمون گیسو اسگر عاشق کی حالت نہیں کوئی آرزو اب بکریاتی خدا کا فضل ہے جو بھلائی کمون احوال اسکا ایک کھانک نہیں کچھ دوستی کی حد نہایت وہ جب تک نہیں بتا تھا یاد میت کی محبت کچھ نہایت تھی کسی جو تھی وکایت ہو و غم کی چھاپا تو ہیں بیان سبب و اسرار لکھے پھر کیا کوئی یا کئی حکایت کے اس طرح ہو ہر اک کا یا رب	لگا تھا ہاتھ اس کے گنہ گشت زیادہ اس سے کیا ہو گی ترقی سو ہی ہیں سب کچھ مقصود حاصل کھا کھینے کی لالچ تھا جانتا تھا اوس کی کیا کہیے جو ہو نہایت ہمیشہ دیکھتا تھا منعم کو کہ ہر محبت میں تازہ کیفیت تھی صنم کو چہرہ بیدار و مستم کی کسی کو چہرہ نہیں کہ نہیں تھکا نہ پہنچتی ہر کچھ بھی دوست ہر اک طالب اس کا ہر وقت مطلب	وہ کتنا تھا مجھے آج کا دن جہان میں جو کچھ عشاق جو کھڑی دو جا بڑا کٹ و فارغ لہاں پھر اس کے آگے شری دوستی ہے سی اوسکی حقیقت میں عنایت بلاناغہ وہاں جاتا تھا ہر روز لکھوں احوال ہر روزہ ہیں کون وصال قریب میں ہوں مجھ کو اب جو قریب میل میں تھا حال عاشق نہ کیا پھر کسی دن اسکو خوشتر آئی ہو مرا بھی یوں ہی مقصد	بلاشبہ ہر معراج کا دن کئے یا لئے سبھی انہی مقصود وہاں بیٹھا ہر شوق و شوق نہ دروہر و سرج عاشقی ہر ترقی دوستی کی دن بدن تھی وہ اکبار اوس کی آیت تھا ہر کہ ہو تو ہیں سیدہ تر کے دفتر کہ خود بیان دم بخود ہو بہر کسی سو وہ نہیں کتنا تھا شوق بسر ہوئی تھی یاد اوسکی کیا خوش یہ میں چاہوں پاؤں ہو کرا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

راہ یافتن عاشق و عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ
صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

پانچ سو و چھادونجا
یا رب در یافتن ۱۲

تو تو جو کہ ہے سب کچھ ساقی کری تو سب کچھ حق فضل و عطا کہا عاشق تو اک بار تو دین ہو اتنا لپہ عاشق کہ یہ الفا ہو عاشق یہ تپ یہ بھید ظاہر حقیقت و نہیں کوئی شکل عالی یہ تخیل و راج کی جزو ہر نہیں کہ اوسکے عشق میں علم آیا کری جو عشق میں جو کیا کبازی کھلی اور حقیقت یہ کبھی وہی جو حسن پر لیلی کر مقنون	کہ دیو کی محکو جام عشق باقی ہذا الہیہ ہر کچھ ہو ہر بات ہو پاس کوئی شکل بے گل میں مقصد میں سب کچھ جلوہ نما کہ یہ کلین ہر سب کچھ کی بظاہر یہ سب کچھ ہیں ہر کچھ خیالی کہ باقی کی سو اسو میں کہیں یہ فیض اوسکی ہر دینے پایا حقیقی ہو دیو عاشق مجازی صنم ہے منظر حسن الہی اوس کی عشق میں تیسرے مخزن	پلا دے وہ سے سان طور کری ہر نہائی سبکی منظور یہ شکل خوب ہو کتنے بنائی یہ صورت میں حقیقت جلوہ گر حقیقت گرچہ صورت میں نہایت حقیقت میں یہ موعین ہیں کھلا عاشق یہ جب یہ سر کھنڈ نہ وصل ہو کیوں بخشہ دوست سنایت عشق کی کچھ نہایت رکھا وہی ہر صورتوں میں ہو یاد وہی کرتا تھا شیریں ہو یاد	کہ دیکھوں ہر کچھ اوسکا طور اوس کی نزدیکی کر دی ہو وہ کری ہر کون آس میں در بائی اوس کا حسن سب پیش نظر آکر دلیکے فی الحقیقت خود بائی سوا بائی کر دیکھو اس میں ہو کیا صنم کا وہ ہر اظہار میں نہایت مجاز آیا ہر قطرہ الحقیقت اور تب ہر انہی حرفت دی وہی جو یہ حکیم نہایت رہا وہی تھا صورت شہر و فرما
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صنم کی شکل میں دو ہی نہاں ہے وہی ہر رنگ بونہار لہ رنگ وہی کرتا ہر نہار و وہی نہی فقط تنہا یہ گرو صفت خدا ہے سوا اسکے نہ کوئی عاشق و شوق ہو اس سے تو ثابت خواہ مانو اسی پندار کا ہر نام عالم اسی باعث سے ہر باہم تفاوت او دھرم و عزم او صوم و سیب حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں تیری کوئی نہیں ہے وہ کیسا نہین ہے کوئی مظهر جو جمعیت خدا از او سکھوئی ہے ہزاروں و سکی پیشانی مفاہین کیا ہو تو فی ساقی جیسے سرسار عبان کرتا ہو وہ اسرار پندار سوا اک و زمین عاشق و سائل جو تم فرمائی ہو سو سب کا ہے کہا یہ دونوں ہیں حق کی صفات جیسے کہ گشت کفر اسو خیر جو او سی جاہست کا یا و عشق پر سنیہ انسان در دونوں حالی وہی حسین ہر اپنا دکھاتا ہر دونوں عالم معنی سے فائز یہ کیفیت سنیں آئی بیان میں	وہی عاشق کر پر دین مہیا ہے وہی ہر پاسے ہو خوشبو بیل وہی موسیقی کا فر ہر سہنہا تو پھر تجسید میں کیا دوسرا ہے وہی خالق و ہی ہر آپ مخلوق سنیں کہی غیر حق دانند بالند اسی سے ہو تمیز جن آدم کجا کہہ کجا ہے خانہ بہت پہران و دونوں کو پسین لڑا ہر اک تھا مرتبہ میں اپنی جہا کہ سب چو کی باتوں کو ہی ہے کہ دیکھو ایک سے ہر ایک بہتر کیسے وہ سنیں دیکھی تھی جو او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو پر سیدن حقیقت حسن و عشق از عاشق کہ چسپاں شد این ہر و در حقیقت و جواب عاشق و سائل شدن سائل از تقریر عاشق بر کیفیت	او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو
بہم الہی نون سے جیسے راقین عیان یہ راز او پر سر بستہ ہو محبت کا او سی ہر سر انجام کہ جو مظهر مخصوص و عالی او سی کو ہر حال اپنا لیتا نہ مجنون سے نہ میں لیلیٰ نہ ظاہر وہی جانی جو عاشق ہو ہر کلیت	او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو	او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو او سی کہ نہ ہو ہر شمع رکوشن او سی کا حسن سبکا دل لڑا ہو سرمید پر وہی او وہی مطلق خدا فی فضل سے کی جسکو تنہا خدا تھا او نہ تھا اسکو کی گشت یہ غیر پتا نہیں جزو ہم و نہار اسی پر شمع کی ہر جگہ جاری غرض اسرار میں حق کی عجایب او دھرم انکار او دھرم پیروی بغا ہر ایک بد ہے ایک ہو نیک کسین اچھا بنانا ہو تیری چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی انسان کو جانو

<p>ہر ایک عاشق و معشوق مظهر کتابت میں آست صدقہ وہ اکا در بھی عقدہ مجھ ہے مہر حسن امروسی میں کیا ہے سمٹھاری جانیں کے کسکو چھ شبیہ راج میں جب عرش اوپر سہی پر کی جوتی لانی اظہار سہی کی سہی کے انور دل پارہ وگرنہ اوس جگہ مشکل نسائی ازل سہی ہمار کی محو جاہ جو افر کی نہ صورت من بکراتا صنم کو عشق میں لپک لپک کیا کروں لطف اوس کی زیادہ کیا</p>	<p>بنے ہیں لپو لپو کسلیں گھر سمجھتا ہوں محکوتیر اکٹنا کہ اوس کے رخ کی قدر مجھ کو نسائیں کیوں نہیں لڑ لڑا ہوں بیان اوس کا کہ ہستی بھیر کئے رفت پر اکب سہی بھر ہوا امرو کی صورت بے نور کہ ہستی بھیر جس حسن لامارہ پیشہ کو نظر آتی حسد کی میں امرو در سست ہوں اللہ با صنم کی شکل پر بندہ نہ کرتا سہی میں جگمگتوں جی کی سہی نہ ہوں کبھی دھان ہرگز تری</p>	<p>عیان ہوا سپہ جو ہر بال کھیت یہی ہوا معنی اصل حقیقت کہ عاشق خود کبھی حجاز ارشاد سین میں سہی کبھی تجھے دوق کیا عاشق دست تجھے سہی خدا فرما ہی پاس او کو بلایا مستحلی ہوتی کی شکل امرو سین امرو سہی کو کی شکل بہتر مری امرو پرستی پر عزت خدا فرما ہی عباد امرو کی ہوتا صنم کو کس طرح سے کیے کا نسائیں کیوں نہ دوق کو تفصیل سمجھنے کا نہیں کہ کس کس</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

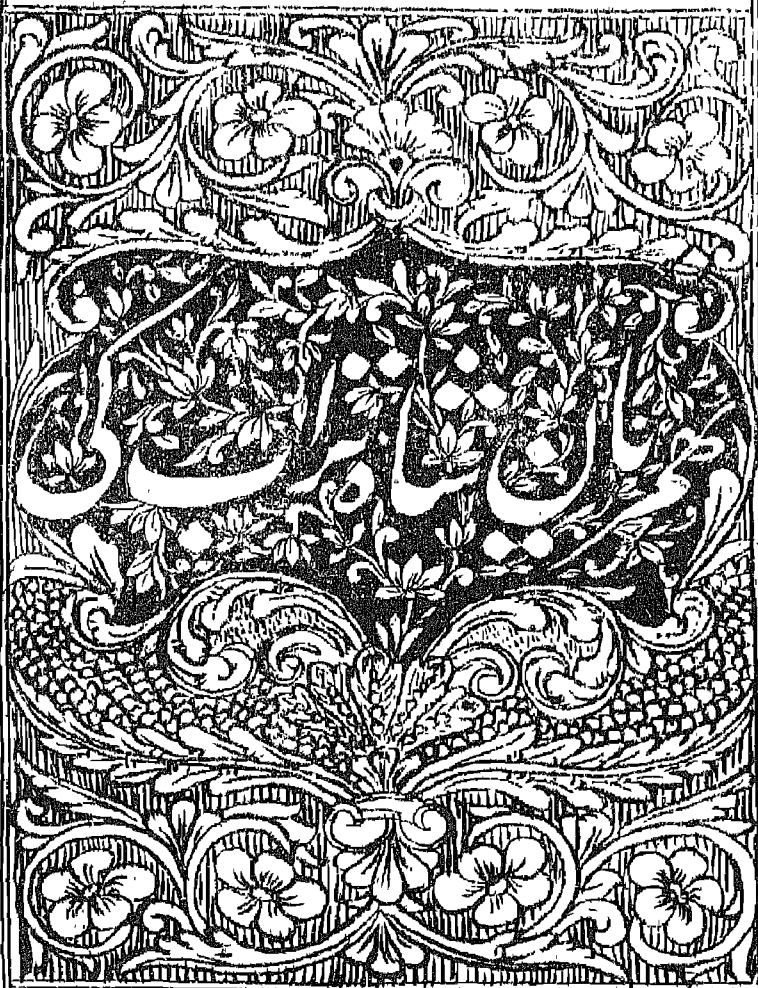
در بیان خاتمہ کتاب عذر خود از شاعران و استدعا بر اصلاح از ایشان و
و مساجات کردن از حق و سبب تصنیف شعری و بیان تاریخہ اسے اتمام آن

<p>مجھے ہر ساقیا تجھے تو لا نیچے اب شاعر و شہساز ازین اصلاح اوس کی بکلف مجھے دعوی نہیں ہر شاعری کا خطا سہی محکوم بھی معذور رکھو برس سہی ایک اس عرصہ کا کہ نہیں ملتی تھی آگے اتنی جہت میرا ان روزوں وقت اسکا بڑا ایک کسے کہوں وہ حال دلش</p>	<p>نہ لائے بارہ ضیاء گراوہ یہی ہر عرصہ میری بر کم کا سمجھ کر صنم سہی تو وقت سین غمہ مجھے دانشوری کا نظر اصلاح کی منظور رکھو کیا تھا شعری کا تقدیر کہ مجھے اس کہانی کی کتابت یہی جی میں خیال آیا کہ غم در دلش ہر جہان در دلش</p>	<p>عبث کہتا ہوں تو اب سہی کی کیا ہوں شہساز یہ مقدمہ معلوم نہ کہیں جا عرف و مکتہ گیری مرکب ہر خطا سہی ذات انسان نہ تھا کہ شعری پر دھیانا شروع مقدمہ سابق ہو کیا تھا وہ رہتا تھا یہ مرکز خاطر کہ آخر ان دنوں میں ہوں نہو چھوٹا دنوں کا سنجہ و اندود</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کبھی ل سو نہیں جانی پر تشویش فقط اب فتنوی کی فکر کیجے ہوا آخر یہ قصے کا سر انجام اکٹی صلیح تیر و کرم سے مرا دین ہوں ہی علیحدگی حاصل رہی عاشق معجم کو ساتھ خدا سحر کو میر و کردنیامین سر کر اس فتنوی کی جو کوئی سیر	رہی ہر روز شہب نکدر پیش لفکرا و سب پہلا دیکھے مناجات فراغت پائی میں اس قسم سے مری خاطر سے ہو تشویش ازل اور حسن معشوق کا دھندلا قیامت تک ہی میرا شجر مہر دعا دیو ہی مجھے ہو عاقبت حیر	لہذا عجبا اب یہ فکر سوچھی کیا القصہ پھر سچے یہ معمول مناجات مجھے دیر نہیں ملے دھندلا کر جو میر کو دوست ہیں کر کوئی دل کیسے دوسروں کا علم میں پہنچے ہر اک اس فتنوی ذوق پاؤں جہان میں عمر کی کیا یا لیری	یہ و لعلین پر نہیں میر لو تھی ہوا دل فتنوی کی طرف تشویش خدا کے فضل سے ہو پوچھا تمام ملے دولت یہاں کی بھی ہاں کی جو دشمن ہیں سرگھراؤ کی بنیاد غنی کر دی او یحسین ہر چیز سچ جو دیکھ اوسکو خوش ہو غلامی سحر ہر شاعر دیکھی یاد گاری
جوئی تاریخ اسکی دکھو درخت	کہ کہیہ فی الیہ یہم کہ کھار	ترنہ تہی ہو کار تم کی	یجا ہر دوستان عاشق معجم کی
کہا نیل خرد سے بھر یہ فی الہور	کہ تاریخ اسکی کہیہ کیا ک اور	پراوسہیں ہتھیاک حرف کا ہر	کہا ارستے کہ کیا مشکل ہر کھدو
	بھلی ہے داستان ہر تازہ وارد	ہے جیکالقیہ روی امارد	

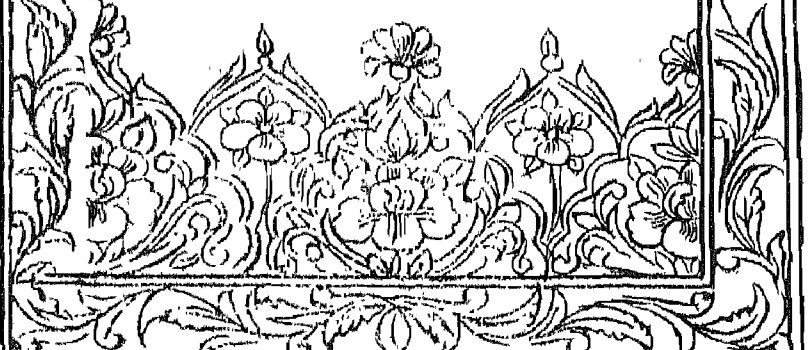


بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم



طبع في المطبعه الكائنه في
طبع في المطبعه الكائنه في

۲۳۳
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیو گسنت بھین مشواری	آئنگا دین سب یاری کنواری
کوئی غمیر لیے تھبہ جو ری	کوئی نساے رسی پیچکاری
کوئی بجاوت دت کوئی گادٹ	کوئی ڈکران ناچٹ ٹھاڑی
دیکھو تو کیسی بن بن آئی	سند زنا ردی کی ستواری
لال گلال لگاے مکھ پر	رنگ سے بھیجی چوڑیا ساری
اب ہی سویرن بن دھوم مچی ہے	ہو ری کھٹ ہے سام بہاری
آپ بھوڑ ہے سبکو رنگ دے	کو ہے تراب اس چتر کھلاری

ولہ
 آیو گسنت سہاون

دولہ
 ابی ہو ری کاتنگ نہ پو پو
 دھوم مچی ہے بندرین مان
 سام بہاری چتر کھلاری
 کھیل نہ ہو ری سکین ان

۲
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں

نہو گمان وہ دھوم مچی ہے
 من لوچی بن تراب کوں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں
 کجی نہ ہو ری ہوم پیان کی ایاں بیاں

بہیمان پکر جھٹ پھین سے کا مڑ
کس موہن گاہن میں کیے تین

مان تراپ گا کنا تن
مان نگر بھکان کیشوری

بھو جھٹ کے ڈھیٹھ لنگر دا
جا تو رے پچاگ مان اگ لگاؤں
یا دکر اپنی را دھاجی کو
توری پریشا کا کون بھوسا

پیشیت کی ریش تراپ سو سیکے
جیش مرن جو کھون بھوڑے

اوند کال گنور پرج رداؤ
اپنی گھٹی کو چاہ سو کہ سے
بور نہ رنگ مان ہر کا ہو کو
ہرگ نہارت تاک کے مارت
تین پرج رنج ترے سب پر جا

ہویری مان ایسی مدھوم چاؤ
اوتر کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سیکے عبسیر لگاؤ
یہ تویرا بے توڑ سجاؤ
کا ہو جتن ناتھے سب وچ

بہیمان پکر جھٹ پھین سے کا مڑ
کس موہن گاہن میں کیے تین
مان تراپ گا کنا تن
مان نگر بھکان کیشوری
بھو جھٹ کے ڈھیٹھ لنگر دا
جا تو رے پچاگ مان اگ لگاؤں
یا دکر اپنی را دھاجی کو
توری پریشا کا کون بھوسا
پیشیت کی ریش تراپ سو سیکے
جیش مرن جو کھون بھوڑے
اوند کال گنور پرج رداؤ
اپنی گھٹی کو چاہ سو کہ سے
بور نہ رنگ مان ہر کا ہو کو
ہرگ نہارت تاک کے مارت
تین پرج رنج ترے سب پر جا
ہویری مان ایسی مدھوم چاؤ
اوتر کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سیکے عبسیر لگاؤ
یہ تویرا بے توڑ سجاؤ
کا ہو جتن ناتھے سب وچ

خوب آید چنانچه در میان این دو کتب است
 که در میان این دو کتب است

در میان این دو کتب است

اونکی پرکھ کا دھند سیجے	کھونٹے ہیں اپنے دام رم گرنیان
گیان ہی میں تراب سو پائرن	سہر باری میں رام رم گرنیان
کیسے نہ مورا جو گھبراے	پیو تو گویو بدیس رساے
روز و مہ کا کشت ہے لندن	کوڑہ نہیں لاوت پیا کوٹناے
تم رہت پیا مل سکھ مان	جاسنے تراب تمھاری بلاے
پرہ کی ماری میں تو دئی	اُسے دئی نامک پیٹ کری
نیشہ کار کھ پیا چھین باڑعت	سکھ نہیں پاوت اکیو گھڑی
سوئے بیت مان روسے کشت	سو پر پیٹ یہ کیسی پڑی
کھوسے لٹین وہ کاہر سنگھ	پڑ گئی مورے گرے پھنری
کون بھن جنجال سوٹکسون	بال بال ہوں بندھی سگری
کاظم چاہن تو پیت تباہین	تھے تراب نہ کچھ سپری
سجری سبھامین وہ آوت ناہین	بٹھیرا ہوسون کی جھامین

جس کا نام ہے سو پائرن
 جس کا نام ہے سو پائرن

کاسو کون میں لان کی ماری
 تن میں جاو تراب پیا میں

باکوہین کو دیکھ سکت ہے
 وہ تو تراب پیا میں

کون کسے اب پیت بانی
 ہوں تو تراب پیا میں

کام نوسو کر موری سی
مان تراب پر دین تو ریشتان

کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان

من چکا تو کشتورق مین گنگا
اگر گے بچھ مین کون مان
پو نر مو ہے کی بات کون کا

و اتورست ہو تراب کر سنگ مان
جا کی لیے ہوں منتھن مانی

ریلے پیو سنگا ہس ہر گھنٹی بھلی تر سو نہ پھنکا
ہو بھور ہو تو پیاسا دھارو بھو بھو ہا ہا دھارو

تراب پورے تباہ ہو چھو نہیں ہر سا کو دھاک
مین آکھینے ٹھونکے کل مو ہر دھاک پیاسو لاگی

کاسو کون دکھ ا پتہ زلی	پیت نی کی ریت
ایک ستر دکھلا سے مو ہے مارا	کا پو بھن پھر سندھ نہ کئی
ایسے ٹھو سو کام پڑو ہے	آٹکھہ لگا سے مین جی سو گئی
پیت لگا تے واسو بھگت ما	ناک مین بد نام بھی
در دھنیں کا ہو کی جن کا	دسے گئے ٹو کا پیر و ہی
پیر پالی جو جانت ناہن	کیون دلی اونکی پیسہ دلی
وہ نر مو ہی کہا نہیں مانت	موہ مسیا کا کو سکئی

کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان
کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان
کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان

کھریان شاہ تراب

کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان
کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان
کون چنناں نو پور کون
من او لھا کالی بھگن مان

سب رنگ پھلے تراب کے آگے خوگیا رنگ کی ادوری بہار	
کیسے پڑے کل حبس کو ہمارے	لکے بچہ لکے پیہم پیار سے
نکھہ ہیرت دن بیت سنگر ڈ	رین نکلت ہے گن گن تار سے
یا ہی اندلیں مان سدرہ بدھ کی	سدرہ بدھ کی حبیب سو سدرہ ہمارے
تھاں کیوں کہہ کہہ کے بسند لیا	نکھہ لکھ لکھ تپسیاں ہم تو یار سے
جوسے آوے تراب پیسا کو برہن واپر تن سن و ار سے	
موری تھانسن کا نہ کت ہے	مین تو رہی بات پر کان نہ دیوں
آن بان ہری یا سبے	چھک کے دس کچھو آن نہ دیوں
جان کے موسے وہ جان کت ہر	کیسے کہوں پیر جان نہ دیوں
دار ونگی جان تراب پیسا پر جان دیوں پر جان نہ دیوں	
کاخے سے سو رو کت ہیر ادھ	جان کی پیسہ سی نہیں جات
نیمہ کا گھاؤ لگو ہر دے	جان کی پیسہ سی نہیں جات

خوگیا رنگ کی ادوری بہار
سب رنگ پھلے تراب کے آگے
کیسے پڑے کل حبس کو ہمارے
نکھہ ہیرت دن بیت سنگر ڈ
یا ہی اندلیں مان سدرہ بدھ کی
تھاں کیوں کہہ کہہ کے بسند لیا
جوسے آوے تراب پیسا کو
برہن واپر تن سن و ار سے
موری تھانسن کا نہ کت ہے
آن بان ہری یا سبے
جان کے موسے وہ جان کت ہر
دار ونگی جان تراب پیسا پر
جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاخے سے سو رو کت ہیر ادھ
نیمہ کا گھاؤ لگو ہر دے

شہر یان شاہ تراب

سنگر ڈ
بہار و نہ دیوں
دار ونگی جان تراب پیسا پر
جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاخے سے سو رو کت ہیر ادھ
نیمہ کا گھاؤ لگو ہر دے

جان دیوں پر جان نہ دیوں
کاخے سے سو رو کت ہیر ادھ
نیمہ کا گھاؤ لگو ہر دے

ایسے ہوں میں دھن کا لڑکھن
 دھن کا لڑکھن کا لڑکھن
 لڑکھن کا لڑکھن کا لڑکھن
 لڑکھن کا لڑکھن کا لڑکھن

جان دے شوکا تراب مستبکر

جان لیون ایمان نہ لیون

جینا تو لاگے ہمارے بچوک

شوگا اوٹھت ہی پران چھلت ہے

مین دھن ماری کھڑی تروت بین

ہون تو ٹرت ہون درس کی ٹھوکی

اوکھذا یک تراب چاکٹ نان

پینو کا بڑوگ آس جیو کا ہے روگ

جاریے تنگوائے اوکھبے

آوت مینگہ تین بات جباون

آوت آوت برس لاگے

پہیا کھن پینو پورٹ ہے

کھن ہیرت تو ہے کل نہیں تین

آپ نہ آسے نہ پتیا بھی

کو سبھاوے تراب پیاکو

کو تو ناہین واکو دوسریا

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

دولہ

کرمان شاہ تراب

دولہ

صنایع مکمل و مکمل حسنات و زما
بیرون و بیرون و بیرون و بیرون

شجرات سلسله عالی و سلسله و

فلسفه و فلسفه و فلسفه و فلسفه

و فردوسی و مداریه و غیره

نظم سروده حضرت

شاه تراب علی

قدس سره

پیشانی و پیشانی و پیشانی و پیشانی
پیشانی و پیشانی و پیشانی و پیشانی

هم کمال الحق حسن ظاهر بخوان
هم حسام و قطب عالم هندوی
هم نظام الدین شیخ اوسریه
هم معین الدین حسن سنجی امام
عبد ازان حاجی شریف زندنی
هم ابو یوسف محمد با ابو
شیخ علو دینور متشاهم
او هم و پیرش فضیل راهبر
هم حسن بصری و هم شیر خدا
در طریق قادی بایست شنید
اولا خواجہ حسن من بعد او
هم محمد میر و خوب اکبر شاه
هم بهاء الدین و نجم الحق دگر
هم بهار الحق شفا ری بخوان
موسی هم عبد قادر بعد ازین
میر عبد القادر حسن ست و بس
بو محمد صالح بعد از ای امام
غوث الاعظم محی الدین دستگیر

عابد شمسید راجی پیر آن
هم سراج الدین عثمان ای اخ
آنکه قطب الدین کاکی رامریه
شیخ عثمان پرونی عالی مقام
قطب دین مود و جشتی غنی
هم ابو احمد هم از اسحاق گو
هم همبیره هم خدیفه محترم
عبد واحد ابن زید نامور
هم شمس کوهن ختم الانبیا
انچه از خواجہ حسن مارا رسید
مرشد شمسید علی اکبر بگو
احمد آسده الله پیر و شمع راه
بو الکرام هم بر آهیم ای پیر
هم ابو العباس احمد پیر آن
احمد بغدادی و شیخ امین
محی دین بو نصیر پیرش هم نفس
عبد رزاق شه عالی مقام
بو سعید و بو الحسن بو الفرح پیر

هم کمال الحق حسن ظاهر بخوان
هم حسام و قطب عالم هندوی
هم نظام الدین شیخ اوسریه
هم معین الدین حسن سنجی امام
عبد ازان حاجی شریف زندنی
هم ابو یوسف محمد با ابو
شیخ علو دینور متشاهم
او هم و پیرش فضیل راهبر
هم حسن بصری و هم شیر خدا
در طریق قادی بایست شنید
اولا خواجہ حسن من بعد او
هم محمد میر و خوب اکبر شاه
هم بهاء الدین و نجم الحق دگر
هم بهار الحق شفا ری بخوان
موسی هم عبد قادر بعد ازین
میر عبد القادر حسن ست و بس
بو محمد صالح بعد از ای امام
غوث الاعظم محی الدین دستگیر

خاتمة الطبع مع تاسیخ طبع از سحر بیان ابو ناظم مولانا حاج
حامد علی خان حامد صبح مطبع پڑا حلفت اکبر حافظ غلام علی
شاہ آبادی تلمیذ امیر الشعر حضرت امیر نیالی علی گڑھ آبادی

الحمد لله والمنة کہ مجموعہ نوادر و انتخاب المشور بہ کلیات شاہ تراب غفران باب
جسمین کتب ذیل شامل ہیں اول دیوان جس میں روایت واری غزلین ایک سے
ایک عمدہ مرقوم ہیں ہر غزل ہے مصائبین توحید اور عرفان سے بھری پری پری چال سے
لذت طریقت و حقیقت کی حاصل ہوتی ہے دوسرے شہسوی عاشق و شہسہ کہ بظاہر
ایک افسانہ ہے مگر حقیقت میں حال حقیقت قالمب مجاز میں جلوہ گر ہر تیسرے
چشم نوں کا رسالہ بھاشاں بیان ہج کی بولی کا قابل و بعد ہر چوتھے شجرہ پیران
حضرت قادریہ چشتیہ و غیرہ تنظیم نام پیران طریقت بسلسلہ مراتب بیعت الغرض
یہ وہ مجموعہ کثیر النفع و ناورد الوجود ہر سبکی شان تعریف کی حد بیان سے باہر ہے
لاریب کیونکہ یہ کلام برکت نظام قدوة السالکین زبدۃ المارفین شمع
بزم ارشاد و طب سہاوی ہدایت بدستیر حقیقت غوامس محیط طریقت شاہ اعلیم
مناعت و عزالت گزینی حضرت شاہ ترا بعلی کا کوردی قدس سرہ
ہے جو تمامی عالم کو مرغوب ہے سارے جہان کا مطلوب ہر اور اس سے
بیشتر یہ مجموعہ ناورد چند بار مطبع او دہرا اخبار واقع لکھنؤ ملک کو مفت روزگار
عالیجناب معنی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای
دام اقبال ہمیں چھپا اور اب حسب اصرار شائقین باتملین شاہ مطبع
موصوف واقع کا پتہ راہ نومبر ۱۹۹۲ء میں بار اول طبع ہوا۔

خاتمة الطبع کلیات شاہ تراب

قطعه تاسیخ طبع

کلام پیشوا کے اہل عالم
مذاق مقتدا کے اہل عالم
سلسلہ ہجری

بجہاد اللہ شد مطبع حسام
بمقتولہ نو شتم سال مطبعش

۱۰۱۰

شہادت شمسات امانت شاعر گھنوی کے
 دیوان اسیر شمسی منظر عام صاحب اسیر شہنا مور
 دیوان غافل تصنیف جناب منور خالص صاحب
 فل ہمایہ لکھنؤ و ناسخ
 دیوان ذوق کلیات سید اسامہ دہلوی تخلص ذوق
 کلیات میر و سوز و واسطے مدارس اور مدرسہ طبع
 دیوان صفاق مصنفہ توفیقی عبدالحق صاحب
 لغت از محمد واحد علیخان
 اسروری دیوان غزلیات رویف و او
 سرور کائنات از توفیقی علامہ سرور صاحب لاهوری
 لطیف میر عمدہ دیوان ناکیرہ و صاحب
 الاشعار مجموعہ کلام امیاد
 دیوان ہجاسیالک مولفہ مرزا قمر علی بیگ صاحب
 دیوان نیاز تصنیف شاہ یار احمد اردو فارسی
 دیوان شہری مشہور شاعر کلام ہر عہد طبع جدید
 دیوان امیر شمسی مرآۃ الغیب تصنیف شمسی امیر احمد صاحب
 دیوان غالب دہلوی روایتی مشہور مختلف مقامات میں
 ج ہوا و غیرہ از غلامی شمسی ہی مرزا کا لکھنؤ طبع میں
 سامی بنے صاحب
 دیوان نشاط الالجاب از بابو برگینہ بہا صاحب
 دیوان حرار مشہور شاعر غزل ایک تخلص بہرہ
 شمسی بطور مجموعہ کلام شمسی تقدیم
 ان امیر از سید امیر الدین
 ان قللی منظر عشق تصنیف آفتاب الدین خواجہ سرتق
 ان بہا عرب دہلوی حاجی محمد میر صاحب
 طبع آبادی لغت سہول مقبول
 ج اسطی صنف سیدہ ولہ فی فضل سول صاحبہ راجہ دار
 ان عاشق مصنفہ شمس اللہ صاحبہ تخلص عاشق
 ان خواجہ میر و سوز کلام شاعر صاحب باطن کاہر
 ان بحر حقیقت مصنفہ حضرت صل علی
 حب و رخت خاتم السلفین

دیوان شہنا مور شمسی گھنوی ام صاحب کلیات وغیرہ
 غنچہ ارز و دیوان صبا از میر ذریعہ صاحب
 دیوان ضامن از سید ضامن شاہ
 دیوان لواب علی ارال و لکھنؤ تخلص میر مطبوعہ دہلی
 دیوان غزل شوق از دہلوی صاحب حضرت ذوق
 ایک کلام میں غزل حضرت ذوق و دوسری کلام میں غزل
 غزل طبع از شمسی حضرت از شمس دہنی بر چند تخلص
 دیوان شالیہ شمس دیوان دوم شمسی بر چند تخلص
 سرور دہنی تخلص بر چند تخلص شمسی امیر احمد صاحب
 دیوان ولی سرور دیوان شمسی شمس دہنی صاحب
 دیوان تخلص برانی جو تخلصی شاعر میں مولفہ بہا صاحب
 کہ حکیم سید بنیاد شاعری از سوز و دلچایا ایات دیوان میر
 ایات شمسی مولفہ سید حسن علی مرحوم شمس دہنی کا ذکر
 گل شمسی شمس دہنی لکھنؤ و غیرہ کی غزل میں طبع شاعر میں
 جواس مطبوعہ میں جب کربک مولوی بوالحسن صاحب
 ہندک توپ شمسی توفیقی علی صاحب شمس دہنی
 شمس دہنی از شمسی علامہ محمد خان شمس دہنی صاحب
 میر محمد بہادر دلی مولفہ اور قصہ خیالی منظوم آخرین
 گلشن بخت قصائد شمس دہنی بہا الدین صاحب
 حر لطیف بہرور ایضا اور آخرین قصہ درویش کاظم کیا
 بارہ کاظم شمس دہنی شمس دہنی تصنیف تھاکہ زبان میں ہے
 بارہ کاظم شمس دہنی تصنیف تھاکہ زبان میں ہے
 و شوق میں لکھا ہے
 بارہ کاظم شمس دہنی شمس دہنی حال بارہ مہینوں کا
 بارہ کاظم شمس دہنی تصنیف شمس دہنی عبد اللہ عرف
 بادل تخلص شمس دہنی شمس دہنی صاحب
 مسدسین کہ کما نظر اگر آوری آیات کما تخلص
 ج شمس دہنی در فضل شمس دہنی صاحب
 علیہ آکھ و کلام از مولوی محمد الدین صاحب نجم

کلیات دیوان فاسی

دولت ان شمس بر آید و مردم را از او برین ملک و در زیر
دولت ان شخصی سقیف مخفی زشتی است و او را اهل زراعت
میان زشت نام می‌دهند که او دولت خاسته از هر که نام او

ولان خواجہ عبداللہ بن حبیب مراد آبادی

یہ دیوان محض غنایات نیری کی مستطیع کو لا سکر طبع ہوا
دیوان حضرت عت الی اعظم حضرت امیر اہل بیت

شهریه بران نیز در دستگیر
دیوان عثمانی مصطفی ملا محمد طاهر غنی -

ولیان مهتاب این سخنو یازک فکرش مهتاب از
ولیان خورشیدین ستارچ خیال عالم را چه ابراهیم از آن

وہ لو ان صاحب مشہور دیوان ہے۔

سازمان امور اقتصادی و تأسیسات دولتی
معاونت امور اقتصادی و تأسیسات دولتی
معاونت امور اقتصادی و تأسیسات دولتی

ولمّا كان من الغد خرجوا من مكة فمضى بهم إلى المدينة المنورة فدخلوها في يوم الاثنين من شهر ربيع الأول سنة ثمان وخمسين للهجرة النبوية.

حال خودی نہایت غم و ملال کی است

قدیوسی علیہ الرحمہ خالص صاحب ہمارا مخلص رہا

میرزا قاسم حسینی مؤلفه میر حسن دوست مستنجدی

مقدونیه بحیرت سی ولسا گرم اولی ایله عظم کاندلره
 دکره کشتن نیجار از انواب محمد مصطفی خالص صاحب

تفصیلاً در این کتاب کی تا بیانات می رسد که
تفصیلاً در این کتاب کی تا بیانات می رسد که

باعتها بحکام بی رباعیات نیک و دوواوین

100

۸۹۱۵۴۳۱

۲۵۱-۲

۸۹۱۵۴۳۱

ACC. No. ۲۵۱-۲

DATE	NO.	DATE	NO.
	169		
	169		

۸۹۱۵۴۳۱



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

